القول المسبُوق فِي غزوة التبُوك

المعروف

غزوہ تبوک کا مبارک سفر

علامہ مولانا حافظ

ضیاء احمد قادری رضوی

یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین و اغلظ علیھم

القول المسبوق فی غزوۃ التبوک

المعروف

غزوہ تبوک کا مبارک سفر

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

نام کتاب غزوہ تبوک کا مبارک سفر

مولف علامہ حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد ۱۰۰۰

کمپوزنگ قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر مکتبہ طلع البدر علینا

مطبع فالکن ایڈوٹائزر

سن اشاعت ربیع النور شریف ۱۴۳۸ بمطابق دسمبر 2016

پروف ریڈنگ مولانا محمد شہریار رضوی و مولانا محمد یعقوب و مولانا افتخار رضوی

ھدیہ

ملنے کے پتے

سجاد پبلی کیشنز رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور 03007591943

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور 03004111526

مکتبہ طلع البدر علینا مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور 03214066274

دارلنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ 03034783579

مولانا فیض احمد قادری رضوی 03078774437

عاشق رسول جناب عزت مآب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب

عاشق رسول عزت مآب جناب الحاج چوہدری محمد نعیم صاحب

جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی صاحب جناب قاری محمد سراج الدین قادری صاحب

جناب محمد وسیم صاحب جناب محمد سہیل قادری صاحب جناب محمد الیاس قادری صاحب

مولانا قاری غلام شبیر قادری صاحب مولانا قاری محمد سجاد حسین قادری صاحب

محمد فیصل صاحب جناب مولانا قاری مشتاق قادری صاحب

الانتساب

حضرت اقدس عارف باللہ مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

مھتمم جامعہ سراج الحرمین

محقق العصر حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ

جامع المعقول والمنقول محقق اہل سنت

حضرت علامہ مولانا مفتی حفیظ اللہ مہروی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

حدیثِ دل

جب بھی کوئی جعلی چیز اصلی کے مقابلہ میں آتی ہے تو سمجھ دار وہی شخص ہے جو صرف جعلی و نقلی کا مخالف ہوتا اور اصلی کی قدر پہچانتا ہے اگر اصلی و حقیقی چیز کا ہی مخالف ہو جائے تو اس کو سمجھ دار کوئی بھی نہ کہے گا جیسے پہلی امتوں میں لوگ خدائی دعوی کرنے والے تھے نمرود و فرعون وغیرہ ان کے غلط کاموں کو دیکھ کر کوئی بھی شخص جو عقل والا ہوتا تھا وہ مالک حقیقی سے دور نہیں ہوتا تھا وہ جانتا تھا کہ جعلی کی غلط حرکتوں کو دیکھ کر انسان کو رب تعالی سے دور نہیں ہونا چاہیے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد لوگوں نے نبوت کا دعوی کرنا شروع کر دیا جو ان کے کرتوت دیکھنے والے لوگ سمجھ دار تھے وہ اللہ کے سچے رسولوں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہم وسلم کے دامن کرم سے دور نہیں ہوئے اس کی ایک موٹی سی مثال ماضی قریب کو دیکھ لیں مرزا قادیانی کتنا جھوٹا تھا اس کے کتنے دعوے غلط ثابت ہوئے جو گڑ کے ساتھ استنجا کرتا تھا اور استنجاء والا ڈھیلا کھا جاتا تھا صحیح عقل والے لوگ اس جھوٹے کو دیکھ کر سچے انبیاء کرام علیہم السلام سے دور نہیں ہوئے

انگریز نے چال چلی علماء جعلی تیار کئے تا کہ ان کے غلط کاموں کو دیکھ کر لوگ سچے علماء سے بیزار ہو جائیں لوگ جاہل تھے جعلی علماء کے کرتوتوں کو دیکھ کر سچے علماء سے بھی دور ہو گئے انہوں نے یہی سمجھا کہ یہ لوگ تو ایسے ہی ہوتے ہیں آجکل تو جاہل لوگ ایسے منہ پھٹ ہو گئے کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم کو مولوی کی ضرورت نہیں ہم مولوی والا اسلام نہیں چاہتے نعوذ باللہ کافر

بہت بڑا فریبی ہے جب وہ اسلامی چیز سے لوگوں کو دور کرنا چاہتا ہے تو سیدھا نہیں کہتا کہ اس کو چھوڑ دو بلکہ اس کی نقل لاتا ہے آج آپ دیکھیں کہ کافر نے ہوٹل کے بیرے کو پگڑی پہنا دی اب ہوا یہ کہ جب کوئی معزز شخص جب شادی میں گیا عمامہ پہن کر تو آگے سے جو ویٹر ہیں ان لوگوں نے بھی پگڑیاں پہن رکھی ہیں اب کسی نے اس معزز شخص کو بھی ویٹر ہی سمجھ لیا اب آپ خود بتائیں کہ وہ معزز شخص دوبارہ عمامہ پہن کر آئے گا؟ بیلداروں کو پگڑیاں پہنا دی گئیں تا کہ لوگوں کو یہ باور کرایا جاسکے کہ یہ لباس تو بیلداروں کا ہے اور مزدوروں کا ہے یہی حال اس عیار نے ہر معاملہ میں کیا اسی طرح اگر غور کیا جائے تو معاملہ سمجھ آجائے گا کافر نے سیدھا نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام چھوڑ دو بلکہ اس نے یہاں بھی یہی معاملہ کیا جعلی مسلمان تیار کئے جنہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام شرک ہے اس طرح لوگوں کے دلوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام نکالنے میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے ہیں کاش کہ ہمارے سادہ لوح مسلمان کافر کی ان سازشوں کو سمجھ جاتے میں نے ایک اخبار میں دیکھا ایک عورت کا بیان تھا وہ کہتی ہے کہ فلم سے بڑھ کر لوگوں کی اصلاح کرنے والی کوئی چیز نہیں العیاذ باللہ لوگوں کو کس نے ایسا کر دیا جو گندگی کو گندگی سے دھونا چاہتے ہیں ایک شخص کا بیان پڑھ کر میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اس نے کہا کہ فلم بنانا ایک اعلیٰ عبادت ہے افسوس کہ آجکل یہ معاملہ ہو گیا ہے لوگ علما سے دور ہونے کی وجہ سے حرام کاموں کو عبادت کہہ رہے ہیں یہ نتیجہ ہے جعلی کو دیکھ کر حقیقی علماء سے دور ہونے کا بلکل ایسا ہی معاملہ یہاں ہوا جب کافر نے دیکھا کہ لوگ سادات ومشائخ سے وابستہ ہیں تو انہوں نے جعلی پیر تیار کئے تا کہ لوگ جب ان کے کرتوت دیکھیں گے تو سچے لوگوں سے بھی دور ہو جائیں گے پھر جاہل لوگوں نے یہاں بھی یہی معاملہ کیا جعلی سید و جعلی پیر تیار کئے جو اپنے عقیدہ وعمل کے حوالے سے جھوٹے تھے ان کو دیکھنے سے لوگ سچے لوگوں سے بھی دور ہونے لگے آج لوگ یہی کہتے ہیں کہ جی اس کی کیا ضرورت ہے اسلام کے ایک شعار کے پیچھے کافر پڑ گیا لیکن آج کا مسلم نہ سمجھا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے انڈیا کے اندر گائے کی قربانی پے

پابندی لگا دی گئی ان ہندوؤں کو وہاں بھی کرائے کے ملا مل گئے جنہوں نے ان کو جواز فراہم کر دیا کہ گائے کی قربانی نہ کی جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ایسے جاہل ملا ہر دور میں اہل اسلام کے لئے دکھ کا باعث بنتے رہے بلکل ایسا ہی معاملہ جہاد کے ساتھ کیا گیا کافر نے اپنے نام نہاد جہادی تیار کئے جو حقیقت میں فسادی تھے انہوں نے جہاد کا نام لیکر اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کر دیا اور کافروں نے جہاد کو بدنام کرنا شروع کر دیا کہ یہ لوگ تو انتہا پسند ہیں وہ لوگ جو ان کے تیار کردہ تھے وہ بھی مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں اور اوپر سے کافروں نے بھی اہلِ اسلام کا قتلِ عام شروع کر دیا اس طرح کافر لوگ جہاد کو بدنام کرنے میں کامیاب ہو گئے اور بدقسمتی سے نام نہاد مسلمان بھی جہاد کے دشمن بن گئے اب یہاں بھی ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ لوگ جس طرح جھوٹے خداؤں کے کارنامے دیکھ کر سچے معبود سے دور نہیں ہوئے اور جس طرح جھوٹے نبیوں کو دیکھ کر سچے انبیاء علیہم السلام سے دور نہیں ہوئے اسی طرح اہلِ اسلام کو چاہیئے تھا کہ وہ جہاد سے بھی اپنے آپ کو دور نہ کرتے آج جو داعش کی صورت میں عذاب دیکھ رہے ہیں اس وجہ ہی صحیح جہاد کا سبق نہ دینا ہے اگر علماء جہاد کے بارے میں لوگوں کو بتاتے رہتے تو یہ صورتحال نہ ہوتی جس طرح لوگ سچے خدا سے دور نہیں ہوئے وجہ اس کی یہی ہے کہ لوگوں کو معبودِ برحق کی پہچان تھی اس لئے وہ باطل خدا کی طرف مائل نہیں ہوئے اور اسی طرح جھوٹے نبی کی طرف بھی مائل نہیں ہوئے اس کی وجہ بھی یہی ہے ان کا دامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط تھا اس لئے سچے کے دامن سے وابسطہ تھے کہ جھوٹے کی طرف نہیں گئے اسی طرح اصلی جہاد کی رات دن تشہیر ہوتی اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کا درس یاد ہوتا تو کبھی بھی لوگ ان جھوٹے لوگوں کے ہتھے نہ چڑھتے آج کتنے ہمارے لوگ ہیں کہ جن کو پتہ ہی نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی ہے اور انہیں لوگوں سے اگر سوال کیا جائے کہ کتنی فلموں کے مراثیوں کے نام آتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی کس جنگ میں شہید ہوئے یہ معلوم نہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کس جنگ میں شہید ہوئے؟ افسوس ہے اپنے

آپ کو مسلمان کہنے پر آجکل علماء کو اور مراشیوں کو ایک ہی جگہ بٹھا کر سوال وجواب ہور ہے ہیں
بلکہ اب تو نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ مراشیوں کو علماء کی جگہ بٹھا کر ان سے سوال وجواب
ہور ہے ہیں وہ دین کے مسائل کا حل بتارہے ہیں کیا کسی کے پاس اس بات کا جواب ہے کہ مسلم
ملکوں میں حجاب پر پابندی کیوں؟ مسلم ملکوں میں حکومتوں کی سر پرستی میں سودی کاروبار کیوں؟ کیا
اس کا جواب ہے کسی کے پاس کہ خودکش بمبار مسجد نبوی شریف کے قریب کیسے چلا گیا؟ کیا اس کا
جواب ہے کسی کے پاس کہ ملک پاکستان کے اہم ترین شہر اسلام آباد میں ابوجہل کے نام کی موم
بتیاں کیوں روشن کی گئیں؟ اور یہ کیوں کہا گیا کہ وہ شہید ہے اور وہ اپنے وطن کی خاطر مارا گیا ہم
اس لئے اس کی یاد میں موم بتیاں روشن کرر ہے ہیں؟ ہمارے ملک میں ایک گستاخ جو مقتول ہے
اس کی یاد میں موم بتیاں روشن کردی جائیں اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو ایک مسلمان ملک میں شارع
مسیلمہ کیسے بن گئی؟ اور اسی ملک میں ایک سکول کا نام مدرسہ ابی لھب کیسے رکھا گیا؟ اور ایک سکول
کا نام یزید بن معاویہ کیسے ہو گیا؟

جب کافروں نے اپنے مشنری لوگوں کو ہندوستان بھیجا تو جب وہ واپس گئے تو انہوں نے
سوال کیا کہ کیا بنا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو وہاں کسی ایک شخص کو بھی عیسائی نہیں بنا سکے مگر ان
کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیا افسوس آج یہاں یہی کچھ ہو رہا ہے اور نام کے مسلمان ہیں جب ان
سے بات کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں یعنی نام مسلمانوں والا ہے
اور ذہنی طور پر اسلام سے بے زار ہیں میں ایک مرتبہ خطاب کرنے جارہا تھا گاڑی میں کتاب کا
مطالعہ کر رہا تھا ایک وارڈن نے دیکھا کہ میں عربی کتاب پڑھ رہا ہوں تو پاس آکر کہنے لگا کہ میں
ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ کہو کیا پوچھنا ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ اگر ایک لڑکی سے کوئی
زنا کرتا ہے تو اب لڑکی کے پاس گواہ کوئی نہیں بس ڈی این اے رپوٹ ہے تو اس لڑکے پر حد
جاری کی جائے گی؟ میں نے کہا کہ اس کو گواہ پیش کرنے ہوں گے ہاں اگر گواہ بھی موجود ہوں تو
ڈی این اے رپوٹ کو بطور تائید پیش کیا جاسکتا ہے اگر گواہ نہ ہوں تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے

گی وہ کہنے لگا کہ وہ رپوٹ جو ڈاکٹر نے بنا کر دی ہے اس کا کیا بنے گا میں نے کہا کہ جو حکم اللہ تعالی
نے جو احکم الحاکمین ہے قرآن میں فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا؟ اس کا انداز قرآن پر اعتراض کرنے
والا تھا کہنے لگا ہم کو ایسی باتیں سمجھ نہیں آتیں اور نہ ہی ہم مانتے ہیں اب اس کے نزدیک ایک
فاسق وفاجر ڈاکٹر کی رپوٹ کا تو اعتبار تھا مگر قرآن کا کوئی اعتبار نہیں تھا

اب ہر آدمی سمجھ دار ہے کہ اس نے یہ باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟ یہی وہ بات ہے اس کافر
کی کہ ہم نے اگر چہ کسی کو عیسائی نہیں بنایا مگر مسلمان بھی نہیں رہنے دیا۔

ہم کو سمجھ نہیں آتی کہ کون حق پر ہے؟

یہ بھی ایک جملہ ہے جو بے دین لوگوں نے لوگوں کو دین سے دور کرنے کے لئے اور دین
سے بے زار کرنے کے لئے لوگوں کے ذہنوں میں اتارا ہے جو کہ ایک سوچ سمجھے منصوبے کے
تحت لوگوں تک اس کی تبلیغ کی گئی اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو یہ کہہ کر دین سے
دوری اختیار کئے ہوئے ہے کہ ہم کو سمجھ نہیں آتی کہ کون حق پر ہے یہ بھی قرآن پڑھتا ہے وہ بھی
قرآن پڑھتا ہے انسان کہاں جائے کس کی بات مانے؟ یہاں پر ہم ایک روایت نقل کرتے ہیں
تا کہ بات سمجھنا آسان ہو جائے

عن خالد بن معدان قال مامن عبد الاوله عينان فی وجهه يبصر بهما
امر الدنيا ,وعينان فی قلبه يبصر بهما امر الآخرة ،فاذا اراد الله بعبد
خيرا،فتح عينيه اللتين فی قلبه فابصر بهما ما وعدالله بالغيب فابصر
الغيب بالغيب واذا اراد غير ذلك ،تركه علی مافيه،ثم قرء ام علی
قلوب اقفالها

ترجمہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کو اللہ نے دو آنکھیں
چہرے کے اندر عطا کی ہیں جن کے ساتھ وہ دنیا کے معاملات دیکھتا ہے اور دو آنکھیں دل میں عطا کی
ہیں جن کے ساتھ وہ آخرت کے معاملات دیکھتا ہے جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ

فرماتا ہے تو اس کی دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے پھر وہ شخص ان دو آنکھوں سے ان چیزوں کو دیکھتا جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جو غیب ہیں پھر انسان غیب کی آنکھوں سے غیب کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے اس کے علاوہ کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایسے ہی چھوڑ دیتا ہے جیسے وہ ہوتا ہے پھر حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ یہ آیۃ مبارکہ تلاوت کی۔۔ام علی قلوب اقفالھا

جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد ۲ ص ۱۰۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وجہ سے کہا ہے

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

ہم مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتے

بابا محمد اشفاق کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ اس نے کہا کہ جو لوگ اسلام پر اعتراض کرنا چاہتے ہیں صرف ڈر کی وجہ سے نہیں کرتے اور اسلام کو گالی نہیں دے سکتے تو وہ لوگ مولوی کو گالی دیتے ہیں کیونکہ اسلام کا جاننے والا اور اسلامی حکم بیان کرنے والا چونکہ مولوی ہے اور عالم ہے اس لئے مولوی کو گالی دیکر اپنا بغض نکالتے ہیں اب بات سادہ سی ہے کسی بھی ہنر کے ماہر کا انکار حقیقت میں اس ہنر کا انکار ہے اسی طرح ڈاکٹر کا انکار حقیقت میں ڈاکٹری کا انکار ہے حکیم کا انکار ہے حقیقت میں طب کا انکار ہے معلم کا انکار حقیقت میں علم کا انکار ہے سائنس دان کا انکار حقیقت میں سائنس کا انکار ہے چونکہ یہ لوگ اپنے اپنے فن کے ماہر ہیں کسی بھی فن کے ماہر کا انکار اس فن کا انکا رہے اب مسئلہ غور سے پڑھیں کیا دین کے ماہر کا انکار کرنا حقیقت میں دین کا انکار نہیں؟ یہ لوگ اس طرح باتیں کر کے حقیقت میں اپنی دین دشمنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور یہ آئے دن ایسا ہوتا رہتا ہے اور یہ ایک دین دشمن ٹولے کی سوچی سمجھی سازش ہے اور وہ اس سازش میں بہت حد تک کامیاب ہیں جتنا بے دین اور سیکولر طبقہ ہے وہ یہی کہتا سنائی دیتا ہے کہ ہم مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتے کیا اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا اسلام دو طرح کا ہے مولویوں کے لئے اور اور دوسرے

لوگوں کے لئے اور؟ کیا کسی نے آج تک یہ کہا کہ ہم ڈاکٹروں کی ڈاکٹری نہیں مانتے اپنا علاج خود کرلیں گے؟ کیا کسی نے آج تک یہ کہا ہے کہ ہم پروفیسروں کی پروفیسری نہیں مانتے ہم خود پڑھ لیں گے؟ کیا کسی نے آج تک کہا ہے، ہم مکینک کی مکینکی کو نہیں مانتے ہم اپنی گاڑی خود ٹھیک کرلیں گے؟ انکا انکار کوئی بھی نہیں کرے گا کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں اسی کام میں صرف کی ہیں اور وہ ماہر ہیں اس فن کے ان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں تو بھائی یہ بھی تو دیکھو علماء جو ہیں انہوں نے بھی اپنی زندگیاں اسی کام میں صرف کی ہیں تو ان کے بغیر ہمارا گزارا کیسے ہوسکتا ہے، ہم سے ریاضی کا ایک سوال بغیر استاد کے حل نہیں ہوتا abc بغیر استاد کے پڑھی نہیں جاتی تو دین کیسے بغیر ماہر کے سمجھ آجائے گا؟

ہماری عوام کی سوچ کیسے بگڑ رہی ہے؟

،،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاتے تھے،،

یہ وہ جملہ ہے جس کو بول بول کر دین دشمن اور سیکولر لوگ اور ٹی وی کے مراثیوں نے ایک طرح کا اودھم مچا رکھا ہے اب یہ جملہ جب عوام ان سے سنتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں بیچارے نہیں سمجھ پاتے کہ اصل وجہ کیا ہے؟ اور اس کے پیچھے کیا سوچ کارفرما ہے جس طرح خارجیوں نے کہا تھا ان الحکم الا للہ یہ جملہ کتنا اچھا تھا اور اس کے پیچھے سوچ کیا تھی وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں ہے اور اسی طرح جو لوگ توحید توحید کی رٹ لگاتے ہیں توحید والا ہونا موحد ہونا ایک اچھی بات ہے اور یہ جملہ بھی بہت اچھا ہے مگر اس کی آڑ میں اللہ والوں کی دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لوگوں کے دل خالی کرنا یہ ان کا اصل مقصد ہوتا ہے اور عوام ان کی اصلیت سے ناآشنا ہوتی ہے اس لئے ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور اسی طرح لوگ یہ جملہ بولتے ہیں کہ اللہ کے نام پر گھروں سے نکلو یہ جملہ بھی بہت خوب صورت ہے اب عوام جب سنتی ہے تو ساتھ نکل پڑتی ہے پتہ

بعد میں چلتا ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب بن چکے ہوتے ہیں

اسی طرح کا حال بے دینی کی تعلیم نے کیا ہے اس کے لئے بہت ہی خوبصورت جملوں کا انتخاب کیا گیا عوام وخواص سب اوندھے جا پڑے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم حاصل کرو چاہے تم کو چین جانا پڑے یہ جملے نہایت ہی خوبصورت ہیں پڑھنے والا حیران ہو جاتا اور یہ علم حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اب ہوتا کیا ہے علم کے نام پر لوگوں کو بے دینی بے حیائی اور ڈانس اور اس طرح کی بہت سے اشیاء سیکھائی جاتی ہیں ان لوگوں کو پتہ ہے اگر ہم لوگ گندی چیز کو اچھا نام نہ دیں گے تو ہمارا سودا کبھی بھی فروخت ہونے والا نہیں اس لئے ان لوگوں نے اپنی ناکارہ چیزوں کو بیچنے کے لئے اچھے نام دئے تا کہ سودا ناکام نہ ہو اب آپ اصل مسئلہ کیطرف آئیں اور غور کریں کہ یہ لوگ کیسے اپنی گندی سوچ لوگوں کے دلوں میں بسانے کے لئے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے جملے کتنے اچھے اچھے منتخب کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے لئے چادریں بچھاتے تھے

اب اس کے پیچھے جو سوچ ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں ان کو کچھ نہ کہا جائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی ہیں تو تم بھی ان کو کچھ نہ کہو

اب خود اندازہ لگائیں کہ یہ سوچ کتنی ناپاک و پلید ہے یہ باتیں کر کر کے یہ قادیانیوں کے لئے نرم رویہ رکھنے کی تاکید کرتے ہیں اب جس دن قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ امت مسلمہ نے رکھنا شروع کر دیا اس دن سے ایمان ختم ہو جائے گا یہ لوگ مومن نہ رہیں گے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے اور اس کے بغیر مومن مومن نہیں ہوسکتا اور اسی طرح جتنے بھی کافر لوگ ہیں ان کے بارے میں اور جتنے بھی گستاخ لوگ ہیں ان کے بارے میں نرم رویہ رکھنے کی تلقین بھی یہی جملہ بول کر کرتے ہیں اب ایک شخص خود بھی گستاخوں کے ساتھ قلبی لگاؤ رکھتا ہو اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہو تو اس کے پاس ایمان کہاں ہوگا؟

اب قادیانیوں کی چال دیکھو کہ وہ لوگ روٹی کپڑا اور مکان کا لالچ دے کر لوگوں کو برطانیہ لے جاتے ہیں اور ان کا مطالبہ صرف اتنا ہوتا ہے کہ تم کاغذات پر لکھ دو کہ میں قادیانی ہوں اب یہ لوگ ان کے اس جھانسے میں آ کر اپنے آپ کو قادیانی لکھ دیتے ہیں پھر جب باہر گئے تو وہاں ان کی رات دن کی کوشش سے وہی شخص جس نے یہ کہا تھا کہ صرف لکھنے سے کیا ہوتا ہے؟ بس میں لکھ دیتا ہوں کہ میں قادیانی ہوں وہی شخص پکا قادیانی بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دشمن بن جاتا ہے

اب ہمارا ان سے یہ سوال ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی ہیں تو تمھارے لئے تو سنت بن گئی تم بھی اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاؤ۔ تم لوگ کیوں لوگوں کو عدالتوں میں گھسیٹتے ہو اور یہ عدالتیں کیوں بھری پڑی ہیں؟ کیوں ایک دوسرے کے خلاف ہتک عزت کے ہرجانے کے دعوے کئے جاتے ہیں؟

یہی لوگ ان کو جا کر یہ بیان کیوں نہیں کرتے جو لوگ توہین عدالت پر لوگوں کو پکڑتے ہیں ان کو بھی تو بتائیں کہ بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاتے تھے تم لوگ کیوں ایسا کرتے ہو؟

ثابت ہوا صرف ہمدردی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے ساتھ ان کے لئے ایسے بیان کرتے ہیں اللہ تعالی ان گستاخوں اور گستاخوں کے حمائتیوں کے شر سے بچائے

ہے یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے والد اور اور اسکی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (صحیح بخاری ص ٦٢)

محبت کا تقاضہ ہے غیرت کا اظہار کیونکہ جہاں محبت ہوگی وہاں غیرت ہوگی کسی بھی شخص کے سامنے کسی کو برا کہا جائے تو اگر اس کا تعلق اس کے ساتھ ہے تو سننے والا ضرور اس کو روکے گا کہ کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے جس کو گالی دی جارہی ہے اب کسی کے سامنے اس کی ماں کو گالی دی جائے تو وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے کسی کی بہن کو گالی دی جائے تو کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے کسی کی بیٹی کو گالی دی جائے تو وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ وہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے جہاں محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنی غیرت بھی زیادہ ہوگی جہاں دعوی محبت کا تو ہو مگر غیرت نہ ہو تو کوئی بھی شخص دعوی محبت کو سچ نہیں مانے گا ثابت ہوا کہ جہاں محبت ہوگی وہاں غیرت ہوگی کیونکہ غیرت کے بغیر محبت کا دعوی خالص جھوٹ ہے کسی کی ماں بہن بیٹی کو گالی دی جائے تو جتنی زیادہ وہ شخص ان کے ساتھ محبت کرتا ہوگا اسی قدر غیرت کا اظہار زیادہ کرے گا جس قدر محبت کا تعلق کم ہوگا اسی قدر غیرت کا اظہار مفقود ہوگا

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذرا دل کے کان کھول کر پڑھیں اور غور کریں کہ مومن کے لئے سب سے زیادہ محبوب ترین ذات کون سی ہے

لایومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے والد اور اور اسکی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں

ماں سے بھی بڑھ کر باپ سے اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ترین ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی تو مومن مومن ہوگا اب ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبت کے حقدار ہیں تو سب سے زیادہ غیرت کا اظہار بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو نا چاہئے اب کوئی آدمی یہ دعوی تو کرے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ

محبت کرتا ہوں مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی جائے تو خاموشی کے ساتھ سن لے اور غیرت کا اظہار نہ کرے تو دنیا میں کون شخص اس کے محبت کے دعوی کو سچا مانے گا ایسے شخص کا تو کچھ بھی اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبول نہیں

علماء فرماتے ہیں کوئی شخص دن میں لاکھوں بار درود پڑھتا ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی خاموشی سے سن لیتا ہو غیرت کا اظہار نہ کرتا ہو تو اس کا درود قیامت کے دن اس کے منہ پر مار دیا جائے گا اب آپ غور کریں وہ درود جو ہر صورت قبول ہی قبول ہے وہ بھی قیامت کے دن اس کے منہ پر مار دیا جائے گا تو باقی عبادات کا کیا بنے گا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان اور آج کا مومن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب کی محبتوں پر ترجیح ہوگی تو ایمان آئے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سب رشتوں پر اور اپنی جان کی محبت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی اور یہی ایمان ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جان کے بعد ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک ایمان کامل نہیں جب تک مجھ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ ہو تو فورا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں اپنی جان سے بھی زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر اب ایمان کامل ہوا ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے

فان آمنو بمثل ما آمنتم بہ فقد اھتدو ا

اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لے آئے تو یہ لوگ بھی ھدایت پا جائیں گے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تو یہ ہے کہ اپنی جان سے اور ماں باپ سے اور بہن بیٹی

سے زیادہ محبت اللہ تعالی کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی جائے اور ان کی عزت وناموس کے واسطے کافروں سے لڑا جائے اپنی عزت کی پرواہ کئے بغیر اور ماں باپ بہن بیٹی کی عزت کی پرواہ کئے بغیر تو ایمان دار کہلانے کے حقدار ہوں گے وگرنہ ایمان دار نہیں کہلا سکتے

اور ہماری حالت یہ ہے ہم اپنی ماں بہن بیٹی کی عزت کے لئے تو لڑیں مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بات آئے تو پھر بیٹھ جائیں ایمان تو اس طرح حاصل نہیں ہوتا اور یہی فرق ہے ہمارے ایمان میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو سب عزتوں پر ترجیح دیتے اور آج کے لوگ سب عزتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر ترجیح دیتے ہیں

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان دیکھیں

فان ابی ووالدتی وعرضی	لعرض محمد منکم وقاء

ترجمہ میرا باپ اور میری ماں اور میری ساری عزت و آبرو الغرض سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کو تم سے اور تمھارے شر محفوظ رکھنے کی ذمہ دار ہے

میری ماں کو گالی دے لو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ کہو

دوران جنگ ایک کافر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا

انا فلان بن فلان وامی فلانۃ فسبنی وسب امی و کف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ میرا نام یہ ہے اور باپ اور میری ماں کا نام یہ ہے مجھے اور میری ماں کو گالی دے لو مگر میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی نہ دو

السیف المسلول ص ۳۶۰

حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ عنہ کا جواب

آپ رضی اللہ عنہ عمان کے علاقہ میں کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہیں کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا تم مجھے اور میرے ماں باپ کو گالیاں دے لو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ نہ کہو

نصب الرایہ جلد ۳ ص ۴۵۲

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

اعلی حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں تو شکر کرتا ہوں جب مجھے گالیاں دیتے ہیں اللہ تعالی نے مجھے دینِ حق کے لئے ڈھال بنایا ہے جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے ہیں اتنی دیر تو اللہ تعالی اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص سے باز رہتے ہیں ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے کے لئے ہے بلکہ ان کی عزت پر نثار ہونا ہی ہماری عزت ہے

الملفوظ حصہ دوم ص ۲۴۰

یہ ہیں اہل ایمان جن کا ایمان کامل ہے اور جن لوگوں نے لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین پر عمل کیا اور اسی کے مطابق زندگی گزاری

ہم امن پسند ہیں یا غیرت سے عاری؟

جب کسی کی ماں کو گالی دی جائے تو لوگ لڑ پڑتے ہیں جب کہا جائے بھائی کیوں لڑ رہے ہو؟ تو جواب آتا ہے کہ ہماری ماں کو گالی دے دی ہے تب ان کو کہا جائے بھائی امن بھی کوئی چیز ہوتی ہے تو کہتے ہیں غیرت بھی کوئی چیز ہوتی ہے جب کسی کی بہن کو گالی دی جائے تو لڑ پڑتے ہیں تب امن یاد نہیں رہتا بیٹی کو گالی دی جائے تو لڑ پڑتے ہیں تب امن یاد نہیں رہتا مگر بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی تو یہ لوگ امن پسند ہو جاتے ہیں آج اپنی

ماں ، بہن ، بیٹی، کی عزت کا مسئلہ ہو تو امن یاد نہیں رہتا جب بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
عزت کی ہو تو امن یاد آجاتا ہے تو کیا اسکو امن پسندی کہیں گے یا بے غیرتی ؟ حالانکہ اگر قرآن
پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ابولہب نے تو اللہ تعالی
نے قرآن کی پوری سورت نازل فرما کر گستاخوں کو جواب دیا اور ہمارے لیئے سنت بنا دیا

کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی منہ کھولے تو ہم اس کو جواب دیں
سورۃ قلم کے شروع کی آیات مبارکہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی تو اللہ تعالی نے کیسے جواب دیا گستاخوں کو جواب دینا تو سنت الھیہ
ہے اگر اس کو کوئی بے امنی کہتا ہے تو مومن کہاں رہتا ہے؟

کیا منافقت آ گئی ہے؟

اپنی ماں کی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آگیا اور بہن کی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آگیا بیٹی کی عزت کا
مسئلہ سمجھ آگیا اپنی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آگیا سمجھ نہیں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا
مسئلہ سمجھ نہیں آیا یہی بات اللہ تعالی نے قرآن میں ارشاد فرمائی

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾

اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں

عزت اللہ تعالی کے لئے اور عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مومنین کے
لئے مگر منافقوں کو خبر نہیں

اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں منافقت تو ہمارے اندر نہیں آگئی ہم کو ساری عزتیں سمجھ
آتی ہیں اگر نہیں سمجھ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا اب ہر شخص خود
غور کرے کیا وہ مومن ہے یا منافق؟

ریسرچ اور تحقیق ؟

یہ الفاظ آج کے لوگوں کو بے دینی کیطرف لے کے جارہے ہیں یہ کتنے خوش نما الفاظ ہیں

آج تحقیق اور ریسرچ کے نام پر ہر شخص کی تقریر سننے چلے جاتے ہیں ہر شخص کے لیکچر سننے چلے
جاتے ہیں جب منع کیا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو ریسرچ کر رہے ہیں یہ نہیں دیکھنا کہ وہاں
اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں ہوں گی اگر ان کو کہا بھی جائے کہ بھائی
وہاں نہ جاؤ تو جواب آتا ہے کہ ہم تو صرف سننے جارہے ہیں کہ وہ کہتے کیا ہیں؟ میرا ان لوگوں سے
ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ اگر ان کو معلوم ہو کسی جگہ پر ان کی ماں کو برا کہا جائے گا تو کیا یہ لوگ وہاں
بھی جائیں گے؟ اگر ان کو معلوم ہو کہ کسی جگہ ان کی بہن کو گالیاں دی جائیں گی تو کیا یہ لوگ وہاں
جائیں گے؟ ظاہری بات ہے ایسی جگہ کوئی نہیں جائے گا کیونکہ کوئی شخص اپنے کانوں سے ایسی
بات نہیں سن سکتا

اب ایسے لوگوں کو میرا مشورہ ہے کہ وہاں بھی ان کو جانا چاہئے کہ ہوسکتا ہے کوئی شخص ان
کی ماں بہن بیٹی کو گالی دے اور اس کو وہیں یہ بات بھی سمجھ آجائے کہ کیسے ٹھنڈے دل سے ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں سن لیتے ہیں

سیر ومغازی کا لغوی واصطلاحی مفہوم

سیر ومغازی کا لغوی واصطلاحی مفہوم

سیرت کے لغوی معنی چال چلن طور طریقہ اور روش کے ہیں یہ لفظ صاحبِ سیرت کے پورے احوال زندگی پر بولا جاتا ہے اور محدثین ومورخین نے کتاب السیرۃ کے نام سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک جمع کئے ہیں جن میں مغازی کا تذکرہ بھی ہوتا ہے البتہ فقہاء کے نزدیک سیرۃ کا مفہوم عام نہیں بلکہ جہاد وغزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ جو معاملہ فرمایا ہے وہ اس کو سیرۃ سے تعبیر کرتے ہیں جس کی جمع سیر ہے

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

والسیر جمع سیرۃ ، وھی الطریقۃ فی الاموروفی الشرع تختص بسیرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مغازیہ ولکن غلب فی لسان اھل الشرع علی الطرائق الامور بھافی غزوۃ الکفار

سیر لفظ سیرۃ کی جمع ہے اور اس کا اطلاق شریعت میں مغازی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے ساتھ خاص ہے مگر علماء شریعت کے نزدیک اس کا اطلاق عام طور پر ان طریقوں پر ہوتا ہے جنکا حکم کفار سے جنگ میں دیا گیا ہو

فتح القدیر جلد ۴ ص ۲۷۷

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

والسیر جمع سیرۃ ، واطلق ذلك علی ابواب الجھاد ، لانھا ملتقاۃ من احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزواتہ

ترجمہ سیر جمع ہے سیرۃ کی اور اس کا اطلاق جہاد کے ابواب پر ہوتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان حالات سے ماخوذ ہوتے ہیں جو غزوات میں پیش آئے

فتح الباری جلد ۶ ص ۳

لفظ مغازی کی تحقیق

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واصل الغزو القصد، مغزی الکلام مقصدہ، والمراد بالمغازی هنا ما وقع من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکفار بنفسه، او بجیش من قبله وقصدهم اعم من ان یکون الی بلادهم او الی الاماکن التی حلّوها، حتی دخل مثل احد والخندق

غزوہ کا لغوی معنی قصد وارادہ ہے اور یہاں مغازی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفسِ نفیس یا اپنے لشکر کے ذریعے کفار کا قصد وارادہ کرنا یہ قصد کفار کے شہر کا ہو یا ان کے مقامات کا ہو جہاں وہ اترے ہوں تاکہ اس میں غزوہ احد وخندق بھی شامل ہو جائیں

فتح الباری جلد ۷ ص ۲۷۹

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مغازی مغزی کی جمع ہے اور مغزی مصدر بھی ہوسکتا ہے اور اسم ظرف بھی یعنی غزوہ کی جگہ یا غزوہ کا وقت غزوہ کی جمع غزوات آتی ہے

ابن سیدہ نے لکھا کہ غزوہ کا معنی ہے دشمن سے لڑنے جانا غزوہ کا اصطلاحی معنی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ہوں

نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۷ ص ۲۱۶

مغازی کی تصنیف کی ابتداء

مدینہ منورہ میں مغازی کی تصنیف و مصنفین کے دو دور ہیں پہلا دور پہلی صدی کے نصف ثانی سے اس کے اختتام تک اس میں مغازی کے مصنف فقہائے مدینہ تھے جو خالص حدیث وفقہ

وفتاوی اور دینی علوم کے حامل تھے جن میں علمِ مغازی بھی شامل ہے اور دوسرا دور دوسری صدی سے شروع ہوا اس میں تصنیف وتالیف کا باقاعدہ سلسلہ چلا علیحدہ علیحدہ موضوعات پر باقاعدہ کتب لکھی گئیں پہلے دور کے مقابلہ میں اس دور میں کتب کی تنقیح زیادہ تھی

دورِ اول کے روایان و مصنفینِ مغازی

پہلی صدی نصف ثانی مدینہ منورہ میں سیر وتاریخ پر تصنیف کا پہلا دور جس میں بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان سے روایت کرنے والی تابعین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی اور یہ سب کے سب ثقہ وعادل تھے ان میں کسی قسم کا ضعف نہیں تھا اکابر صحابہ جو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر غزوات وسرایا میں شریک رہے ان میں سے اکثر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے پہلے یا بعد میں دنیا سے تشریف لے گئے اس لئے ان سے مغازی کی روایت نہ کی جاسکی اس وقت تک نہ اسکی ضرورت تھی اور نہ رواج ان میں جو حضرات بعد میں بھی حیات رہے ان سے بہت کم روایات ہیں صحابہ کرام کے بعد ان تلامذہ کا دور ہے یعنی تابعین کا زمانہ مبارک جنھوں نے احادیث وآثار سیر ومغازی کے واقعات اپنے شیوخ یعنی صحابہ کرام اور خاندانی بزرگوں سے سن کر بیان کئے اس طبقہ میں مہاجرین انصار ومہاجرین اور دوسرے صحابہ کرام کی اولاد میں یہ علم زیادہ رہا ان کے بعد تبع تابعین کا زمانہ آیا جنھوں نے صحابہ کرام اور تابعین کے علم کو آگے بڑھایا سیر ومغازی کا تمام تر سرمایہ انہی صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کی روایتوں سے جمع کیا گیا

طبقاتِ ابن سعد جلد ۲ ص ۳۷۶

پہلے مصنف کتاب المغازی

حضرت عروہ بن زبیر اسدی مدنی رضی اللہ عنہ متوفی ۹۴ ھجری کے بارے میں ابن کثیر نے علامہ واقدی کا قول نقل کیا

کان عالما مامونا، ثبتا، حجۃ عالما بالسیر، اول من صنف المغازی

ترجمہ: وہ عالم، مامون، ثبت حجت، اور سیر کے عالم تھے اور مغازی تصنیف کرنے والوں میں پہلے مصنف تھے

البدایہ والنہایہ جلد ۹ ص ۱۰۱

علامہ چلپی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

ویقال اوّل من صنف فیہا عروہ بن الزبیر

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ جس نے سب سے پہلے مغازی لکھی وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ (کشف الظنون جلد ۲ ص ۴۷)

ولادت و تعلیم

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں اور اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں پیدا ہوئے بہت سے صحابہ کرام اور صحابیات علیہم الرضوان سے احادیث روایت کی اور تفقہ کی تعلیم اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی

صاحب الفہرست کا قول

ولہ من الکتب کتاب المغازی عروہ بن زبیر

ترجمہ: ان کتابوں میں عروہ بن زبیر کی کتاب المغازی بھی ہے

الفہرست ص ۱۶۰

دوسرے مصنف کتاب المغازی

ابان بن عثمان مدنی رضی اللہ عنہما متوفی ۱۰۵ ھجری ان کی ولادت ۲۰ ھجری کے لگ بھگ ہوئی مدینہ منورہ کے اہل فقہ وفتوی میں ان کا شمار تھا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

شاگرد تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارہ مخصوص شاگرد جو ان کی فقہ کے ترجمان ہیں ان میں حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں

کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ابن مدینی ص ۴۹ تا ۵۱

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی سے احادیث روایت کیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے

تیسرے مصنف کتاب المغازی

ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری مدنی متوفی ۱۲۴ ھجری علمائے تابعین میں دینی وعلمی جامعیت میں بے مثال اور سیر ومغازی کے مصنف وامام تھے اور اس فن کو دینا و آخرت کا علم قرار دیتے تھے ان کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ بن مسلم کا بیان ہے

سمعت عمی الزہری یقول علم المغازی علم الآخرۃ والدنیا

ترجمہ میں نے اپنے چچا زہری سے سنا فرمارہے تھے علم المغازی دنیا و آخرت میں کام آنے والا علم ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۱)

زہری کا سفر شام

امام زہری مدینہ منورہ سے شام چلے گئے وہاں اموی خلفاء وامراء نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی اور ان کے علوم وفنون کے مدوّن کرایا عبد الملک بن مروان نے ان کو اپنا ندیم ومقرب بنایا ان کا قرضہ ادا کر کے انعام واکرام سے نوزا ہشام بن عبد الملک نے ان کو اپنی اولاد کا مربی و معلم مقرر کیا سات ہزار دینار قرضہ ادا کیا یزید بن عبد الملک نے ان کو عہدہ قضا پر فائز کر دیا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ان کو عالم اسلام کا سب سے بڑا عالم قرار دیا اور ان سے کتابیں لکھوائیں دو کاتب مقرر فرمائے دو سال تک ان کے علوم کو کتابی شکل میں جمع کیا

جامع بیان العلم جلد ۱ ص ۷۷

چوتھے مصنف کتاب المغازی

جعفر بن محمود انصاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ علمائے تابعین کے طبقہ اولی میں ان کا شمار ہوتا ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اور اپنی دادی تویلہ بنت اسلم رضی اللہ عنہا جو کہ صحابیہ ہیں سے بھی احادیث روایت کرتے ہیں آپکے بھتیجے فرماتے ہیں کہ میرے چچا جعفر بن محمود حدیث وفقہ سیر ومغازی کے بہت بڑے عالم تھے انہوں نے کتاب الغزوات لکھی جو اہلِ علم کے نزدیک مستند تھی اور اپنے شاگردوں کو اس کی روایت کی ترغیب دیتے تھے یحی بن معین کا بیان ہے کان صالح بن کیسان امر بکتاب الغزوة عنه ترجمہ صالح بن کیسان نے جعفر بن محمود کی روایت سے کتاب الغزوات پڑھنے کا حکم دیا

(تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۱۰۶)

پانچویں مصنف

عبداللہ بن ابی بکر بن حزم انصاری مدنی رضی اللہ عنہ متوفی ۱۳۵ ھجری بھی مغازی کے ابتدائی کے مصنفین میں سے ہیں ان کے جدِ اعلیٰ حضرت عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا امیر بنا کر روانہ فرمایا ان کا خاندان حدیث وفقہ ومغازی میں ممتاز مقام رکھتا تھا عروہ بن زبیر اور شہاب زہری ان کے شیوخ میں ہیں اور شاگردوں میں کتاب المغازی کے مشہور مصنف محمد بن اسحاق ہیں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ ھجری میں ہوا ان کی کوئی اولاد نہیں تھی

تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۱۶۵

ابوالاسود یتیم عروہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی مدنی متوفی ۱۳۷ ھجری کی کتاب المغازی درحقیقت عروہ بن زبیر کی کتاب المغازی کا نسخہ ہے جس میں یتیم عروہ مدنی نے دوسرے شیوخ کی روایات شامل

کی تھیں ان کے والد حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگئے تھے انہوں نے اپنے بچے عروہ بن زبیر کی کفالت میں دینے کی وصیت کی تھی اور عروہ بن زبیر نے ان کو اپنی تربیت میں یوں رکھا کہ یتیم عروہ کے نام سے مشہور ہوگئے دونوں کا شجرہ نسب اوپر جا کر خویلد بن اسد سے مل جاتا ہے آپ نے عروہ بن زبیر کے علاوہ حضرت سیدنا امام زین العابدین اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا

جمہرۃ انساب العرب ص ۱۲۱ ابن شاہین نے تصریح کی وله کتاب المغازی

ابوالاسد کی تصنیف کتاب المغازی ہے تاریخ اسماء الثقات ص ۱۵۲

محمد بن سعد بن ابی وقاص قرشی زہری مدنی

ابوالقاسم

محمد بن سعد بن ابی وقاص قرشی زہری مدنی متوفی ۸۲ ھجری قلیل الحدیث نہایت ثقہ تابعی تھے ۸۲ ھجری میں حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرادیا تھا

طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۶۷

مغازی کی تعلیم

ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے جہاد وغزوات کے واقعات بیان کرتے تھے اور ان کو صبر واستقامت کی دعائیں یاد کرایا کرتے تھے محمد بن سعد نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا وہ اپنی اولاد کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے ان کے بیٹے اسماعیل متوفی ۱۳۴ ھجری کا بیان ہے

کان ابی یعلّمنا المغازی والسرایا ویقول یابنیّ انها شرف آبائکم فلا تضیّعوا ذکرها

ترجمہ: میرے والد ماجد ہم لوگوں کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے بیٹو یہ تمہارے آبائی مجد وشرف ہیں انکی یاد کو باقی رکھو

السیرۃ النبویۃ احمد زینی دحلان ص ۳۶۰

علی بن حسین بن علی المعروف امام زین العابدین

آپ خاندان نبوۃ کے چشم چراغ ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مبارک کا سلسلہ آپ ہی چلا آپ رضی اللہ عنہ ۶۱ ھجری میں کربلاء سے واپس تشریف لائے تب آپ کی عمر مبارک ۲۳ سال تھی (ابن خلکان جلد ا ص ۳۴۷)

آپ مدرسِ مغازی تھے

روی الواقدی عن عبد اللہ بن عمر بن علی، عن ابیہ سمعت علی بن حسین یقول کنا نعلّم مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما نعلّم السورۃ من القرآن

ترجمہ: عمر بن علی سے روایت ہے کہ میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کی تعلیم ایسے دیتے تھے جیسے قرآن کی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲)

خطیب مغازی

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جامع دمشق میں مغازی ومناقب صحابہ بیان کرنے کے لئے مامور کیا تھا اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بچوں کو ایسے مغازی حفظ کراتے تھے جیسے قرآن حفظ کیا جاتا ہے

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲

مغیرہ بن عبدالرحمن مدنی مخزومی

ابو ہاشم مغیرہ بن عبدالرحمن مدنی مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے غالبا ۱۰۱ ھجری اور ۱۰۵ ھجری کے درمیان ہوئی یہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص

ہیں ان کے شاگردوں میں امام مالک ومحمد بن اسحاق صاحب المغازی ہیں جہاد میں ان کی ایک آنکھ چلی گئی تھی اپنے استاذ ابان بن عثمان کی کتاب کی روایت بھی فرماتے تھے اور اس کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے پڑھانے کی تاکید فرماتے تھے

صرف کتاب المغازی تھی

قال یحی بن مغیرہ بن عبد الرحمن عن ابیہ انہ لم یکن عندہ خط مکتوب من الحدیث الامغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا من ابان بن عثمان فکان کثیرا ما نقرء علیہ وامرنا بتعلیمہما

مغیرہ بن عبدالرحمن کے بیٹے یحیی نے بیان کیا کہ میرے والد کے پاس حدیث کا کوئی تحریری مجموعہ نہ تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کے جو انہوں نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا تھا یہ کتاب ان کے پاس بہت زیادہ پڑھی جاتی تھی اور ہم کو اس کی تعلیم کا حکم دیتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۶)

عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری مدنی

کا وصال ۱۲۰ ھجری میں مدینہ منورہ میں ہوا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فارس تھے کے پوتے ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شیخ محمد بن اسحاق وکان اخباریا علامۃ بالمغازی

ترجمہ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ محمد بن اسحاق کے استاذ ہیں اور اخبار کے عالم ہیں اور مغازی کے علامہ ہیں (العبر جلد ا ص ۱۵۱)

جامع دمشق میں خطیب

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا کہ وہ جامع دمشق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب

بیان کیا کریں (تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۵۴)

شرجیل بن سعد انصاری مدنی رضی اللہ عنہ

کا وصال شریف ۱۲۳ ھجری میں ہوا لمبی عمر پائی اور ان کا شمار شیوخ مدینہ میں ہوتا تھا علی بن عبداللہ مدینی نے سفیان بن عیینہ سے سوال کیا کہ کیا شرجیل بن سعد انصاری مدنی رضی اللہ عنہ فتوی دیا کرتے تھے؟ اس پر انہوں نے ہاں کہہ کر کہا کہ

ولم یکن بالمدینۃ احد اعلم بالمغازی والبدریین منہ

ترجمہ مغازی اور شھدائے بدر کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ تھا

الجرح والتعدیل جلد ۲ ص ۳۳۰

دورِ ثانی کے راویانِ مغازی و مصنفین

پہلی صدی کے نصفِ آخر میں خاص خاص ابواب پر تدوین کی ابتداء ہو چکی تھی اور سب سے پہلے سیر و مغازی پر کتب لکھی گئیں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حکم پر احادیث کی تدین کی فتح الباری جلد ۱ ص ۲۰۸

اس سے پہلے عام طور پر علمائے اسلام اپنے صحیفوں اور نسخوں سے یا اپنی یادداشتوں زبانی تعلیم دیتے تھے دوسرے دور میں مدینہ منورہ کے کئی مصنفین مغازی نے بغداد میں اور دوسرے مقامات میں تدریس و تصنیف کی خدمات سرانجام دیں اس دور کے مشہور مصنفین مغازی میں حضرت موسی بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں رہ کر کتاب المغازی لکھی اور محمد بن اسحاق، ابو معشر سندی، اور واقدی نے بغداد وغیرہ میں اپنی کتب لکھیں اسی طرح دوسرے شہروں میں جا کر یہاں کے علماء نے اس علم کو بڑھایا۔

ابو محمد موسی بن عقبہ اسدی مدنی

ابو محمد موسی بن عقبہ اسدی مدنی کا وصال ۱۴۱ ھجری میں ہوا دوسرے دور کے مصنفین

مغازی میں سب سے پہلے مصنف ہیں یہ تین بھائی تھے محمد بن عقبہ، ابراہیم بن عقبہ، اور موسی بن عقبہ یہ تینوں بھائی مدینہ منورہ کے مشہور محدث تھے ان کا حلقہ درس مسجد نبوی شریف میں الگ الگ لگتا تھا سب سے چھوٹے موسی بن عقبہ تھے کثیر الحدیث اور فقہ وفتوی مین امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۳۶۰)

امام مالک کا جواب

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جب لوگ سوال کرتے کہ مغازی کس کی پڑھیں؟ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے کہ موسی بن عقبہ کی پڑھو کہ وہ سب سے ثقہ ہیں۔

(الجرح والتعدیل جلد ۴ ص ۱۵۴)

امام احمد بن حنبل کا قول

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

علیکم بمغازی موسی بن عقبہ فانہ ثقۃ

تم لوگ موسی بن عقبہ کی مغازی حاصل کرو کیونکہ وہ ثقہ ہیں

تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۴۰

محمد بن اسحاق مطلبی مدنی

آپ کا وصال ۱۵۱ ھجری میں ہوا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ زیارت سے مشرف ہوئے اور بہت سے اجلہ تابعین سے احادیث روایت کیں

فضائل و مناقب

علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ اہلِ مدینہ کی حدیثوں کا مدار محمد بن شہاب زہری، کے بعد مالک بن انس اور محمد بن اسحاق پر ہے

کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ص ۳۴

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں فرمایا

کہ جب تک محمد اسحاق مدینہ منورہ میں ہیں علم کثیر باقی ہے اور عاصم بن عمر کا قول ہے کہ جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں لوگوں میں علم باقی رہے گا، شعبہ بن حجاج نے کہا کہ محمد بن اسحاق حفظ و اتقان میں امیر المومنین ہیں ایک قول یہ ہے کہ محمد بن اسحاق امیر المومنین فی الحدیث ہیں

تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۲۱۶

ابو معشر نجیح سندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۷۰ ھجری میں ہوا ایک زمانہ میں یمن کی حدود میں سندھیوں کی بہت کثرت تھی ان ہی میں ابو معشر کا خاندان تھا ابو معشر مدینہ منورہ کے فقہاء میں خاص مقام رکھتے تھے فنِ مغازی میں ان کے استاذ ہشام اور شاگرد واقدی ہیں انہوں نے مغازی کا بہت سارا حصہ مدینہ منورہ کے علماء کی مجالس میں بیٹھ کر سن کے ہی یاد کر لیا تھا۔

مغازی کیسے یاد کر لئے؟

ایک بار ان کے بیٹے محمد بن ابی معشر سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے والد کو مغازی کیسے یاد ہو گئی؟

تو انہوں نے جواب دیا

کان التابعون یجلسون الی استاذہ فکانوا یتذاکرون المغازی فحفظ

ترجمہ تابعین ان کے استاذ کے پاس بیٹھ کر مغازی کا تذکرہ کرتے تو میرے والد یاد کر لیتے تھے

(تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۴۲۸)

امام احمد بن حنبل کے پسندیدہ شخص

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں

کان احمد بن حنبل یرضاہ ویقول کان بصیرا بالمغازی

ترجمہ: احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابو معشر کو پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابو معشر علم مغازی میں بصیرت رکھنے والے ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۲ ص ۴۹۴)

خطیب بغدادی نے لکھا

وکان اعلم الناس بالمغازی وہ مغازی کے سب بڑے عالم تھے۔

تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۴۲۷

محمد بن عمر واقدی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی واقدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ۲۰۷ ھجری میں ہوا انہوں نے مالک بن انس، سفیان ثوری، امام زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ سے علم حاصل کیا

امام حربی کا قول کان الواقدی امین الناس علی اھل الاسلام وکان الواقدی اعلم الناس بامر الاسلام واما الجاھلیۃ فلم یعلم منھا شئیا ترجمہ واقدی مسلمانوں کے سب سے بڑے علمی امانتدار تھے اور واقدی اسلامی امور کے سب سے بڑے عالم تھے اور جاہلیت کے بارے تو کچھ بھی نہیں جانتے تھے

تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵

مسجد نبوی میں درسِ مغازی

یوسف بن ابراہیم سمتی کا بیان ہے کہ امام واقدی مسجد نبوی شریف میں درس دے رہے تھے تو ان سے سوال ہوا کہ کیا پڑھا رہے ہیں؟ تو امام واقدی نے جواب دیا جزء من المغازی یعنی مغازی کے ایک جز کا درس دے رہا ہوں (تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵)

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی

آپ کا وصال ۲۱۱ ھجری میں ہوا امام عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ میں سات سال تک معمر بن راشد کے درس میں بیٹھا رہا ہوں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ عبد الرزاق معمر کی احادیث

کے حافظ تھے میرے نزدیک عبدالرزاق عن معمر والی حدیث اہلِ بصرہ کی حدیث سے محبوب ہے وہ معمر کی کتابوں کو پیش نظر رکھتے ہیں، ابراہیم بن عباد فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق کو ستر ہزار احادیث زبانی یاد تھیں بعض لوگوں نے ان پر تشیع کا الزام لگایا ہے بات صرف اتنی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت زیادہ رکھتے تھے باوجود اس الزام کے ائمہ اسلام نے دور دراز کے سفر کر کے ان سے احادیث کا فیض حاصل کیا ہے

تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۳۱۰

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

قاضی ابو یوسف نے سیر ومغازی کی تعلیم کے لئے باقاعدہ آغاز کیا تھا وہ فقہ وفتوی کے امام تھے مگر تفسیر ومغازی میں بھی کمال حاصل تھا اس کا اندازہ ہلال بن یحی کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔

کان ابو یوسف یحفظ التفسیر والمغازی وایام العرب

ترجمہ: ابو یوسف تفسیر اور مغازی اور ایام ناس کے حافظ تھے

اخبارِ ابی حنیفۃ واصحابہ ص ۹۳

مساجد میں مغازی کے تذکرے

عہدِ سلف میں عام طور پر دینی تعلیم کی مجالس مساجد میں ہی قائم ہوتی تھیں جن میں ہر قسم کے دینی مسائل بیان کئے جاتے تھے

ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ کا قول

فرماتے ہیں کہ ہم نے ان علماء کو پایا جن کی علمی مجالس مساجد ہی میں قائم ہوتی تھیں

الفقیہ والمتفقہ جلد ۲ ص ۱۳۹

فرمان امیر

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے امراء کے نام حکم جاری فرمایا کہ اپنی مساجد میں علم کی اشاعت عام کریں کہ یہ سنت متروک ہو چکی ہے۔

المحدث الفاضل بین الراوی والواعی ص ۶۰۳

مسجد نبوی شریف میں درس

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دن مقرر کئے ہوئے تھے ایک دن فقہ کا ایک دن تفسیر کا ایک دن صرف مغازی کا ایک دن صرف اشعار کا ایک دن صرف ایام عرب کا درس دیا کرتے تھے

طبقاتِ ابن سعد جلد ۲ ص ۳۶۸

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا درس

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی شریف میں تکیہ لگایا جاتا تھا اور لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے یہ انساب وایام کے واقعات سناتے تھے وہ خاص طور پر قریش کے ایام وانساب جن میں غزوات بھی شامل ہوتے بیان کرتے تھے

اسد الغابہ جلد ۳ ص ۴۲۳

امام واقدی کا درس

سف بن ابراہیم سہمی کا بیان ہے کہ امام واقدی مسجد نبوی شریف میں درس دے رہے تھے تو ان سے سوال ہوا کہ کیا پڑھا رہے ہیں؟ تو امام واقدی نے جواب دیا جزء من المغازی یعنی مغازی کے ایک جز کا درس دے رہا ہوں

(تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵)

بصرہ کی مسجد میں درس

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار غزوات میں شریک رہے ہیں وہ بصرہ کی مسجد کے پچھلے حصے میں لوگوں وعظ سنایا کرتے تھے اور ان میں مغازی کا ذکر کیا کرتے تھے

بخاری کتاب الجہاد جلد ص

خواتین میں مغازی کے تذکرے

حضرت امیہ بن قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان

حضرت امیہ بن قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار عورتوں کے مجمع اپنے غزوہ خیبر میں جانے کا واقعہ یوں بیان کیا کہ قبیلہ غفار کی چند عورتیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور ہم سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے ساتھ غزوہ خیبر میں جانا چاہتی ہیں ہم اپنی طاقت کے مطابق مجاہدین کی مدد کریں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی برکۃ اللہ اور شرکت کی اجازت عطا فرمادی میں اس وقت نو عمر لڑکی تھی راستہ میں مجھے نسوانی کیفیت پیش آئی تو آپ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی میں نمک ملا کر غسل کر لو اور جب خیبر فتح ہوا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال فئے میں سے یہ ہار خود پہنایا جو انہوں نے عورتوں کو دکھایا اور اللہ کی قسم یہ ہار میرے گلے سے کبھی بھی جدا نہیں ہوگا جسے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے وہ زندگی بھر اس ہار کو پہنے رہیں اور ان کے انتقال کے وقت وہ ہار ان کے گلے میں تھا وصال شریف کے وقت وصیت کی تھی کہ یہ ہار میرے گلے سے نہ اتارا جائے بلکہ اسی کے ساتھ مجھے دفن کیا جائے اور اسی طرح اپنی میت کو بھی نمک والے پانی کے ساتھ غسل دیا جائے ان کی ان ساری وصیتوں پر عمل کیا گیا ان کی ساری زندگی کا معمول تھا جب بھی غسل کرتی تھیں پانی میں نمک ضرور ملاتی تھیں (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۳)

میری ماں مجھے غزوات کا درس دیا کرتیں

ام سعد جمیلہ بنت سعد بن ربیع خزرجیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کی اکیلی بیٹی تھیں ان کی والدہ عمرہ بنت حزم بن زید رضی اللہ عنہا غزوہ خندق میں شریک تھیں اس وقت جمیلہ رضی اللہ عنہا صرف دو سال کی تھیں آپ بیان فرماتی ہیں

انا یوم الخندق ابنۃ سنتین و کانت امی تخبرنی بعد ان ادرکت عن امرھم فی الخندق

ترجمہ میں غزوہ خندق کے وقت دو سال کی تھی جب میں نے ہوش سنبھالا تو میری امی

جان مجھے غزوہ خندق کے مجاہدین کے واقعات سنایا کرتیں

طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۳۵۹

مجھے احد کے واقعات بیان کرو

ام سعد جمیلہ بنت سعد بن ربیع خزرجیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو میں نے کہا کہ اے خالہ مجھے احد شریف کے واقعات بیان کریں تو انہوں نے بتایا کہ میں صبح سویرے احد چلی گئی تھی میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا اس وقت لڑائی ہو رہی تھی مسلمانوں کا حال اچھا تھا صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب نقشہ بدل گیا تو میں جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور آپ کا دفاع کرنے لگی ام سعد جمیلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر گہرے زخم کا نشان دیکھا تو میں نے کہا کہ اے خالہ یہ نشان کیسے لگا؟ تو انہوں نے بتایا کہ ابن قتیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا دیکھ کر آپ کی گستاخی کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے آگے بڑھے میں بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ تھی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے لگا تو میں آگے آگئی تو اس کی تلوار مجھے لگ گئی اس زخم کے باوجود میں نے اس پر حملہ کیا مگر اس اللہ تعالی کے دشمن نے دہری زرہ پہن رکھی تھی (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۴۱۳)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اس وقت کی خواتین میں جذبہ جہاد کیسے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا

مدارس میں مغازی کی تعلیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں جہاد کی تعلیم کے سلسلہ میں تیر اندازی، شمشیر زنی، شہ سواری، نشانہ بازی، تیراکی، گھڑ دوڑ، اور اسی قسم کی جہاد میں کام آنے والی باتوں کی باقاعدہ مشق کروائی جاتی تھی اس زمانہ میں یہی حربی تعلیم تھی بعد میں صحابہ کرام اور تابعین نے اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا تا کہ فتوحات میں ان سے

مدد لی جائے اور یہ آبائی مجد و شرف محفوظ رکھا جائے جس میں دنیا و آخرت کی خیر ہے بچوں کے لئے گھروں میں اور مکتبوں کا انتظام کیا گیا اور بڑوں کے لئے مستقل درسگاہیں کھولی گئیں اس طرح مغازی کا بہت سا حصہ کتابوں میں آنے سے پہلے سینوں میں محفوظ ہو گیا یہاں پر چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی نگاہ میں ان کی اہمیت کتنی تھی

بچوں کو تیر اندازی کی تعلیم دو

حضرت مکحول شامی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

كتب عمر بن خطاب رضى الله عنه الى الشام ان علموا اولادكم الرمي والفروسة

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہلِ شام کی طرف خط بھیجا کہ تم لوگ اپنی اولادوں کو تیراندازی اور شہ سواری کی تعلیم دو۔

مجموع الفتاوی جلد ۲۸ ص ۱۰

بچوں کو تیراکی کی تعلیم دو

كتب عمر بن الخطاب رضى الله عنه الى امراء الشام ان يتعلموا الغرض ويمشون بين الغرضين وعلموا اصبيانكم الكتابة والسباحة ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہلِ شام کے امراء کی طرف خط بھیجا کہ تم لوگ نشانہ بازی سیکھو اور دو نشانوں کے درمیان پیدل چلو اور تم لوگ اپنی اولادوں کو لکھنا اور تیرنا سکھاؤ

مصنف عبد الرزاق جلد ۹ ص ۱۹

مدرسین کی تنخواہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور مبارک میں تین مدرسے قائم کئے اور ان کے معلمین کو پندرہ درہم ماہانہ دیا کرتے تھے (کنز العمال جلد ۲ ص ۱۹۲)

مغازی میں صاحب نظر ہونا چاہیے

ہشام بن عبد الملک نے اپنے بیٹے کی تربیت کے لئے حضرت سلیمان کلبی کو تعلیم کے بارے میں جو ہدایات دی تھیں ان میں ایک بات بطور خاص یہ ہے

وبصّره طرفا من الحلال والحرام والخطب والمغازي

ترجمہ تم اس کو حلال وحرام، خطبات، مغازی کے ایک حصہ کا صاحبِ نظر بنا دو

تربیت الاولاد فی الاسلام جلد ۲ ص ۱۴۵ عبد اللہ بن ناصح علوان

اپنے بچوں کو مغازی کی تعلیم کیسے دیتے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے جہاد وغزوات کے واقعات بیان کرتے تھے اور ان کو صبر واستقامت کی دعائیں یاد کرایا کرتے تھے محمد بن سعد نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا وہ اپنی اولاد کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے ان کے بیٹے اسماعیل متوفی ۱۳۴ ھجری کا بیان ہے

كان ابى يعلّمنا المغازى والسرايا ويقول يابنيّ انها شرف آبائكم فلا تضيّعوا ذكرها

ترجمہ: میرے والد ماجد ہم لوگوں کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے بیٹو یہ تمہارے آبائی مجد وشرف ہیں انکی یاد کو باقی رکھو۔

السیرۃ النبویۃ احمد زینی دحلان ص ۳۶۰

جو مغازی سیکھنا چاہے

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

من اراد المغازى فالمدينة ومن اراد المناسك فمكة ومن اراد الفقه فالكوفة ويلزم اصحاب ابى حنيفة

جو مغازی سیکھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے مدینہ منورہ ہے اور جو حج کے احکام سیکھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے مکہ مکرمہ ہے اور جو شخص فقہ سیکھنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے کوفہ ہے اور وہ ابو حنیفہ کے شاگردوں سے سیکھے۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ ص ۷۵)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

روی الواقدی عن عبد اللہ بن عمر بن علی ، عن ابیہ سمعت علی بن
حسین یقول کنا نعلّم مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما
نعلّم السورۃ من القرآن

ترجمہ: عمر بن علی سے روایت ہے کہ میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سنا
فرماتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کی تعلیم ایسے دیتے تھے جیسے قرآن کی
سورۃ کی تعلیم دیتے تھے

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کس چیز سے کھیلا کرتے

مغازی کے اولین مصنف عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں کہ میرے ابا جی
حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بدر میں تین گہرے زخم آئے تھے

کنت ادخل اصابعی فی تلك الضربات العب وانا صغیر

ترجمہ میں ان زخموں کے گہرے نشانوں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا حالانکہ میں اس
وقت بچہ تھا

تاریخ کبیر جلد ۴ ص ۵۸

مجلس درس میدان جہاد لگتی

حضرت عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما مغازی کا ایسے دل نشین انداز میں ذکر کرتے
کہ سننے والے کو یوں لگتا کہ وہ خود میدان جنگ میں موجود ہے سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں

کان عکرمہ اذا تکلم فی المغازی فسمعہ انسان قال کانہ مشرف
علیہم یراھم

ترجمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ جب مغازی کا بیان کرتے تو سننے والا کہتا تھا کہ گویا کہ
میدان جہاد میں مجاہدین کو دیکھ رہا ہے

تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۲۶۶

گویا کہ یہ جہاد میں موجود ہوں

ایک بار امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کا درس دے رہے
تھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گذرے سن کر فرمایا

انہ لیحدث حدیثا کانہ شھد القوم ترجمہ یہ اس طرح بیان کر رہے ہیں
جیسے یہ مجاہدین کے ساتھ تھے

کتاب الآثار لامام ابو یوسف ص ۲۱۶

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ مغازی کی تعلیم کے لئے باقاعدہ مجلسیں قائم ہوتی تھیں جن
میں صرف مغازی کا بیان ہوتا تھا

غزوات کے مقامات وشہداء کے مزارات

حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین اور علماء ومشائخ کو جہاد وغزوات کے مقامات اور شہداء کے مزارات کی زیارت سے خاص شغف تھا وہ ان کی زیارت کے لئے خاص اہتمام کرتے تھے ان کے بارے میں تحقیق کرتے تھے اوران سے متعلق واقعات کی یادتازہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد شریف کے متعلق فرمایا کرتے۔

هذا جبل يحبنا ونحبه

یہ جبل احد ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری ومسلم)

مزارات احد کی زیارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال مزارات احد پر تشریف لے جاتے اوران کو خطاب فرماکر یوسلام کرتے سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا یہی عمل مبارک تھا اور ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج کے لئے آئے تو شہدائے احد کی زیارت کے لئے گئے

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے جایا کرتی تھی اور اس کی اصلاح ومرمت کیا کرتی تھیں اور نشان کے لئے قبر مبارک پر ایک پتھر رکھا تھا ایک روایت میں آپ دوسرے تیسرے دن اور ایک روایت میں ہر جمعہ کے دن جایا کرتی تھیں۔

وفاء الوفا جلد ۳ ص ۹۳۲

تاکہ میں مامون رہوں

حضرت انیسہ بنت عدی انصاریہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبداللہ بن سلمہ عجلانی غزوہ احد

میں شہید ہوگئے اور وہیں ان کی تدفین ہوئی بعد میں انیسہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی میرا بیٹا غزوہ احد میں شہید ہوا ہے میں چاہتی ہوں اس کو قریب لاکر دفن کروں تاکہ اس کی قربت سے مامون رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی

اسد الغابہ جلد ۵ ص ۴۰۶

محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد احد میں سب سے پہلے شہید ہوئے اوران کو ایک دوسرے شہید کے ساتھ دفن کیا گیا میں سوچا کہ میں اپنے والد کی علیحدہ قبر بناؤں تو جب میں ان کو نکالا تو چھ ماہ بعد بھی جسم ان کا صحیح سلامت تھا۔

بخاری جلد ا ص ۱۶۱

جسم تروتازہ تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا عین زرقاء کے اجراء کے وقت اہل مدینہ احد کے نشیبی علاقہ میں جن شہداء کی قبریں ہیں ان کو بالائی جگہ پر دفن کریں اس اعلان کے بعد شہداء کے جسموں کو نکالا گیا تو ان کے جسم بالکل تروتازہ تھے ان ہی شہداء میں حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے دونوں حضرات غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا ان کو اس موقع پر نکالا گیا تو جسم نرم ونازک تھا بالکل تغیر نہیں ہوا تھا ایک صحابی کے جسم پر زخم تھا اوران کا ہاتھ زخم کی وجہ سے الگ تھا اسی طرح دفن کئے گئے تھے باہر نکالنے کے بعد ان کا ہاتھ وہاں سے ہٹا کر چھوڑا گیا تو پھر وہیں چلا گیا یہ واقعہ غزوہ کے چھیالیس سال بعد کا ہے (موطا امام مالک ص ۳۴۵)

شجرہ بیعت رضوان

طارق بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں سفر حج میں تھا راستہ میں دیکھا کہ لوگ ایک جگہ نماز

ادا کر رہے ہیں میں نے سوال کیا کہ کیا یہاں مسجد ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہاں وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت رضوان لی تھی

بخاری کتاب المغازی جلد ص ۲۹

اگر میری بینائی لوٹ آتی ۔۔۔۔۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بینائی جانے کے بعد فرمایا کہ اے بھتیجے اگر میں اور تو مقام بدر میں ہوتے اور اللہ تعالی میرے بینائی واپس کر دیتا تو میں تم کو وہ وادی دیکھاتا جہاں سے فرشتے ہماری مدد کرنے آئے اور تم کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہ رہتا

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۵۲۹

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ زیارت کراتے تھے

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ احد اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے یہ مواقع ومقامات کی معلومات رکھتے تھے جس زمانہ میں مروان بن حکم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کا والی تھا اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مواقف ومشاہد کی زیارت کروائیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے ان کی راہنمائی میں زیارت کی

تہذیب التہذیب جلد ۱۲ ص ۲۰۵

حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ زیارت کراتے

سلیمان بن عبدالملک بن مروان ۸۲ ھجری میں اپنی ولی عہدی کے دور میں جب حج وزیارت کے لئے مدینہ منورہ آیا تو وہاں کے اعیان واشراف اس کے استقبال کے لئے نکلے اس موقع پر اس نے ابان بن عثمان اور عمرو بن عثمان، ابوبکر بن عبداللہ کی رہنمائی میں مدینہ منورہ کے

متبرک مقامات کی زیارت کی جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اور جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام شہید ہوئے تھے سب کی زیارت کی اسی سلسلہ میں جبل احد، مشربہ ابراہیم، اور قباء تک گیا اور ہر مقام ومشہد کے بارے میں معلومات حاصل کیں ان حضرات نے یہ تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے سلیمان بن عبدالملک نے قباء شریف جا کر کہا اے ابان بن عثمان آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیر ومغازی مرتب کر دو تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ کتاب پہلے مرتب کر لی ہے

کتاب الموقفیات فی الاخبار زبیر بن بکار ص ۲۲۲

امام واقدی معلومات جمع کرتے

امام واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ وشہداء کی اولاد میں سے یا ان کے غلاموں میں سے جس کو ملتا اس سے پوچھتا کہ کہ تم نے اپنے خاندان میں سے کوئی بات سنی ہو جو غزوہ میں شریک ہوئے ہوں اگر وہ شہید ہوئے ہیں تو کہاں؟ اور کس غزوہ میں؟ اور جب کوئی بات معلوم کر لیتا تو خود جا کر تحقیق کرتا تھا چنانچہ غزوہ مریسع کا محل وقوع وہاں جا کر دیکھا اسی طرح جس غزوہ کے بارے میں معلوم ہوتا خود جا کر تحقیق کرتا

ہارون قروی کا بیان

ایک راوی ہارون قروی کا بیان ہے کہ میں نے واقدی کو مکہ مکرمہ میں دیکھا کہ برتن میں پانی لئے کہیں جا رہے ہیں میں نے سوال کیا کہ کہاں جا رہے ہیں؟ بولے حنین جا رہا ہوں تا کہ وہاں کا محل وقوع اور اس کی نوعیت معلوم کروں (تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۳)

امام واقدی رحمہ اللہ زیارت کراتے تھے

واقدی رحمۃ اللہ علیہ غزوات مشاہد کے چشم دید معلومات کے مستند عالم تھے خلیفہ ہارون الرشید حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یحی بن خالد کو کہا کہ کوئی ایسا عالم تلاش کرو جو مدینہ منورہ

کے مشاہد، مقدس مقامات، شہداء کے مزارات، اور نزول وحی کے مواقع جانتا ہو لوگوں نے یحیٰ کو امام واقدی کا نام لیا اس نے آدمی بھیج کر امام واقدی کو بلایا اور کہا کہ امیر المومنین کی خواہش ہے کہ آپ عشاء کی نماز ان کے ساتھ ادا کریں میں نے عشاء کی نماز مسجد نبوی شریف میں ادا کی اور باہر نکل کر دیکھا دو گھوڑے سوار موجود تھے اور سامنے روشنی ہو رہی تھی یحیٰ بن خالد نے مجھے بلایا میں نے ان دونوں کو لیجا کر مسجد نبوی شریف کے مقدس مقامات دکھائے دونوں نے مقام جبریل پر دو دو نفل ادا کئے اور دعا کی اسکے بعد دونوں کو لیکر رات بھر میں مدینہ کی مشاہد و مزارات کی زیارت کراتا رہا اور دونوں ہر جگہ دو دو نفل ادا کرتے اور دعا کرتے حتیٰ کہ جب مسجد نبوی شریف میں آئے تو فجر کی آذان ہو رہی تھی اس خدمت کے عوض خلیفہ ہارون نے مجھے دس ہزار دینار دینے کا حکم دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۴۲۵)

غزوہ وسریہ کی تعریف

غزوہ وسریہ کے متعلق ارباب سیر کی اصطلاح یہ ہے کہ ہر وہ لشکر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود تشریف لے گئے ہوں اسے غزوہ یا غزوات کہتے ہیں اور جس لشکر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نہ گئے ہوں بلکہ کوئی لشکر روانہ فرمایا ہو اسے بعث یا سریہ کہتے ہیں۔

غزوات وسرایا کی تفصیل

غزوات کی تعداد ۲۷ ہے ان میں سے صرف ۹ ایسے ہیں جن میں قتال ہوا ہے اور ۱۸ ایسے ہیں جن میں جنگ نہیں ہوئی ہے

نمبر شمار	غزوہ	سنہ	تعدادِ شرکاء	کیفیت
۱	غزوہ ابواء	صفر ا سنہ ھجری	مہاجرین ۲۰۰	قتال نہیں ہوا
۲	غزوہ بواط	ربیع الاول سنہ ۲ ھجری		قتال نہیں ہوا
۳	غزوہ سفوان	ربیع الاول ۲ ھجری		قتال نہیں ہوا
۴	غزوہ ذوالعشیرہ	جمادی الاخری ۲ ھجری	۱۵۰ یا ۲۰۰	معمول قتال ہوا
5	غزوہ بدر الکبری	رمضان سنہ ۲ ھجری	۳۰۵ یا ۵۱۳	قتال ہوا
۶	غزوہ بنوقینقاع	شوال ۲ ھجری		جلاوطن کئے گئے
۷	غزوہ سویق	ذولحجہ ۲ ھجری	۲۰۰ سوار	قتال نہیں ہوا
۸	غزوہ قرقرۃ الکدر	محرم ۳ ھجری	۲۰۰ سوار	قتال نہیں ہوا
۹	غزوہ غطفان/ ذوامر	ربیع الاول ۳ ھجری	۴۵۰	قتال نہیں ہوا
۱۰	غزوہ بنی سلیم	جمادی الاولی ۳ ھجری	۳۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۱	غزوہ احد	شوال ۳ ھجری		قتال ہوا
۱۲	غزوہ حمراء الاسد	شوال ۳ ھجری		قتال نہیں ہوا
۱۳	غزوہ بنی نضیر	ربیع الاول ۴ ھجری		جلاوطن کئے گئے
۱۴	غزوہ بدر الموعد/ بدر الصغری	ذوقعدہ ۴ ھجری	۱۵۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۵	غزوہ ذات الرقاع	محرم ۴ ھجری	۴۰۰ یا ۷۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۶	غزوہ دومۃ الجندل	ربیع الاول ۵ ججری	۱۰۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۷	غزوہ مریسیع	شعبان ۵ ھجری		قتال ہوا
۱۸	غزوہ خندق/ احزاب	ذوالقعدہ ۵ ھجری	۳۰۰۰	قتال ہوا
۱۹	غزوہ بنوقریظہ	ذولقعدہ ۵ ھجری	۳۰۰۰	قتال ہوا
۲۰	غزوہ بنی لحیان	ربیع الاول ۶ ھجری	۲۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۱	غزوہ غابہ	ربیع الاول ۶ ھجری	۵۰۰ یا ۷۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۲	غزوہ حدیبیہ	ذولقعدہ ۶ ھجری	۱۴۰۰ یا ۱۶۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۳	غزوہ خیبر	جمادی الاولی ۷ ھجری	۱۴۰۰	قتال ہوا
۲۴	غزوہ فتح مکہ	رمضان ۸ ھجری	۱۰۰۰۰	معمولی قتال ہوا

۲۵	غزوہ حنین/ ہوازن	شوال ۸ ھجری	۱۲۰۰۰	قتال ہوا
۲۶	غزوہ طائف	شوال ۸ ھجری		قتال ہوا
۲۷	غزوہ تبوک/جیش العسرۃ	رجب ۹ ھجری	۳۰۰۰۰	قتال نہیں ہوا

سرایا کی تفصیل

نمبر شمار	سریہ سنہ ھجری	کس جانب روانہ فرمایا	تعداد شرکاء کیفیت
۱	سریہ حمزہ بن عبدا ✵ (رمضان ۱ ھجری)	سیف البحر	۳۰ مہاجرین، قتال نہیں ہوا
۲	سریہ عبیدہ بن حارث (شوال ۱ ھجری)	بطن رابغ	۶۰ مہاجرین ، معمولی تیر اندازی
۳	سریہ سعد بن ابی وقاص (ذوالقعدہ ۱ ھجری)	خرار	۲۰ مہاجرین، قتال نہیں ہوا
۴	سریہ عبداللہ بن جحش اسدی (رجب ۱ ھجری	بطن نخلہ	بارہ مہاجرین، قتال ہوا
۵	سریہ عمیر بن عدی خطمی (رمضان ۳ ھجری)	گستاخ عورت عصماء بنت مروان	، ایک نفر قتل ہوا
۶	سریہ سالم بن عمیر عمری (شوال ۳ ھجری)	گستاخ رسول ابوعفک	ایک نفر قتل ہوا
۷	سریہ قتل کعب بن اشرف یہودی (ربیع الاول ۳ ھجری)	گستاخ رسول کعب بن اشرف یہودی	محمد بن مسلمہ بمعہ چند نفر قتل ہوا
۸	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخری ۳ ھجری)	قردہ/نجد	۱۰۰ سوار ، بغیر قتال حصول غنیمت

۹	سریہ ابی سلمہ بن عبدالاسد مخزومی (محرم ۳ ھجری)	قطن/قریب فید	۱۵۰ مہاجرین وانصار، قتال نہیں ہوا
۱۰	سریہ عبداللہ بن انیس (محرم ۳ ھجری)	عرنہ برائے قتل سفیان بن خالد ہذلی	عبداللہ بن انیس قتل ہوا
۱۱	سریہ منذر بن عمرو ساعدی (صفر ۴ ھجری)	بئر معونہ	۷۰ نوجوان قراء، سب شہید کردئے گئے
۱۲	سریہ مرثد بن ابی مرثد غنوی (صفر ۴ ھجری)	مقام رجیع	۱۰ نفر انصار، شہید کردئے گئے
۱۳	سریہ محمد بن مسلمہ (محرم ۵ ھجری)	قرطاء/بطن بنی بکر	ایک نفر، قتال اور حصول غنیمت
۱۴	سریہ عکاشہ بن محصن اسدی (ربیع الاول ۶ ھجری)	غمر مرزوق	چالیس نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۵	سریہ محمد بن مسلمہ (ربیع الاول ۶ ھجری)	ذی القصہ	۱۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۶	سریہ ابوعبیدہ بن جراح (ربیع الاخر ھجری ۶ ھجری)	ذی القصہ	۴۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۷	سریہ زید بن حارثہ (ربیع الاخر ۶ ھجری)	بنوسلیم / جموم ناحیہ بطن نخل	حصول غنیمت، بغیر قتال
۱۸	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاولی ۶ ھجری)	مقام عیص	۱۷۰ سوار، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۹	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخری ۶ ھجری)	مقام طرف/ بنی ثعلبہ	۱۵ نفر غنیمت بغیر قتال
۲۰	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخری ۶ ھجری)	مقام حسمی	۵۰۰ نفر، قتال وحصول غنیمت
۲۱	سریہ زید بن حارثہ (رجب ۶ ھجری)	وادی القری	قتال نہیں ہوا
۲۲	سریہ عبدالرحمن بن عوف (شعبان ۶ ھجری)	دومۃ الجندل	

۲۳	سریہ علی بن طالب (شعبان ۶ ھجری)	فدک / بنی سعد	۱۰۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۲۴	سریہ زید بن حارثہ (رمضان ۶ ھجری)	ام قرضہ / ناحیۃ وادی القری	حصول غنیمت بغیر قتال
۲۵	سریہ عبداللہ بن عتیک (رمضان ۶ ھجری)	ابورافع بن ابی حقیق یہودی	۵ نفر، قتل ہوا
۲۶	سریہ عبداللہ بن رواحہ (شوال ۶ ھجری)	اسیر بن زارم یہودی	۳۰ نفر، قتال ہوا
۲۷	سریہ کرز بن جابر فہری (شوال ۶ ھجری)	عرینہ	۲۰ قتل کئے گئے
۲۸	سریہ عمرو بن امیہ ضمری	مکہ مکرمہ	۲ نفر، ایک قتل ہوا ایک گرفتار ہو کر مسلمان ہوا
۲۹	سریہ عمر بن خطاب (شعبان ۷ ھجری)	تربہ / ہوازن	۳۰ نفر، قتال نہیں ہوا
۳۰	سریہ ابوبکر صدیق (شعبان ۷ ھجری)	نجد / بنی کلاب	قتال ہوا
۳۱	سریہ بشیر بن سعد (شعبان ۷ ھجری)	فدک / بنی مرہ	۳۰ نفر، قتال ہوا
۳۲	سریہ غالب بن عبداللہ ✸ (رمضان ۷ ھجری)	میفعہ / بنی عوان	۱۳۰، قتال ہوا
۳۳	سریہ بشیر بن سعد (شوال ۷ ھجری)	یمن وجبار	۳۰۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۳۴	سریہ ابن ابی العوجاء (ذوالحجہ ۷ ھجری)	بنی سلیم	۵۰ نفر، قتال ہوا
۳۵	سریہ غالب بن عبداللہ ✸ (صفر ۸ ھجری)	بنی ملوح / کدید	۱۰ نفر سے زائد، قتال نہیں ہوا
۳۶	سریہ غالب بن عبداللہ ✸ (صفر ۸ ھجری)	فدک	۲۰۰ نفر، معمولی قتال
۳۷	سریہ شجاع بن وہب اسدی (ربیع الاول ۸ ھجری)	سی / بنی عامر	۲۴ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال

۳۸	سریہ کعب بن عمیر غفاری (ربیع الاول ۸ ھجری)	ذات اطلاع / قریب وادی القری	۱۵ نفر، شدید قتال ہوا اور شہادت بھی
۳۹	سریہ موتہ / زید بن حارثہ (جمادی الاولی ۸ ھجری)	موتہ / بلقاء دمشق	۳۰۰۰ نفر، شدید قتال ہوا
۴۰	سریہ عمرو بن عاص (جمادی الاخری ۸ ھجری)	ذات السلاسل	۳۰۰ مہاجرین وانصار پھر ۲۰۰، قتال نہیں ہوا
۴۱	سریہ خبط / ابوعبیدہ بن جراح (رجب ۸ ھجری)	سیف البحر / جہینہ	۳۰۰ انصار ومہاجرین، قتال نہیں ہوا
۴۲	سریہ ابوقتادہ بن ربعی انصاری (شعبان ۸ ھجری)	خضرہ / نجد	۱۵ نفر، قتال ہوا
۴۳	سریہ ابوقتادہ بن ربعی انصاری (شعبان ۸ ھجری)	بطن اضم	۸ نفر، قتال نہیں ہوا
۴۴	سریہ خالد بن ولید (رمضان ۸ ھجری بعد فتح مکہ)	عزی / بت	۳۰ سوار، عزی بت مسمار ہوا
۴۵	سریہ عمرو بن عاص (رمضان ۸ ھجری)	سواع بت	بت مسمار ہوا
۴۶	سریہ سعد بن زید اشہلی (رمضان ۸ ھجری)	مناۃ بت	۲۰ سوار، بت مسمار ہوا
۴۷	سریہ خالد بن ولید (شوال ۸ ھجری)	بنی جذیمہ / اسفل مکہ	۳۵۰ انصار ومہاجرین، قتال ہوا
۴۸	سریہ طفیل بن عمرو دوسی (شوال ۸ ھجری)	ذوالکفین / بت	قبیلہ دوس کے افراد، بت مسمار ہوا

۴۹	سریہ عیینہ بن حصن فزاری (محرم ۹ھجری)	بنی تمیم	۵۰ عرب سوار ، قتال نہیں ہوا قیدی لائے گئے
۵۰	سریہ قطبہ بن عامر (صفر ۹ھجری)	قبیلہ خثعم	۲۰ نفر، قتال ہوا
۵۱	سریہ ضحاک بن سفیان کلابی (ربیع الاول ۹ ھجری)	بنی کلاب/قرطاء	جیش، قتال ہوا
۵۲	سریہ علقمہ بن مجزز مدلجی (ربیع الثانی ۹ھجری)	حبشہ	۳۰۰ نفر، قتال نہیں ہوا
۵۳	سریہ علی بن ابی طالب (ربیع الثانی ۹ھجری)	فلس صنم طی	۱۵۰ نفر، بت مسمار ہوا
۵۴	سریہ عکاشہ بن محصن اسدی (ربیع الثانی ۹ ھجری)	ارض غدرہ	
۵۵	سریہ خالد بن ولید (ربیع الاول ۱۰ھجری)	نجران	
۵۶	سریہ علی بن ابی طالب (رمضان ۱۰ھجری)	یمن	۳۰۰ نفر، قتال پھر اسلام
۵۷	سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ (صفر ۱۱ھجری)	اہلِ اُبنی	

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آلاتِ حرب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی تلواریں تھیں البتہ یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ساری ایک وقت میں جمع تھیں یا مختلف اوقات میں زیر دست اطہر رہتی تھیں ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں

۱۔ ماثور ۲۔ عضب ۳۔ مخذم ۴۔ رسوب ۵۔ قلعی ۶۔ قضب ۷۔ ذوالفقار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ شریف

یہ لوہے کی جیکٹ ہوتی ہے جو کہ جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کے لئے پہنی جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد زرہیں استعمال فرمائی ہیں ان میں سے بعض کی اسماء یہ ہیں

۱۔ سعدی یا صعیدیہ ۲۔ فضہ ۳۔ ذات الفضول، ۴ ذات الحواشی وترا، ۵ حریف، ۶ روحا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خود وڈھال

خود سر پر پہننے کی ٹوپی یا ہیلمٹ کو کہتے ہیں اور ڈھال لوہے کی وہ شئی جو ہاتھ میں لیکر دشمن کے وار سے بچتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ میں خود اور ڈھال استعمال فرمائے ہیں ڈھالوں کے اسماء یہ ہیں ازلق ،فتق، ووفر، یہ اسماء ملتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزے اور حربہ

نیزہ چھوٹے برچھے کو کہتے ہیں اور حربہ بڑے برچھے کو کہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی نیزے اور حربے تھے ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں ا مثوی، ۲ بیغۃ، ۳ نبغہ، ۴ عنترۃ القر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمانیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قینقاع کے اسلحہ خانہ سے چھ کمانیں اپنے لئے منتخب فرمائی تھیں جن کے اسماء بعض کتب میں یوں درج ہیں ۱ الزوراء ۲ الروحاء ۳ الصفراء ۴ البیضاء ۵ الکتوم ۶ شوخط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبیز کپڑے کے خیمے بھی استعمال فرمائے اور چمڑے کے خیمے بھی استعمال فرمائے ہیں

غزوہ تبوک ایک تعارف

غزوہ تبوک ایک تعارف

تبوک ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ اور دمشق کے درمیان میں واقع ہے غزوہ تبوک کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کا آخری غزوہ ہے جو رجب المرجب ۹ ہجری میں وقوع پذیر ہوا اس غزوہ کے اسباب جو کہ کتبِ سیرت میں مذکور ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات دن کی کوششوں نے چند ہی سالوں میں جزیرہ عرب کے بکھرے ہوئے ایک دوسرے کے دشمن قبائل کو ایک قوم وملت میں تبدیل کر دیا سرزمین عرب جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی تھی اب وہ ایک وسیع وعریض ریاست میں بدل چکی تھی اسلام کا نور ایک طرف تو یمن اور بحرین کی سرحدوں تک نور پھیلا رہا تھا تو دوسری طرف بحرِ احمر کے مشرقی ساحل اور شمال میں اردن کی حدود کو تابندہ کر رہا تھا عرب کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے سینکڑوں بتوں کو پوجنے کے سبب کئی ملتوں میں تقسیم ہو چکے تھے اسلام نے سب کو بھائی بھائی بنا دیا اور سب آپس میں شیر وشکر ہو گئے مکہ مکرمہ کی فتح اور ہوازن کی شرمناک شکست کے بعد ملک عرب میں کوئی ایسی طاقت باقی نہ رہی تھی جو اسلام واہلِ اسلام سے ٹکرا لے سکے

تبوک کی جنگ عام قسم کی جنگ نہ تھی بلکہ ہر پہلو سے یہ بے مثال جنگ تھی مدینہ منورہ سے میدان جنگ دس بیس یا پچاس میل کی مسافت نہ تھی بلکہ سات سو کلومیٹر اور ایک روایت کے مطابق نو سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے تبوک کا اور یہ سارا فاصلہ لق ودق صحراء اور بے آب وگیاہ ریگزار سے ہو کر گزرتا تھا مجاہدین اسلام کے پاس نہ خورد ونوش کے اطمنان بخش ذخائر تھے اور نہ مجاہدین کے پاس سواریوں کا معقول انتظام تھا تین تین مجاہدین کے پاس ایک اونٹ تھا اگر ہر ہر مجاہد پانچ میل سفر اونٹ پر بیٹھ کر طے کرتا تو اسے دس میل پیدل چلنا پڑتا تھا پانی کی از حد کمی تھی

انہیں اپنی خشک زبانوں کو اور خشک حلق کو صرف تر کرنے کے لئے اپنی سواری کے اونٹ کو ذبح کرنا پڑتا تاکہ ان کی آنتوں اور معدوں سے جو مائع چیز دستیاب ہو اس سے وہ

اپنی زبان کو تر کر سکیں

وہ موسم جس میں یہ جنگ پیش آئی تھی سخت گرمی کا موسم تھا گرم لو چلتی تھی تو جسم کی کھال کو جلا کر رکھ دیتی تھی صحرائے عرب کا سورج سارا دن ایسی آتشیں کرنیں برساتا تھا کہ زمین تانبے کی ہو جاتی تھی لشکرِ اسلام کا مقابلہ بھی کسی صحرائی قبیلہ سے نہ تھا جس کے جوانوں کی تعداد چند سو ہو یا چند ہزار ہو بلکہ یہاں مقابلہ سلطنتِ روم سے تھا جو اس وقت کی دو عالمی طاقتوں میں سے ایک تھی جس نے ابھی ابھی اپنی حریف

عالمی طاقت سلطنتِ ساسان کو زبردست شکست دی تھی جس کے پاس جدید اسلحہ کے انبار تھے اور فوج کی تعداد لاکھوں میں تھی کھانے پینے کی اشیاء کے ذخائر تھے ان ناگفتہ بہ حالات میں مجاہدین اسلام نے جس جراءت وبہادری کا مظاہرہ کیا، اقوامِ عالم کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی

قیصر روم ایک سپر پاور ملک کا سربراہ تھا جزیرہ عرب میں میں تحریکِ اسلام کے آغاز اور پھر غزوہ طائف تک ہونے والے واقعات اور ان واقعات کے نتیجے میں عرب کی سیاسی، اقتصادی، عسکری، روحانی، اور ثقافتی زندگی پر اہلِ اسلام کی مکمل گرفت کی اطلاعات برابر رومیوں کو پہنچ رہی تھیں پہلے تو رومیوں نے اپنے خطرہ نہ جانا لیکن جب اہل اسلام علاقہ کی سب سے بڑی عسکری قوت بن کر ابھرے اور ان کا سیاسی پس منظر عزم واستقلال کی کرنوں سے جھلملانے لگا تو رومیوں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر مسلمان اسی طرح اپنی سیاسی عسکری اور اقتصادی قوت بڑھاتے رہے تو ایک دن آئے گا کہ طاقت کا توازن بگڑ جائے گا

ان کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اسلام کا دائرہ ان علاقوں تک نہ پھیل جائے ان کے قبائل قضاعہ اور کندہ کو اسلام سے شدید عداوت تھی اور وہ اکثر اسلام کے قلعہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے بارے میں غور وخوض کرتے رہتے تھے رومی سلطنت اپنی مضبوط فوج اور بے پناہ مادی وسائل کے باعث دنیا بھر میں پہلے نمبر پر شمار ہوتی تھی لیکن رومیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے میں جلدی اس

لئے نہ کی اول تو قیصر روم ابوسفیان سے سن چکا تھا کہ عرب میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے دوسرے رومی صحرائی جنگ کا کوئی خاص تجربہ نہیں رکھتے تھے اس لئے رومی حکومت سرحد پر آباد قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتی رہتی تھی ان قبائل نے کئی مسلمانوں کو شہید بھی کر دیا تھا ان کی یہ اشتعال انگیز کاروائیاں اہلِ اسلام کو مجبور کر رہی تھیں کہ ان کے خلاف فوری مسلح کاروائی کی جائے ایرانیوں کو شکست دینے کے بعد رومیوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو چکی تھی کہ عرب میں کاروائی کر کے اہلِ اسلام کو ختم کر دیا جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاعات مل رہی تھیں کہ رومیوں کی جانب سے مدینہ منورہ پر حملہ ہو سکتا ہے کیونکہ شمالی سرحد پر رومی لشکر جمع ہو رہا تھا ظاہر ہے کہ یہ لشکر سرحد پر آباد قبائل سے تو لڑنے نہیں آیا تھا بلکہ ان قبائل کی مدد سے اہلِ اسلام کے خلاف ٹکر لینا مقصود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ساری صورتِ حال کا جائزہ لیا اور فیصلہ کیا کہ اس سے پہلے کہ رومی لشکر مدینہ منورہ آ پہنچے اسے آگے بڑھ کر روکنا چاہیے اور اسے اسکے اپنے گھر میں شکست دینی چاہیے تاکہ عرب ہی نہیں بلکہ دور دراز تک اس کے مثبت نتائج مرتب ہو سکیں اور اسلام کی ترویج کے لئے راہ ہموار ہو سکے

رومیوں کے خلاف اعلانِ جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان جہاد کیا گیا اہلِ اسلام میں بہت زیادہ جوش وجذبہ پایا جاتا تھا کیونکہ یہ پہلے عرب کی تمام عسکری قوتوں کو شکست دے چکے تھے اب قیصر روم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی اور اس کو للکارنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ مدینہ منورہ پر گندی نظر ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً غزوہ میں جانے کے ارادوں کو پوشیدہ رکھتے تھے اس لئے کہ دشمن بروقت چوکنا ہو کر حفاظتی اقدامات اختیار نہ کر لے لیکن غزوہ تبوک کی تیاری کا نہ صرف حکم دیا بلکہ لوگوں کو یہ بھی بتا دیا کہ ہم کس دشمن کے خلاف میدان جنگ میں اترنے والے ہیں اس اعلان کی وجہ یہ تھی کہ اہلِ اسلام پہلی بار عرب کی حدود سے باہر ایک ایسی طاقت سے لڑنے جا رہے ہیں جو ایرانیوں کو شکست دے چکے ہیں تاکہ اہلِ اسلام اپنی

تیاری مکمل طریقے سے کر لیں دوسری وجہ یہ تھی کہ کہ اہلِ کفر کو معلوم ہو جائے کہ جو کافر اہلِ اسلام کے مرکز پر بری نظریں رکھتے ہیں وہ مسلمان ان کے گھر آ کر ان سے نبرد آزما ہونا چاہتے ہیں اس نفسیاتی حربہ کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور رومیوں کے دل میں اہلِ اسلام کا رعب بیٹھ گیا

جیش العسرۃ

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے

نام غزوات جیش عسرۃ

یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عُسرت بھی کہتے ہیں، اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا، نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا، پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید۔ اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے! فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دستِ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا، بارش ہوئی، لشکر سیراب ہوا، لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی، ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔

عام العسرۃ

(عام عسر) أی: شدۃ وضیق (اعتری) أی: طرأ علی المسلمین فی الماء، وفی الظّهر، وفی النفقة، وحین طابت الثمار، والمسلمون یحبون المقام فی ثمارهم وظلالهم، فلذلك سمیت: (غزوة العسرة)

یہ سال بھی تنگیوں کا سال ہے یعنی مسلمانوں کو پانی میں تنگی تھی اور خرچ میں بھی تنگی تھی اوراس وقت پھل بھی پک چکے تھے اور مسلمان یہ گھر رہنا چاہ رہے تھے اور گرمی بہت زیادہ تھی تولوگوں نے سایہ میں رہنا پسند کیا مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روانہ ہوگئے اسلئے اس کا نام عام العسرۃ رکھا گیا

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۷۱۶

انفاق فی سبیل اللہ

تبوک شریف

وأنفق عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنه نفقه عظیمة لم ینفق أحد مثلها، قال: فانه جهز عشرة آلاف أنفق علیها عشرة آلاف دینار غیر الإبل والخیل، وهی تسعمائة بعیر ومائة فرس والزاد وما یتعلق بذلك حتی ما تربط به الأسقیة.أی وفی کلام بعضهم أنه أعطی ثلاثمائة بعیر بأحلاسها وأقتابها وخمسین فرسا، وعند ذلك قال صلی اللہ علیه وسلم: «اللهم ارض عن عثمان، فإنی عنه راض».

ترجمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بہت سارا مال خرچ کیا اتنا مال کسی نے بھی خرچ نہ کیا فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزاد دینار خرچ کیے نو سو اونٹ ایک سو

گھوڑے اوراس کے علاوہ سامان بھی اور بعض نے کہا کہ آپ نے تین سو اونٹ دیے سامان اور پلان سمیت اور پچاس گھوڑے دیے رسول اللہ ﷺ نے اُس وقت یہ دُعا دی تھی یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا۔

یا اللہ میں بھی راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا

وعن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه: "رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من أول اللیل إلی أن طلع الفجر رافعا یدیه الکریمتین یدعو لعثمان بن عفان یقول: اللهم عثمان رضیت عنه فارض عنه

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی ابتداء سے لیکر صبح ہونے تک اپنے دونوں کریم ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں یہ دعا کر رہے تھے یا اللہ میں بھی عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۵

آج کے بعد کوئی عمل عثمان کو نقصان نہیں دے گا

وجاء رضی اللہ تعالی عنه بألف دینار فصبها فی حجر النبی صلی اللہ علیه وسلم، فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقلبها بیدیه ویقول: «ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم یرددها مرارا» اھ.

ترجمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ایک ہزار دینار رکھ دئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے الٹ رہے تھے اور بار بار یہ فرما رہے تھے آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے سکتا: والحدیث رواہ الترمذی فی کتاب المناقب 91 باب مناقب عثمان الحدیث (2073) ص (5/626).

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۵

اللہ تعالی بخشش فرمادے گا

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سمعت عثمان بن عفاف يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ" فَجَهَّزْتهم حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خِطَامًا وَلَا عِقَالًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ! وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنٍ به

ترجمہ: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص اور مولا علی اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہم کو قسم دے کر فرمارہے تھے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جس شخص نے جیش العسر ۃ کی تیاری کرادی اللہ تعالی اس کی بخشش فرمادے گا پس میں نے انہیں تیار کیا یہاں تک کہ انہیں نکیل اور اونٹ کے زانوؤں کو باندھنے والی رسی بھی فراہم کردی تھی تو آگے سے تینوں صحابہ نے بیک زبان کہا کہ ہاں ہم کو معلوم ہے آپ نے ایسا ہی کیا تھا

رواہ البیہقی فی الدلائل ج 5 / 512، والنسائی فی حدیث طویل أخرجہ فی کتاب الاحباس، باب وقف المساجد (6/432).

اونٹ بھی پالان بھی سامان بھی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ السَّلمی. قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم فحَثَّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عليَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا، قَالَ ثُمَّ نَزَلَ مِرْقَاةً مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ حثَّ فَقَالَ عُثْمَانُ: عليَّ مِائَةٌ أُخْرَى بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا يحرِّكها، وَأَخْرَجَ عَبْدُ الصَّمد

يده كالمتعجب "ما عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا"

ترجمہ عبدالرحمن بن حباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور جیش العسر ۃ کے کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایک سو اونٹوں کا پالانوں اور عرق گیروں سمیت ذمہ لیتا ہوں پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی سیڑھی سے نیچے اترے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں مزید ایک سو اونٹوں کا پالانوں اور عرق گیروں سمیت ذمہ لیتا ہوں راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اس طرح ہلا رہے ہیں جس طرح کوئی تعجب کرنے والا اپنے ہاتھ کو ہلاتا ہے اور فرمایا عثمان آج کے بعد جو کام کرے گا اس کو گزند نہیں پہنچے گا

مسند الإمام أحمد ج 4 / 57.

تین سو اونٹ بھی سامان بھی پالان بھی

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ: مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ سَكَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ (2) بِهِ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ الْتَزَمَ بِثَلَاثِمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا.

ترجمہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن مرزوق کے طریق سے وہ حضرت سکن بن المغیر ۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار کہا کہ میں تین سو اونٹوں کو پالانوں اور عرق ریزوں کا ذمہ لیتا ہوں

رواہ البیہقی فی الدلائل ج 5/ 412 وفیہ عن السکن بن أبی کریمۃ.

صدیق کے لئے خدا اور اسکا رسول بس

: وكان أول من جاء بالنفقة أبو بكر الصديق رضى الله تعالى عنه جاء بجميع ماله أربعة آلاف درهم، فقال له رسول الله صلى الله

عليه وسلم: هل أبقيت لأهلك شيئا. قال: أبقيت لهم الله ورسوله

ترجمہ: جوسب سے پہلے مال لیکر آئے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عنہ تھے آپ رضی اللہ عنہ گھر کا سارا مال لیکر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ چار ہزار درہم تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ان کے لئے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ آیا ہوں

غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۶

آدھا مال لیکر حضرت عمر بھی حاضر ہو گئے

وجاء عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه بنصف ماله. فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل أبقيت لأهلك شيئا قال: النصف الثاني.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھر کا نصف مال لیکر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ نصف آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دیا ہے اور نصف گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۵

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

وجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه بمائة أوقية

ترجمہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سو اوقیہ سونا لیکر حاضر ہوئے

سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۹۲

عثمان وعبدالرحمن اللہ کے خزانے ہیں

أي ومن ثم قيل عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنهما كانا خزنتين من خزائن الله في الأرض ينفقان في طاعة الله تعالى

پھر اسی وجہ سے یہ کہا جاتا تھا کہ عثمان غنی اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما دونوں اللہ تعالی کے زمین کے خزانوں میں سے خزانے ہیں یہ اللہ تعالی کی اطاعت والی جگہ میں خرچ کرتے ہیں

سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۹۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر

قَالَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ: حَثَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بأربعة آلاف دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي ثَمَانِيَةُ آلَافٍ جِئْتُكَ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ فَاجْعَلْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمْسَكْتُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ لِعِيَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِيمَا أَمْسَكْتَ». فَبَارَكَ اللهُ فِي مال عبد الرحمن [1] حَتَّى إِنَّهُ خَلَّفَ امْرَأَتَيْنِ يَوْمَ مَاتَ فَبَلَغَ ثُمُنُ مَالِهِ لَهُمَا مِائَةً وَسِتِّينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ [

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ

جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر ۷۹

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں تڑپ

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو گئے انکی والدہ نے جلاس بن سوید سے نکاح کر لیا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ہی اسلام قبول کر لیا جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا تو یہ عمیر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے سونے کے دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنے مبارک ہاتھوں میں لئے فرما رہے ہیں آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا اتنے میں حضرت عمیر نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف آتے ہیں اور انہوں نے اپنے کندھے پر دو سو اوقیہ خالص سونا اٹھایا ہوا ہے اسے بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا تھوڑی دیر گزری کہ خواتین بھی اپنے زیورات سونے چاندی کے اتار اتار کر پیش کر رہی ہیں اتنے میں ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ اپنا بستر کسی کو فروخت کر رہے ہیں تا کہ اس کی قیمت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کر سکیں حضرت عمیر کے دل میں تڑپ اٹھی آپ بھی روانہ ہوئے اور جلاس کو جا کر کہا کہ آپ بھی مالدار ہیں اس میں سے راہِ خدا میں دیں تو آگے سے وہ کہنے لگا کہ

:"ان کان محمد صادقا فیما یدّعیه من النبوۃ فنحن شر من الحمیر"

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبوت کے دعوی میں سچے ہیں تو پھر تو ہم گدھے سے بھی بدتر ہیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جلاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سارے لوگوں سے بڑھ کر تو محبوب تھا مگر اب تو میری نظر میں منافق ہے:

"واللہ لقد صدق محمد صلی اللہ علیه وسلم وانت اشر من الحمار

ولك على منة و فضل ولكن الله ورسوله صلى الله عليه وسلم اولى منك بالفضل"

ترجمہ: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرماتے ہیں سچ فرماتے ہیں اور اللہ کی قسم تو گدھے سے بھی بدتر ہے میں مانتا ہوں کہ تیرا احسان ہے مجھ پر مگر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان و فضل مجھ پر زیادہ ہے اور یہ بھی سنو میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر تیری یہ بات ضرور عرض کروں گا حضرت عمیر کے عرض کرنے پر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس کو بلایا جب وہ آیا تو کہنے لگا کہ اللہ کی قسم یہ عمیر جھوٹ بول رہا ہے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے جو مومن تھے انہوں کہا اللہ کی قسم یہ عمیر سچ کہہ رہا ہے منافقین کہنے لگے کہ جلاس سچ بول رہا ہے حضرت عمیر وہاں سے اٹھے ایک کونے میں بیٹھ کر رونے لگے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ یا اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرما تا کہ میرا سچا ہونا معلوم ہو جائے اللہ تعالی نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی التجاء قبول فرمائی اور قرآن کریم کی یہ آیات نازل فرما دیں۔

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا ۭ وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا و آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہو گا نہ مددگار۔

سورۃ توبہ ۷۴

اس پر جلاس کو بہت زیادہ شرمندگی ہوئی اور عرض کرنے لگے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور

انہوں نے سچی توبہ کی اتنے میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی اور مبارک بادی اپنے ہاتھ مبارک سے ان کے کان کو نرمی کے ساتھ پکڑا اور فرمایا اے بچے تیرے کانوں نے کیسے پوری بات سنی کہ اللہ تعالی نے تیری سچائی کو اپنے قرآن میں بیان فرمایا پھر حضرت جلاس رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے تو کہتے تھے اللہ تعالی عمیر کو جزا دے کہ جس نے مجھے کفر اور میری گردن کو جہنم سے بچایا۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص 94

خواتین کا خرچ کرنا

حتّٰی إنْ کُنّ النساء لیعنّ بکلّ ما قدرن علیه

یہاں تک کہ خواتین نے بھی غزوہ تبوک کے لئے مقدور بھر مدد کی

کتاب المغازی للواقدی جلد ۹۹۱۳

ہر طرح کا زیور حاضر کردیا

قَالَتْ أُمّ سِنَانٍ الْأَسْلَمِيّةُ: لَقَدْ رَأَيْت ثَوْبًا مَبْسُوطًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيهِ مِسْكٌ، وَمَعَاضِدُ [(، وَخَلَاخِلُ وَقِرَطَةٌ وَخَوَاتِيمُ، وَخَدَمَاتٌ، مِمّا يَبْعَثُ بِهِ النّسَاءُ يُعِنّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فِي جَهَازِهِمْ.

حضرت ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دیکھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کپڑا بچھا ہوا تھا کستوری ، بازوبند، پازیب۔ کان میں پہنی جانے والی بالی، انگوٹھیاں، کڑے

کتاب المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۹۹۲

عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ

وتصدّق عاصم بن عدی- رضی الله عنه بسبعین وسقا من تمر

ترجمہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے ستر وسق کھجوریں دیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۵

منافقین کا طریقہ امیروں پر ریا کا الزام اور غریبوں کا مذاق اڑانا

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا صدقہ

قَالَ أَهْلُ التّفْسِيرِ: حَثّ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصّدَقَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بأربعة آلاف دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ مَالِي ثَمَانِيَةُ آلَافٍ جِئْتُكَ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ فَاجْعَلْهَا فِي سَبِيلِ اللّهِ، وَأَمْسَكْتُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ لِعِيَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَارَكَ اللّهُ لَكَ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِيمَا أَمْسَكْتَ» ، فَبَارَكَ اللّهُ فی مال عبد الرحمن [1] حَتّى إِنّهُ خَلّفَ امْرَأَتَيْنِ يَوْمَ مَاتَ فَبَلَغَ ثُمُنُ مَالِهِ لَهُمَا مِائَةً وَسِتّينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جوتم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیۃ نمبر ۷۹

حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ کا ایثار

حضرت ابوعقیل انصاری رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دے رہے ہیں کہ تبوک کے لئے مال خرچ کرنے کی تو آپ کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ میں بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال حاضر کروں تو گھر پر نظر ڈالی تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا جو بارگاہ اقدس میں حاضر کریں وہ ایک یہودی کے باغ میں چلے گئے اس کے ساتھ یہ طے کیا کہ اس کے کنویں سے پانی نکال کر اس کے باغ کو سیراب کریں گے وہ ان کو دو صاع کھجور دے گا آپ رضی اللہ عنہ ساری رات اس کنویں سے پانی نکالتے رہے سارے باغ کو سیراب کر دیا تو اس نے صبح کے وقت آپ کو دو صاع کھجوریں دے دیں آپ رضی اللہ عنہ لیکر آئے ایک صاع گھر والوں کو دے دیں اور ایک صاع کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر کر دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دل شکنی نہیں کی بلکہ فرمایا ایک صحابی کو کہ ان کی ایک ایک دو دو کھجوریں سارے سامان کے کے اوپر رکھ دو اس شخص کے خلوص کی برکت سے اللہ تعالی ان کے مال کو بھی قبول فرمالے گا

وَجَاءَ أبو عقيل الأنصارى واسمه الحبحاب بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللّٰهِ بِتُّ لَيْلَتِي أَجُرُّ بِالْجَرِيرِ الْمَاءَ حَتَّى نِلْتُ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَأَمْسَكْتُ أَحَدَهُمَا لِأَهْلِي وأتيتك بالآخر، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْثُرَهُ فِي الصدقة، فلمزهم المنافقون،

ابوعقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں، ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی منافقین نے عیب لگانا شروع کر دیا ۔تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر ۷۹

وقالوا: مَا أَعْطَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَاصِمٌ إلا رياء وإن كان اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَغَنِيَّانِ عَنْ صَاعِ أَبِي عَقِيلٍ، وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يذكر فيمن أعطى الصَّدَقَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الَّذِينَ يَلْمِزُونَ. أَيْ: يَعِيبُونَ، الْمُطَّوِّعِينَ [الْمُتَبَرِّعِينَ] مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، يَعْنِي: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَاصِمًا. وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ، أَيْ: طَاقَتَهُمْ، يَعْنِي: أَبَا عقيل [والجهد] وَالْجُهْدُ: الطَّاقَةُ، بِالضَّمِّ لُغَةُ قُرَيْشٍ وَأَهْلِ الْحِجَازِ. وَقَرَأَ الْأَعْرَجُ بِالْفَتْحِ. وقال الْقُتَيْبِيُّ: الْجُهْدُ بِالضَّمِّ الطَّاقَةُ وَبِالْفَتْحِ المشقّة. فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ، يستهزئون بهم، سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، أَيْ: جَازَاهُمُ اللّٰهُ عَلَى السُّخْرِيَةِ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

شانِ نزول: جب آیت صدقہ نازِل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریا کار کہا اور کوئی ایک صاع (2/1_3 سیر) لائے تو انہیں کہا اللہ کو اس کی کیا پرواہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار

ہزار درہم لائے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں، ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔

ضیاء النبی جلد ۴ ص ۵۷۲

علبہ بن زید رضی اللہ عنہ کا عجیب صدقہ

وقام علبة بن زيد، فصلى من الليل وبكى وقال: اللهم إنك قد أمرت بالجهاد ورغبت فيه ثم لم تجعل عندي ما أتقوى به مع رسولك، ولم تجعل في يد رسولك ما يحملني عليه، وإني أتصدق على كل مسلم بكل مظلمة أصابني فيها، مال أو جسد أو عرض. ثم أصبح مع الناس. فقال صلى الله عليه وسلم: "أين المتصدق بهذه الليلة"؟ فلم يقم أحد، ثم قال: "أين المتصدق بهذه الليلة"؟ فلم يقم أحد، ثم قال: "أين المتصدق فليقم". فقام إليه فأخبره، فقال صلى الله عليه وسلم: "أبشر فوالذي نفس محمد بيده لقد كتبت في الزكاة المقبلة". رواه يونس كما ذكره السهيلي في الروض له، والبيهقي في الدلائل.

حضرت علبہ بن زید رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور روتے رہے اور یوں عرض کرنے لگے یا اللہ تو نے جہاد کا حکم دیا اور رغبت دلائی پھر تو نے مجھے اتنا مال بھی نہیں دیا کہ میں جس سے جہاد کی طاقت رکھ سکوں اور تو نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کوئی سواری نہیں دی جس پر مجھے سوار کرا دیں اور میرے جسم، مال، اور عزت کو جو بھی نقصان پہنچا ہے وہ میں سارے مسلمانوں پر خیرات کرتا ہوں پھر وہ لوگوں کے ساتھ ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ تو حضرت علبہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو گئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مبارک ہو تم کو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں مجھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے وہ خیرات مقبول زکوۃ میں لکھی گئی ہے

دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۷۷

رونے والے اور معذوری کی بنا پر پیچھے رہنے والوں کا بیان

جب لشکر اسلام کی روانگی کا وقت قریب آیا تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کے پاس سواری نہ تھی وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ہم کو سواری کے جانور مرحمت فرمائے جائیں تاکہ ہم بھی تبوک جا سکیں تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں جن پر میں تم کو سوار کروں اس جواب سے ان کو بہت دکھ ہوا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک سے باہر نکلتے تو رو رہے تھے

تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب

پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجیے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مُہر کر دی گئی تو وہ کچھ نہیں سمجھتے

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے بھلائیاں ہیں (ف ۱۹۸) اور یہی مراد کو پہونچے

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے

وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ ورسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ ورسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

مؤاخذہ تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مُہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے

دو اور غازیوں کی تیاری ہوگئی

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَبَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ يَامِينَ بْنِ عُمَيْرٍ لَقِيَ أَبَا لَيْلَى وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ وَهُمَا يَبْكِيَانِ، فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمَا؟ قَالَا: جِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَنَا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ

عِنْدَنَا مَا نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ، فَأَعْطَاهُمَا نَاضِحًا لَهُ فَارْتَحَلَاهُ وزوَّدهما شَيْئًا مِنْ تَمْرٍ، فَخَرَجَا مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم

ترجمہ: امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن یامین بن عمیر رضی اللہ عنہ ابو لیلی اور عبداللہ بن مغفل سے ملے تو دونوں رو رہے تھے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے تاکہ حضور ہم کو سواری عطا فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی سواری نہ تھی اور نہ ہی ہمارے پاس سواری ہے کہ جس پر سوار ہو کر تبوک چلے جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر دشمنوں کے ساتھ لڑیں تو حضرت یامین رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا اونٹ دے دیا اور وہ اس پر کوچ کر گئے اور ان کو توشہ کے طور پر کچھ کھجوریں بھی دے دیں تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گئے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۹

رونے والوں کا کام بن گیا

زاد محمد بن عمر: وحمل العباس بن عبد المطلب منهم رجلين، وحمل عثمان بن عفان منهم ثلاثة نفر بعد الذی جهّز من الجيش.

ترجمہ محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ روتے ہوئے جا رہے تھے ان میں دو لوگوں کا حضرت عباس بن عب المطلب رضی اللہ عنہ نے انتظام کر دیا اور تین کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سامان تیار کر دیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۰

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو سواری عطا فرمائی

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيَحْمِلَنَا " فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي ما أحملكم عليه " قال ثم جئ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ

إبل فأمر لنا بست ذود غر الذرى فأخذناها ثمَّ قلنا يعقلنا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا. فَرَجَعْنَا لَهُ فَقَالَ "مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ " ثمَّ قَالَ " إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وتحلَّلتها "

ترجمہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سواری عطا فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا میں آپ کو سواری پر سوار نہیں کرا سکتا اور نہ ہی میرے پاس کوئی سواری ہے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے اونٹ لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے چھے نگی کوہانوں والے اونٹوں کا حکم جاری فرمایا ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کا تاوان ہم کو دیا ہے خدا کی قسم ہمارے لئے اس میں برکت نہ ہوگی تو ہم آپ کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سواری میں نے نہیں دی بلکہ اللہ تعالی نے دی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ان شاء اللہ قسم نہیں اٹھاؤں گا اگر قسم اٹھاؤں اور مجھ کو اس کے علاوہ کام میں خیر نظر آئے تو وہی کام اختیار کروں گا اور قسم کا کفارہ دے کر آزاد ہو جاؤں گا

وأخرجه البخاری فی کتاب المغازی - (87) باب الحدیث: 5144 فتح الباری (8 / 09) ومسلم فی کتاب الایمان (3) باب الحدیث (8).

علبہ بن زید رضی اللہ عنہ کا رات کو اٹھ کر رونا

وقام علبة بن زيد، فصلى من الليل وبكى وقال: اللهم إنك قد أمرت بالجهاد ورغبت فيه ثم لم تجعل عندى ما أتقوى به مع رسولك، ولم تجعل فى يد رسولك ما يحملنى عليه، وإنى أتصدق على

كل مسلم بكل مظلمة أصابني فيها، مال أو جسد أو عرض. ثم
أصبح مع الناس. فقال صلى الله عليه وسلم: "أين المتصدق بهذه
الليلة"؟ فلم يقم أحد، ثم قال: "أين المتصدق بهذه الليلة"؟
فلم يقم أحد، ثم قال: "أين المتصدق فليقم"، فقام إليه
فأخبره. فقال صلى الله عليه وسلم: "أبشر فوالذي نفس محمد
بيده لقد كتبت في الزكاة المقبلة". رواه يونس كما ذكره السهيلي
في الروض له، والبيهقي في الدلائل.

حضرت علبہ بن زید رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور روتے رہے اور یوں عرض کرنے لگے یا اللہ تو نے جہاد حکم دیا اور رغبت دلائی پھر تو نے مجھے اتنا مال بھی نہیں دیا کہ میں جس سے جہاد کی طاقت رکھ سکوں اور تو نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کوئی سواری نہیں دی جس پر مجھے سوار کرا دیں اور میرے جسم، مال، اور عزت کو جو بھی نقصان پہنچا ہے وہ میں سارے مسلمانوں پر خیرات کرتا ہوں پھر وہ لوگوں کے ساتھ ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ تو حضرت علبہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو گئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مبارک ہو تم کو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے وہ خیرات مقبول زکوۃ میں لکھی گئی ہے (دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۷۷)

انکی تعداد جو رونے لگ گئے تھے

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سواری نہ ہونے کی وجہ سے رونے لگ گئے تھے ان کی

تعداد سات تھی ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں

۱ سالم بن عمیر ۲ علبہ بن زید ۳ ابو لیلی عبدالرحمن بن کعب ان کا تعلق بنی نجار کے بنو مازن قبیلہ سے تھا ۴ عمرو بن حمام بن الجموح یہ بنو سلیم کے ایک فرد تھے ۵ عبداللہ بن مغفل المزنی ۶ ہرمی بن عبداللہ ان کا تعلق بنی واقف سے تھا ۷ عرباض بن ساریہ فزاری

تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۱۲۴

وہ لوگ جو اجازت مانگنے آئے مگر ان کو اجازت نہ ملی

قال محمد بن عمر، وابن سعد: وهما اثنان وثمانون رجلا من بني
غفار، وأنزل الله- تبارك وتعالى- في ذلك كله

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور ابن سعد کا بھی یہی قول ہے کہ بنی غفار ۸۲ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اجازت مانگنے لگے تو اللہ تعالی نے ان سب کے متعلق یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں اور ان کو اجازت نہ دی

وَإِذَآ أُنزِلَتۡ سُورَةٌ أَنۡ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُواْ مَعَ رَسُولِهِ ٱسۡتَـٔۡذَنَكَ أُوْلُواْ
ٱلطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُواْ ذَرۡنَا نَكُن مَّعَ ٱلۡقَٰعِدِينَ ﴿٨٦﴾

اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجیے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو لیں

رَضُواْ بِأَن يَكُونُواْ مَعَ ٱلۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُونَ

انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو وہ کچھ نہیں سمجھتے

لَٰكِنِ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ جَٰهَدُواْ بِأَمۡوَٰلِهِمۡ وَأَنفُسِهِمۡۚ
وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡخَيۡرَٰتُۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ﴿٨٨﴾

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے بھلائیاں ہیں (ف ۱۹۸) اور یہی مراد کو پہونچے

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ ورسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ ورسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

مؤاخذہ تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مُہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

روانگی بجانب تبوک

وأمر رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- کل بطن من الأنصار والقبائل من العرب أن یتخذوا الواء وراية.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا عرب کے ہر قبیلہ والے اور انصار صحابہ سارے اپنے جھنڈے بنالیں (سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم

وأمر أبا بکر- رضی الله عنه- أن یصلی بمن تقدمه- صلی الله علیه وسلّم-.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے لوگ ہیں ان کو نماز پڑھائیں،

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

جمعرات کو روانگی

عن کعب بن مالك- رضی الله عنه- قال: خرج رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- إلی تبوك یوم الخمیس، وكانت آخر غزوة غزاها، وكان یستحب أن یخرج یوم الخمیس

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم تبوک کی جمعرات کو روانہ ہوئے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر فرماتے تو جمعرات کو روانگی پسند فرماتے تھے (سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲)

سواریوں کی کمی

قال عبد الله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب: خرج المسلمون في غزوة تبوك الرجلان والثلاثة على بعير واحد. رواه البيهقي.

عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تبوک کی طرف دو دو تین تین لوگوں کے پاس ایک ایک اونٹ تھا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

منافق کی بکواس

وقال عبد الله بن ابي : يغزو محمد بن الأصفر مع جهد الحال والحرّ والبلد البعيد إلى ما لا طاقة له به. يحسب محمد أن قتال بني الأصفر معه اللعب، والله لكأني أنظر إلى أصحابه مقرنين في الحبال. إرجافا برسول الله- صلى الله عليه وسلم- وبأصحابه.

عبداللہ بن ابی منافق نے یہ بکواس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رومیوں کے ساتھ لڑنے جا رہے ہیں ایسی حالت میں اور ایسی گرمی میں اور دور دراز کے علاقہ میں جس کی طاقت ہی نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان رومیوں کے ساتھ لڑنا کھیل سمجھتے ہیں اور اس نے یہ بھی کہا کہ اللہ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں صحابہ کی طرف پہاڑوں میں رسیوں کے ساتھ بندھے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ سارا ڈرامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف زدہ کرنے کے لئے کر رہا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

جو منافق ساتھ گئے ان کا مقصد کیا تھا؟

وخرج مع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- ناس من المنافقين لم يخرجوا إلا رجاء الغنيمة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہوئے تو منافق بھی ساتھ روانہ ہوئے ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ مال غنیمت مل جائے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

جھنڈوں کی تقسیم

ولما رحل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- من ثنية الوداع عقد الألوية والرايات، فدفع لواءه الأعظم إلى أبي بكر الصديق- رضى الله عنه- ورايته العظمى إلى الزبير بن العوام، ودفع راية الأوس إلى أسيد بن الحضير، وراية الخزرج إلى أبي دجانة. ويقال إلى الحباب بن المنذر.

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے ثنیۃ الوداع سے تو جھنڈے باندھ دئے سب سے بڑا جھنڈا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا بڑا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کو دیا اوس کا جھنڈا اسید بن حضیر کو عطا فرمایا اور خزرج کا جھنڈا ابودجانہ کو عطا کیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حباب بن منذر کو دیا گیا۔ (سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳)

غلام کو واپس بھیج دیا

: وَإِذَا عَبْدٌ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ لَقِيَهُ عَلَى رَأْسِ ثَنِيَّةِ التُّورِ، وَالْعَبْدُ مُتَسَلِّحٌ. قَالَ الْعَبْدُ: أُقَاتِلُ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم: وما أنت؟ قَالَ: مَمْلُوكٌ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ سَيِّئَةِ
الْمَلَكَةِ (1) قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى
سَيِّدَتِكَ، لَا تُقْتَلْ مَعِي فَتَدْخُلَ النَّارَ!

ترجمہ: بنی ضمرہ کی ایک خاتون کا ایک غلام مسلح تھا ثنیۃ النور پر آ کر ملا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ چل کر تبوک کفار کے ساتھ لڑنا چاہتا ہوں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہو؟ تو عرض کرنے لگا میں فلاں عورت کا غلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو واپس جا اپنی مالکن کے پاس اگر تو وہاں جا کر لڑا اور مارا گیا تو تو دوزخ جائے گا۔ (کتاب المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۹۹۶)

قوم ثمود کے گھروں کے پاس سے گزر

قوم ثمود کے کنویں سے پانی نہ پینا

ولما مر صلى الله عليه وسلم بالحجر بديار ثمود قال: "لا تشربوا من مائها شيئا، ولا يخرجن أحد منكم إلا ومعه صاحب له". ففعل الناس، إلا أن رجلين من بني ساعدة خرج أحدهما لحاجته وخرج الآخر في طلب بعيره، فأما الذي خرج لحاجته فخنق على مذهبه وأما الذي خرج في طلب بعيره فاحتملته الريح حتى طرحته بجبلي طيء، فأخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "ألم أنهكم"؟ ثم دعا للذي خنق على مذهبه فشفي، وأما الآخر فأهدته طيء لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة.

ترجمہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر جہاں قوم ثمود کے گھر تھے سے گزرنے لگے تو فرمایا کہ کوئی بھی وہاں کا پانی نہ پئے اور کوئی شخص اکیلا نہ جائے جو قبیلہ بنو ساعدہ کے تھے ایک تو کسی حاجت کے لئے نکلا اور دوسرے اپنا اونٹ تلاش کرنے نکلا اور دونوں اکیلے اکیلے نکلے وہ

ایک شخص جو اپنے کسی کام کے لئے نکلا تھا اس کا گلا گھٹ گیا اور وہ جو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلا تھا اس کو ہوا نے اٹھا لیا اور طئے کے پہاڑوں میں پھینک دیا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں نے منع نہ کیا تھا کہ کوئی بھی شخص اکیلا باہر نہ جائے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی جسکا گلا گھٹ گیا تھا وہ تندرست ہو گیا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو طے نے اسے بھی جس کو ہوا نے اٹھا لیا تھا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج دیا

دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۸۶ (1) أخرجه البخاري 8/521 (9144) ومسلم 4/6822 (83)، 0892/93،

جو پانی لے لیا اس کو گرانے کا حکم

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِالْحِجْرِ، نَزَلَهَا وَاسْتَقَى النَّاسُ مِنْ بِئْرِهَا، فَلَمَّا رَاحُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لا تشربوا من مياهها شيئا ولا تتوضأوا مِنْهُ لِلصَّلَاةِ، وَمَا كَانَ مِنْ عَجِينٍ عَجَنْتُمُوهُ فَأَعْلِفُوهُ الْإِبِلَ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُ شَيْئًا "

ترجمہ: امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرے تو آپ وہاں اترے اور لوگوں نے اس کنویں سے پانی لے لیا اور جب چلنے لگے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے پانیوں میں سے کچھ نہ پیو اور نہ نماز کے لئے اس سے وضو کرو اور جو آٹا تم نے گوندھ لیا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور اس میں سے بھی کچھ نہ کھاؤ

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴

وہاں سے روتے ہوئے گزرو

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ " لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ ما أصابهم " وتقنّع بردائه وهو على الرجل.

ترجمہ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرنے لگے تو اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ان عذاب یافتہ لوگوں کے گھروں میں نہ جاؤ جن لوگوں اپنی جانوں پر ظلم کیا ہاں تم روتے ہوئے جاؤ تاکہ وہ عذاب تم پر نہ آئے جوان پر آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کجاوے میں ہی اپنی چادر اپنے اوپر اوڑھ لی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴

قوم ثمود پر عذاب کیوں آیا؟

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا مرَّ النَّبِيّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ " لَا تَسْأَلُوا الْآيَاتِ فَقَدْ سَأَلَهَا قَوْمُ صَالِحٍ فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ وَتَصْدُرُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَعَقَرُوهَا، وَكَانَتْ تَشْرَبُ مَاءَهُمْ يَوْمًا وَيَشْرَبُونَ لَبَنَهَا يَوْمًا فَعَقَرُوهَا فَأَخَذَتْهُمْ صَيْحَةٌ أَهْمَدَ اللَّهُ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَ فِي حَرَمِ اللَّهِ " قِيلَ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ " هُوَ أَبُو رِغَالٍ فلمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ أَصَابَهُ مَا أَصَابَ قَوْمَهُ

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرنے لگے تو فرمایا کہ ان نشانات کے بارے میں سوالات نہ کرو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کے بارے میں سوال کیا تھا اور اس راستے سے آتے جاتے تھے پس انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور وہ ایک دن ان کا پانی پیا کرتی تھی اور وہ ایک اس کا

دودھ پیا کرتے تھے جب انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ تعالی کا عذاب آ گیا آسمان کے نیچے ایک آدمی بچا جو حرم الہی میں تھا اللہ تعالی نے سب کو خستہ حال کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون تھا؟ فرمایا کہ وہ ابو رغال تھا وہ جب حرم سے نکلا تو اسے بھی عذاب نے پکڑ لیا (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے دور جانے کا قصہ

راستہ میں ایک جگہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کہیں چلی گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلاش کر رہے تھے کہ ایک منافق بولا جس کا نام زید بن لصیت تھا

أليس محمد يزعم أنه نبي ويخبركم عن خبر السماء، وهو لا يدري أين ناقته؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن رجلا يقول كذا" وذكر مقالته، "وإني والله لا أعلم إلا ما علمني الله، وقد دلني الله عليها، وهي في الوادي في شعب كذا وكذا، قد حبستها شجرة بزمامها، فانطلقوا حتى تأتوني بها". فانطلقوا فجاءوا بها. رواه البيهقي وأبو نعيم.

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں کہتے کہ میں نبی ہوں اور تم کو آسمان کی خبریں نہیں دیتے اور یہ جانتے نہیں کہ اونٹنی کہاں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کہہ رہا ہے اور اس کی ساری بات بیان کر دی اور فرمایا کہ میں اللہ کی قسم صرف وہی جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ سکھاتا ہے اور میرے اللہ نے یہ بھی مجھے بتا دیا ہے وہ اونٹنی فلاں وادی کی فلاں گھاٹی میں ہے اس کی مہار درخت کے ساتھ اٹک گئی ہے تم جاؤ اس کو لے آؤ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے اس کو لے آئے۔ (دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۸۹)

منافق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہیں مانتے تھے

قال محمد بن عمر- رحمه الله تعالى- فرجع عمارة إلى رحله فقال:

والله، العجب لشیء حدّثناه رسول الله- صلی الله علیه وسلم- آنفا عن مقالة قائل أخبرها الله تعالی عنه، قال كذا و كذا للذی قال زید، فقال رجل ممن كان فی رحل عمارة- قال محمد بن عمر: وهو عمرو بن حزم أخو عمارة- ولم یحضر رسول الله- صلی الله علیه وسلم- زید- والله- قائل هذه المقالة، قبل أن تطلع علینا، فأقبل عمارة علی زید یجأ فی عنقه، ویقول: یا عباد الله، إن فی رحلی لداهیة وما أشعر، اخرج یا عدو الله من رحلی فلا تصحبنی..

ترجمہ: محمد بن عمرواقدی بیان کرتے ہیں حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے خیمہ میں آئے اور کہنے لگے میں حیران ہوں اس بات سے جو اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے آگاہ کیا کہ فلاں شخص نے ایسے ایسے بات کی ہے عمارہ رضی اللہ عنہ کا بھائی جو اپنے خیمہ میں تھا فورا بولا کہ یہ بات تو زید نے کی ہے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کو جب زید کی اندر کی خباثت معلوم ہوئی تو انہوں نے زید کی گردن کو دبوچ لیا اور اے اللہ کے بندو اتنی بڑی مصیبت میرے ہی خیمہ میں پڑی ہے اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں پھر اس کی طرف مخاطب ہو کر غصہ سے بولے اے اللہ کے دشمن میری قیام گاہ سے نکل جا میں تجھے اب ساتھ نہیں رہنے دوں گا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ اس دور کے منافق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک پر طعن کرتے تھے

محدث مکہ امام حسن بن محمد المشاط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اسی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غیب کی خبریں دی ہیں

پہلی غیب کی خبر

قلت: تضمّنت هذه القضية آيتين من آيات النبوّة لرسول الله صلى الله عليه وسلم: الأولى: إخباره عليه الصّلاة والسّلام عن مقالة ذلك المنافق قبل أن تصل إليه.

میں نے کہا اس قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزات کا ظہور ہوا ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس منافق کی بات کی اطلاع آنے سے پہلے اس کی خبر دے دی

دوسری غیب کی خبر

والثّانية: إخباره عليه الصّلاة والسّلام بأنّها في المكان الفلانيّ معرفا لهم أنّ شجرة حبستها بزمامها، كأنّه عليه الصّلاة والسّلام يشاهد ذلك، فيخبر عنه رأي عين، وقد وجدوها كما أخبر، ولا غرابة في ذلك، فكم له من آيات تلو آيات لا يأتي على عدّها الحصر!

دوسری غیب کی خبر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتایا کہ اونٹنی فلاں جگہ موجود ہے اور ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹکی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے صاف صاف بتا دیا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے ہوں اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں گئے تو وہ وہیں پر موجود تھی

انارۃ الدجی فی خیر الوری جلد ۱ ص ۵۲، العلّامة المحدّث الأصوليّ الفقيه القاضی حسن بن محمّد المشّاط الشیخ حسن بن محمّد المشّاط بکو الالمبور

جد بن قیس

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ فِي جِهَازِهِ ذَلِكَ لِلْجَدِّ بْنِ قَيْسٍ أَحَدِ بَنِي سَلِمَةَ " يَا جَدُّ، هَلْ لَكَ الْعَامَ فِي جِلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ؟ " فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أو تأذن لِي وَلَا تَفْتِنِّي، فو الله لَقَدْ عَرَفَ قَوْمِي أَنَّهُ مَا رَجُلٌ بِأَشَدَّ عَجَبًا بِالنِّسَاءِ مِنِّي، وَإِنِّي أَخْشَى إِنْ رَأَيْتُ نِسَاءَ

بَنِي الْأَصْفَرِ أَنْ لَا أَصْبِرَ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ " قَدْ أَذِنْتُ لَكَ " فَفِي الْجَدِّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ * (وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بالكافرين) * [التَّوْبَة: 94].

ترجمہ ایک دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے جد بن قیس منافق حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جد کیا اس سال آپ رومیوں سے جنگ کے لئے تیار ہو؟ تو عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ آپ مجھے اجازت دے دیں اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں

اللہ کی قسم میری قوم کو علم ہے مجھ سے بڑھ کر عورتوں سے خوش ہونے والا کوئی نہیں اور مجھے خدشہ ہے اگر میں نے رومی عورتوں کو دیکھ لیا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمالیا اور فرمایا کہ جا میں نے تجھے اجازت دی تو اللہ تعالی نے سورۃ توبہ کی یہ آیۃ نازل فرمائی

ترجمہ کنزالایمان

اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

جد بن قیس کی بیٹے کے ہاتھوں ذلت

حضرت محمد بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں عبداللہ بن جد بن قیس جو مخلص صحابی تھے اور بدری بھی تھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی بھی تھے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ تم بنی سلمہ میں سب سے امیر ہو جہاد میں کیوں نہیں چلتے ؟ تو اس نے کہا کہ اے بیٹے میں گرمی اور گرم ہوا اور تنگی برداشت نہیں کرسکتا اور ایسی صورت حال میں رومیوں کے ساتھ لڑ نہیں سکتا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی

فأغلظ له ابنه وقال: لا والله ولكنه النفاق، والله لينزلن على رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فيك قرآن يقرأ به. فرفع نعله فضرب به وجه ولده. فانصرف ابنه ولم يكلمه. وأنزل الله تعالى: وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ [التوبة 94]

ترجمہ پس بیٹے نے اپنے باپ پر سختی کی اور کہا کہ اللہ کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو منافق ہے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہو گیا ہے تیرے بارے میں اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم اسے تلاوت فرما رہے ہیں اتنا جب کہا تو جد بن قیس نے حضرت عبداللہ کو جوتا مار دیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سے بات کئے بغیر واپس آ گئے تو اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی

ترجمہ کنزالایمان

اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

سبل الھدی والرشاد جلد ۴ ص ۷ ۴۳

جب آیۃ اتری تو کیا ہوا؟

فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّهُ سَوْفَ يَنْزِلُ فِيكَ قُرْآنٌ يَقْرَأُهُ الْمُسْلِمُونَ؟ قَالَ: يَقُولُ أَبُوهُ: أُسْكُتْ عَنِّي يَا لُكَعُ! وَاللَّهِ لَا أَنْفَعُكَ بِنَافِعَةٍ أَبَدًا! وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ مُحَمَّدٍ!

جب آیۃ نازل ہوئی تو عبداللہ بن جد اپنے باپ جد بن قیس کے پاس آئے اور کہا کیا میں تم کو نہ کہتا تھا کہ تمھارے بارے میں آیۃ نازل ہو جائے گی بے شک قرآن نازل ہو گیا ہے اور مسلمان سارے تلاوت کر رہے ہیں تو باپ بولا چپ کر اللہ کی قسم میں تجھے کبھی بھی نفع نہیں دوں گا

اور تو تو مجھ پر محمد سے بھی سخت ہے (کتاب المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۹۹۳)

جد بن قیس نے ورغلانا شروع کر دیا

وجعل الجدّ وغيره من المنافقين يثبّطون المسلمين عن الخروج، قال الجدّ لجبّار بن صخر ومن معه من بني سلمة: لا تنفروا في الحر، زهادة في الجهاد، وشكّا في الحق، وإرجافا برسول الله- صلى الله عليه وسلم- فأنزل الله سبحانه وتعالى فيهم وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ. فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيراً جَزاءً بِما كانُوا يَكْسِبُونَ [التوبة 18، 28].

وروى ابن هشام- رحمه الله تعالى- عن عبد الله بن حارثة- رضي الله تعالى عنه- قال: بلغ رسول الله- صلى الله عليه وسلم- إن ناسا من المنافقين يجتمعون في بيت سويلم اليهودي يثبّطون الناس عن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- في غزوة تبوك، فبعث إليهم رسول الله- صلى الله عليه وسلم- طلحة بن عبيد الله- رضي الله عنه- في نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم اليهودي ففعل طلحة، واقتحم الضّحّاك بن خليفة من ظهر البيت فانكسرت رجله واقتحم أصحابه

ترجمہ جد بن قیس اور دوسرے منافقوں نے اہلِ اسلام کو غزوہ تبوک جانے سے روکنا شروع کر دیا جد بن قیس نے جبار بن صخرہ اور بنی سلمہ کے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ گرمی میں نہ نکلو جہاد سے دور رہو اور ان کو حق کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا کرنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف کرنا شروع کر دیا۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں بدلہ اس کا جو کماتے تھے

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کچھ منافق سویلم یہودی کے گھر جمع ہو رہے ہیں اور اس کا گھر جاسوم کے پاس تھا وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے لوگوں کو روک رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ سویلم یہودی کے گھر کو آگ لگا دیں تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھلے حصہ سے بھاگا تو اسکی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے۔ (سبل الھدی والرشاد جلد ۴ ص ۷ ۴۳)

اہل مسجد ضرار

وجاء أهل مسجد الضّرار إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- وهو يتجهّز إلى تبوك فقالوا: يا رسول الله قد بنينا مسجدا لذي العلّة والحاجة والليلة المطيرة، ونحبّ أن تأتينا فتصلّي فيه، فقال لهم رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «أنا في شغل السّفر، وإذا انصرفت سيكون».

ترجمہ: مسجد ضرار والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی تیاری فرما رہے تھے انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے مسجد بنائی ہے ان لوگوں کے لئے جو بیمار ہوتے ہیں یا ضرورت مند ہوتے ہیں اور بارش کی راتوں میں نماز ادا کرلیا کریں گے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایک بار تشریف لے آئیں اس میں نماز ادا فرمالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی تو میں مصروف ہوں سفر کی تیاری میں جب واپس آؤں گا تو دیکھ لیں گے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۴ ص ۷ ۴۳

منافقین نے اجازت مانگ لی

قال محمد بن عمر: وجاء ناس من المنافقين إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ليستأذنوه فى القعود من غير علة، فأذن لهم- وكانوا بضعة وثمانين رجلا. عن جابر بن عبد الله- رضى الله عنهما- استدار برسول الله- صلى الله عليه وسلم- رجال من المنافقين حين أذن للجدّ بن قيس يستأذنون يقولون: يا رسول الله ائذن لنا فأنا لا نستطيع أن نغزو فى الحرّ، فأذن لهم، وأعرض عنهم

ترجمہ: محمد بن عمر کہتے ہیں کہ منافق لوگ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے عرض کرکرنے لگے یارسول اللہ ہم کو اجازت دے دیں ان کو کوئی عذر بھی نہیں تھا وہ اسی سے زائد لوگ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں منافقین کے کئی لوگ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جد بن قیس کو اجازت دی تو کہنے لگے کہ گرمی بہت ہے ہم نہیں جاسکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے کر ان سے چہرہ مبارک پھیرلیا

(1)]. أخرجه البيهقى فى الدلائل 5/813، والدر المنثور 3/862.

مولا علی رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے

قال ابن إسحاق: وخلّف رسول الله- صلى الله عليه وسلم- على بن أبي طالب- رضى الله عنه- على أهله، وأمره بالاقامة فيهم، فأرجف به المنافقون وقالوا: ما خلفه إلا استثقالا له، وتخفّفا منه، فلما قالوا ذلك أخذ علىّ سلاحه وخرج حتى لحق برسول الله- صلى الله عليه وسلم- وهو نازل بالجرف، فأخبره بما قالوا، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «كذبوا، ولكنى خلّفتك لما تركت ورائى، فارجع فاخلفنى فى أهلى وأهلك، أفلا ترضى يا على أن تكون منّى بمنزلة هارون من موسى؟ إلا أنه لا نبىّ بعدى» فرجع علىّ إلى المدينة- وهذا الحديث رواه الشيخان [(1)]، وله طرق تأتى فى ترجمة سيدنا على- رضى الله عنه.

ترجمہ ابن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر والوں کے پاس ٹھرایا منافقوں نے باتیں کرنا شروع کردیں کہ علی بوجھ سمجھتے ہوئے اور ان سے ہلکا ہونے کے لئے ساتھ نہیں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہتھیار پکڑے اور روانہ ہو گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جرف پہنچ کر پڑاؤ کئے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منافقوں کی ساری بات کی خبر دے دی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جھوٹ کہتے ہیں لیکن میں نے تو تم کو اپنا خلیفہ بنایا اپنے گھر والوں میں اور تیرے گھر والوں میں جاؤ جا کر رہو کیا اے علی تم اس بات کو پسند نہیں کرتے تمکو میرے سے وہی نسبت کو جو رون علیہ السلام موسی علیہ السلام سے تھی ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے

(1)] أخرجه البخاري 7/17 (6073) ومسلم 4/0781 (03/4042).

یارسول اللہ میں راضی ہوں میں راضی ہوں میں راضی ہوں

(زاد أحمد: فقال علىّ: رضيت ثمّ رضيت ثمّ رضيت)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے علی کیا تو راضی نہیں ہے؟ تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں میں راضی ہوں میں راضی ہوں

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۷۴۶

مولا علی رضی اللہ عنہ جنگ میں شریک

العلّامۃ المحدّث الأصولی الفقیہ القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام مکی المالکی فرماتے ہیں

واعلم: أنّه علیه الصّلاة والسّلام استخلف علی بن أبی طالب علی المدینة وعلی أهله. فکان کمن حضرها، فلذلك ضرب له النّبیّ صلی الله علیه وسلم بسهم، وأعطی جبریل سهمه له.

تو جان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اور اپنے گھر والوں پر خلیفہ مقرر فرمایا تھا پس وہ ایسے ہیں جیسے وہ غزوہ تبوک حاضر ہیں اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ ان کو عطا فرمایا اور جبریل امین علیہ السلام نے اپنا حصہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۷۴۶

مولا علی رضی اللہ عنہ کو دہرا حصہ کیوں؟

العلّامۃ المحدّث الأصولی الفقیہ القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام مکی المالکی فرماتے ہیں

(الأجر علی قدر الاتباع، لا علی قدر المشقة،

اجر اتباع کے حساب سے ملتا ہے نہ کہ مشقت کے حساب سے

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۷۴۶

منافق واپس آ گیا

لم یتخلف عن رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- إلا ما بین السبعین إلی الثمانین فقط، فأقام ابن أبیّ ما أقام رسول الله- صلی الله علیه وسلم- فلما سار رسول الله- صلی الله علیه وسلم- نحو تبوك تخلف ابن أبیّ راجعا إلی المدینة فیمن تخلف من المنافقین، وقال: یغزو محمد بن الأصفر مع جهد الحال والحرّ والبلد البعید إلی ما لا طاقة له به، یحسب محمد أن قتال بنی الأصفر معه اللعب، والله لکأنی أنظر إلی أصحابه مقرنین فی الحبال، إرجافا برسول الله- صلی الله علیه وسلم- وبأصحابه. قال عبد الله بن محمد بن عقیل بن أبی طالب: خرج المسلمون فی غزوة تبوك الرجلان والثلاثة علی بعیر واحد، رواه البیهقی، وخرج مع رسول الله- صلی الله علیه وسلم- ناس من المنافقین لم یخرجوا إلا رجاء الغنیمة.

جو منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے ان کی تعداد ستر سے اسی کے قریب ہو گی عبداللہ بن ابی کھڑا ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے تبوک کی طرف تو یہ مدینہ منورہ واپس آ گیا عبداللہ بن ابی منافق منافقین کو کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رومیوں کے ساتھ لڑنے کو مذاق سمجھتے ہیں اللہ تعالی کی قسم میں دیکھ رہا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو پہاڑوں میں بندھے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ اس نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف زدہ کرنے کے لئے کر رہا تھا حضرت امام عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اہل اسلام جب تبوک روانہ ہوئے تو ان کے پاس سواریاں کم تھیں ایک ایک سواری پر دو دو تین تین لوگ سوار ہوتے تھے اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو منافقین روانہ ہوئے تھے وہ صرف مال غنیمت

کے لئے روانہ ہوئے تھے

سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

جھنڈے عطا فرمائے

ولما رحل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- من ثنية الوداع عقد الألوية والرايات، فدفع لواءه الأعظم إلى أبي بكر الصديق- رضي الله عنه- ورايته العظمى إلى الزبير بن العوام، ودفع راية الأوس إلى أسيد بن الحضير، وراية الخزرج إلى أبي دجانة، ويقال إلى الحباب بن المنذر، وأمر كل بطن من الأنصار أن يتخذ لواء، ورأى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- برأس الثنية عبدا متسلحا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہونے لگے تو ثنیۃ الوداع کے مقام پر جھنڈے باندھے تو سب سے بڑا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا اور ایک بڑا جھنڈا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیا اوس کا جھنڈا اسید بن حضیر کو دیا خزرج کا جھنڈا ابودجانہ کو دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حباب بن المنذر کو دیا گیا

سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

جو منافق ساتھ گئے ان کا حال

قال محمد بن إسحاق، ومحمد بن عمر- رحمهم الله تعالى- كان رهط من المنافقين يسيرون مع رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- لم يخرجوا إلا رجاء الغنيمة منهم: وديعة بن ثابت أخو بني عمرو بن عوف. والجلاس بن سويد بن الصامت. ومخشّن بالنون- قال أبو عمرو وابن هشام مخشي بالتحتية- ابن حميّر من أشجع، حليف لبني سلمة، زاد محمد بن عمر: وثعلبة بن حاطب. فقال بعضهم لبعض،

عند محمد بن عمر: فقال ثعلبة بن حاطب: أتحسبون جلاد بني الأصفر كجلاد العرب بعضهم بعضا، لكأني بكم غدا مقرنين في الحبال، إرجافا برسول الله- صلى الله عليه وسلم- وإرهابا للمؤمنين. وقال الجلاس بن عمرو، وكان زوج أم عمير، وكان ابنها عمير يتيما في حجره: والله لئن كان محمد صادقا لنحن شرّ من الحمير، فقال عمير: فأنت شرّ من الحمير، ورسول الله- صلى الله عليه وسلم- صادق وأنت الكاذب، فقال مخشّن بن حميّر: والله لوددت أن أقاضى على أن يضرب كلّ رجل منّا مائة جلدة، وإننا ننفلت أن ينزل فينا قرآن لمقالتكم هذه! فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- لعمار بن ياسر-: «أدرك القوم فإنهم قد اخترقوا، فاسألهم عما قالوا، فإن أنكروا فقل بلى قلتم كذا و كذا» فانطلق عمّار إليهم فقال لهم ذلك، فأتوا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يعتذرون إليه، فقال وديعة بن ثابت ورسول الله- صلى الله عليه وسلم- على ناقته وقد أخذ وديعة بن ثابت بحقبها ورجلاه تسفيان الحجارة وهو يقول: يا رسول الله إنما كنا نخوض ونلعب، فأنزل الله تعالى: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّما كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآياتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُنَ، لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمانِكُمْ [التوبة 56، 66] وحلف الجلاس ما قال من ذلك شيئا، فأنزل الله سبحانه وتعالى: يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ ما قالُوا وَلَقَدْ قالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلامِهِمْ وَهَمُّوا بِما لَمْ يَنالُوا وَما نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْناهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ [التوبة 47] وقال مخشّن: يا رسول الله، قعد بي اسمي واسم

أبي، فسمّاه رسول الله- صلى الله عليه وسلم- عبد الرحمن أو عبد الله، وكان الذى عفي عنه فى هذه الآية، وسأل الله تعالى أن يقتل شهيدا ولا يعلم بمكانه، فقتل يوم اليمامة، ولم يعرف له أثر.

ترجمہ: ابن اسحاق و واقدی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہوئے تو منافقین کی ایک جماعت بھی ساتھ تھی وہ مال غنیمت کے حصول کے لئے نکلے تھے ان میں ودیعہ بن ثابت جلاس بن سوید مخشن بن حمیر اور ثعلبہ بن حاطب شامل تھے ثعلبہ نے کہا کہ تمھارا کیا گمان ہے بنو اصغر کے ساتھ جنگ کرنا عرب کے ساتھ جنگ کرنے کی طرح ہے گویا کہ میں تمھیں دیکھ رہا ہوں کہ تمھیں رسیوں میں جکڑا جا رہا ہے وہ مختلف خبریں پھیلانے اور اہلِ اسلام کو ڈرانے کے لئے اس طرح کی باتیں کر رہے تھے جلاس حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا خاوند تھا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ یتیم تھے اور اس کی کفالت میں تھے جلاس نے کہا اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو ہم گدھے سے بھی زیادہ شریر ہیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو گدھے سے زیادہ شریر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور تو جھوٹا ہے مخشن نے کہا اللہ کی قسم میری تمنا ہے کہ ہمارے بارے میں فیصلہ کیا جائے کہ ہم میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے جائیں تمھاری اس بکواس کی وجہ سے قرآن کا نزول ہو جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس منافق کے پاس جاؤ وہ جھوٹ بول رہے ہیں ان سے پوچھو کیا کہہ رہے ہیں اگر وہ انکار کریں تو ان کو کہنا کہ تم نے یہ یہ کہا ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی طرف گئے انہیں یہ باتیں کیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معذرت کرنے حاضر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے ودیعہ اونٹنی کے پیچھے سے آیا اس حال میں کہ اس کے پاؤں کے نیچے سے پتھر اڑ رہے تھے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھیل کود میں مصروف تھے اس وقت یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے جلاس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے کچھ نہیں کہا تو اللہ تعالی نے اس کے بارے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا و آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہو گا نہ مددگار

مخشن نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے ماں باپ کے ناموں نے پیچھے کر دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نام عبدالرحمن یا عبداللہ رکھا اس آیۃ مبارکہ میں ان سے درگزر کیا گیا انہوں نے دعا مانگی تھی شہادت کی اور یہ دعا کی تھی اللہ کرے میرے قبر سب سے پوشیدہ رہے یمامہ میں شہید ہوئے کسی کو ان کے مزار اقدس کا علم نہیں ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جا کر ملے

حَتَّى قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَخَلَّفَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبْطَأَ بِهِ بَعِيرُهُ فَقَالَ «دَعُوهُ إِنْ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ وَإِنْ يَكُ غَيْرَ ذَٰلِكَ فَقَدْ أَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ» فَتَلَوَّمَ أَبُو ذَرٍّ بَعِيرَهُ فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ أَخَذَ مَتَاعَهُ فَجَعَلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشِيًا. وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهِ وَنَظَرَ نَاظِرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ مَاشٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُنْ أَبَا ذَرٍّ» فَلَمَّا تَأَمَّلَهُ الْقَوْمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ وَاللّٰهِ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ وَيَمُوتُ وَحْدَهُ وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ» قَالَ فضرب ضَرْبِهِ وَسُيِّرَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الرَّبَذَةِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى امْرَأَتَهُ وَغُلَامَهُ فَقَالَ إِذَا مِتُّ فَاغْسِلَانِي وَكَفِّنَانِي مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ ضَعَانِي عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ فَأَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُولُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ. فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا بِهِ كَذَٰلِكَ فَاطَّلَعَ رَكْبٌ فَمَا عَلِمُوا بِهِ حَتَّى كَادَتْ رِكَابُهُمْ تَطَأُ سَرِيرَهُ فَإِذَا ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَهْطٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقَالَ ما هذا؟ فقيل جنازة أبي ذرٍّ فَاسْتَهَلَّ ابْنُ مَسْعُودٍ يَبْكِي وَقَالَ: صَدَقَ رسول الله يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ وَيَمُوتُ وَحْدَهُ وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ. فَنَزَلَ فَوَلِيَهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَجَنَّهُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا ہے اور اسے اسکے اونٹ نے دیر کرادی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس میں خیر ہوئی تو اللہ تعالی اسے تم تک پہنچادے گا اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو اللہ تعالی نے تم کو اس سے راحت دی ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اونٹ بیمار تھا آپ نے اپنے اونٹ کا انتظار کیا مگر اس نے دیر کرادی تو آپ نے اپنا سامان اپنی پشت پر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اترے تو ایک مسلمان نے آپ کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ایک آدمی راستے پر پیدل چل رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوذر ہو جا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غور سے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ تعالی کی قسم وہ تو سچ مچ ابوذر ہی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ابوذر پر رحم فرمائے جو اکیلا ہی چلتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا

حالات نے گردش کھائی آپ رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ کی طرف جلاوطن کردیا گیا اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی گھر والی اور غلام کو وصیت کی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا اور رات کو مجھے کفن دینا پھر مجھے راستے میں رکھ دینا پس جو قافلہ سب سے پہلے آئے اسے کہنا یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہے پس جب آپ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہو گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا پس ایک قافلہ آیا اور ابھی ان کو اس کا علم نہ تھا کہ ان کی سواریاں چارپائی کو روندنے لگیں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفیوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کو جواب دیا گیا یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالی ابوذر پر رحم فرمائے جو اکیلا ہی چلتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا پس وہ اترے اور انہیں قریب کیا یہاں تک کہ ان کی تدفین فرمائی (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۹)

عاشق ایسا کیسے گوارا کرسکتا ہے؟

روی الطبرانی عن أبي خيثمة- رضي الله عنه- وابن إسحاق، ومحمد بن

عمر عن شيوخهما قالوا: لمّا سار رسول الله- صلى الله عليه وسلم- أيّاما دخل أبو خيثمة على أهله في يوم حار، فوجد امرأتين له في عريشين لهما في حائطه، وقد رشت كل منهما عريشها وبرّدت له فيه ماء، وهيأت له فيه طعاما، فلما دخل قام على باب العريش فنظر إلى امرأتيه وما صنعتا له فقال: سبحان الله! رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- قد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر في الضّحّ والريح والحر يحمل سلاحه على عنقه وأبو خيثمة في ظل بارد وطعام مهيأ، وامرأة حسنة، في ماله مقيم؟!! ما هذا بالنّصف! ثم قال: والله لا أدخل عريش واحدة منكما حتى ألحق برسول الله- صلى الله عليه وسلم- فهيّئا لي زادا، ففعلتا، ثم قدّم ناضحه فارتحله، ثم خرج في طلب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- حتى أدركه حين نزل تبوك، وقد كان أدرك أبا خيثمة عمير بن وهب الجمحي في الطّريق يطلب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فترافقا حتى إذا دنوا من تبوك قال أبو خيثمة لعمير بن وهب: إنّ لي ذنبا فلا عليك أن تخلّف عني حتى آتي رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ففعل، حتى إذا دنا من رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- قال الناس: هذا راكب على الطريق مقبل، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «كن أبا خيثمة» فقال رجل: هو والله يا رسول الله أبو خيثمة، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم-: «أولى لك يا أبا خيثمة» ثم أخبر رسول الله- صلى الله عليه وسلم- الخبر، فقال له رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: خيراً، ودعا له بخير.

ترجمہ: امام طبرانی حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک روانہ ہو گئے تو ایک دن سخت گرمی میں حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ گھر آئے دیکھا کہ ان کی دونوں گھر والیاں اپنے اپنے شامیانے میں تھیں ہر ایک نے اپنے شامیانے میں چھڑکاؤ کر کے اس کو ٹھنڈا کر رکھا ہے ہر ایک نے اپنے پاس ٹھنڈے پانی گھڑے بھر رکھے ہیں نیز انہوں نے آپ کے لئے بڑا لذیذ کھانا تیار کر رکھا ہے جب ابوخیثمہ اپنے باغ میں داخل ہوئے تو دونوں شامیانوں کے دروازے تک آ کر رک گئے اپنی بیویوں کو دیکھا اسے بھی دیکھا جو انہوں نے ان کے لئے آرام کا سامان تیار رکھا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمایا تو عاشق صادق کے کی زبان سے نکلا اللہ کا پیارا رسول تو دھوپ میں اور گرم لو میں اور ابوخیثمہ ٹھنڈے سائے میں کہاں اس کے لئے ٹھنڈا پانی رکھا ہے اور خوبرو بیوی موجود ہے یہ تو انصاف نہ ہوا پھر اپنی گھر والیوں کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے بولے

میں تم میں سے کسی ایک کے چھپر میں بھی قدم نہیں رکھوں گا بلکہ اپنے ہادی و مرشد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملوں گا میرے لئے زاد راہ تیار کرو چنانچہ ان نیک بخت بیویوں نے ان کے لئے فوراً زاد راہ تیار کیا پھر آپ کی اونٹنی آپ کی سامنے پیش کی گئی اور اس پر سوار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے چنانچہ جس دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تھے اسی دن ابوخیثمہ بھی پہنچ گئے ان کے علاوہ حضرت عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے روانہ ہوئے راستہ ان کی ملاقات حضرت ابوخیثمہ سے ہو گئی دونوں ایک ساتھ جب تبوک پہنچے تو ابوخیثمہ نے عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے اگر تم مجھ سے پیچھے رہ جاؤ تو میں تم سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں لوگوں نے جب ایک سوار دیکھا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ کوئی اونٹ سوار آ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کن اباخیثمہ اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو

کچھ دیر بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ تو ابوخیثمہ ہی ہیں وہاں پہنچ کر ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کو بٹھایا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے سلام عرض کیا سرکار مدنیہ منورہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوخیثمہ کو فرمایا اے ابوخیثمہ تمہیں مبارک ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوخیثمہ جو بیتی تھی اس کی خبر دی پھر ان کے لئے دعائے خیر کی

المغازی للواقدی ،3/ 1003 والدر المنثور للسیوطی .3/ 254

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۴

وادی قری میں پھلوں کا اندازہ لگایا

قال أبو حميد الساعدي- رضي الله عنه- خرجنا مع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- عام تبوك حتى جئنا وادي القرى، فإذا امرأة في حديقة لها، فقال رسول- صلى الله عليه وسلّم- لأصحابه «اخرصوا » فخرص القوم وخرص رسول الله- صلى الله عليه وسلم- عشرة أوسق، وقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- للمرأة «احفظي ما يخرج منها حتى أرجع إليك إن شاء الله تعالى» ولما أقبل رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- من غزوة تبوك إلى وادي القرى قال للمرأة «كم جاءت حديقتك؟» قالت: عشرة أوسق خرص رسول الله- صلى الله عليه وسلم-

ترجمہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک والے سال روانہ ہوئے جب جب وادی قری آئے تو وہاں ایک خاتون صاحبہ تھیں ان کا باغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کرام کو کہ اندازہ لگاؤ کہ کتنی کھجوریں ہوں گی ؟ صحابہ کرام نے اندازہ لگایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ دس اوسق پھل ہوں گے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو فرمایا کہ اس میں سے پھل نکلے یاد رکھنا جب

میں آؤں تو مجھے بتانا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اس مائی صاحبہ سے پوچھا کہ تیرے باغ نے کتنا پھل دیا ہے؟ تو وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس اوسق پھل نکلا ہے

-[([(2رواہ ابن أبي شيبة، وال إمام أحمد، ومسلم.] أخرجه ابن أبي شيبة ،540 /14 ومسلم (11) 1785 /4

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حلوہ پیش کیا گیا

قال محمد بن عمر: ولما نزل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وادي القرى أهدى له بنو عريض اليهودي هريسة فأكلها وأطعمهم أربعين وسقا، فهي جارية عليهم إلى يوم القيامة قال محمد بن عمر: فهي جارية عليهم إلى الساعة.

ترجمہ: محمد بن عمر واقدی فرماتے ہیں جب وادی القری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بنو عریض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حلوہ پیش کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور انہیں چالیس وسق کھلائے یہ روزِ قیامت تک جاری رہیں گے

أخرجه ابن أبي شيبة 41/ 045، ومسلم 4/ 5871(11)

یہاں قیام نہ کرو

روى الطبراني عن عبد الله بن سلام- رضي الله عنه-: أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- لما مرّ بالخليجة في سفره إلى تبوك قال له أصحابه: المبرك يا رسول الله الظل والماء- وكان فيها دوم وماء، فقال «إنها أرض زرع نفر» ، دعوها فإنها مأمورة- يعني ناقته- فأقبلت حتى بر كت تحت مسجد ذي المروة

ترجمہ: امام طبرانی حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سفر تبوک الحلبیہ کے مقام سے گزرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں قیام فرمالیں اس جگہ سایہ اور پانی وہاں بڑے بڑے درخت ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سرزمین نفرت کی کھیتی کی ہے اسے چھوڑ دو اسے حکم دیا گیا اونٹنی چلی وہ اس درخت کے نیچے بیٹھ گئی جو مسجد ذی المروہ میں تھا

ذکرہ الہیثمی فی المجمع 6/691 سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۶

ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی کہ بارش آ گئی مگر منافق نے انکار کر دیا

روی البیهقی عن عبد الله بن محمد بن عقیل بن أبی طالب رحمه الله تعالی- قال: خرج المسلمون إلی تبوك فی حر شدید فأصابهم یوم عطش حتی جعلوا ینحرون إبلهم لیعصروا أکراشها ویشربوا ماءها، فکان ذلك عسرة فی الماء، وعسرة فی النفقة، وعسرة فی الظهر

البیہقی فی الدلائل 5/722.

وروی الإمام أحمد وابن خزیمة، وابن حبان، والحاکم عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه، وابن إسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة قال عمر: خرجنا إلی تبوك فی یوم قیظ شدید، فنزلنا منزلا وأصابنا فیه عطش حتی ظننا أن رقابنا ستنقطع حتی إن کان الرجل یذهب یلتمس الرجل فلا یرجع حتی یظن أن رقبته ستقطع حتی إن کان الرجل لینحر بعیره فیعصر فرثه فیشربه ویجعل ما بقی علی کبده، فقال أبو بکر: یا رسول الله، إن الله عز وجل قد عوّدك فی الدعاء خیرا، فادع الله تعالی لنا، قال «أتحب ذلك؟» قال نعم فرفع یدیه نحو السماء فلم یرجعهما حتی قالت السماء فأظلت ثم سکبت،

فملئوا ما معهم، ثم ذهبنا ننظر فلم نجدها جاوزت العسکر [(،

وروی ابن أبی حاتم عن ابن حزرة- رحمه الله تعالی- قال: نزلت هذه الآیة فی رجل من الأنصار فی غزوة تبوك.ونزلوا الحجر فأمرهم رسول الله- صلی الله علیه وسلم-: أن لا یحملوا من مائها شیئا ثم ارتحل، ثم نزل منزلا آخر ولیس معهم ماء، فشکوا ذلك إلی رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- فقام فصلی رکعتین، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالی سحابة فأمطرت علیهم حتی استقوا منها. فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه یتّهم بالنفاق: ویحك قد تری ما دعا رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- فأمطر الله علینا السماء، فقال: إنما أمطرنا بنوء کذا وکذا، فأنزل الله تعالی: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ [الواقعة 28] ذکر ابن إسحاق أن هذه القصة کانت بالحجر، وروی عن محمود بن لبید عن رجال من قومه قال: کان رجل من المنافقین معروف نفاقه یسیر مع رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- حیثما سار، فلما کان من أمر الحجر ما کان، ودعا رسول الله- صلی الله علیه وسلم- حین دعا فأرسل الله تعالی السحابة فأمطرت حتی ارتوی الناس، قالوا أقبلنا علیه نقول ویحك، هل بعد هذا شیء؟ قال: سحابة مارة [(2)]

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مسلمان تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو شدید گرمی کا موسم تھا اور طویل وعریض صحرا سامنے تھا جس کو عبور کرنا تھا گرمی وپیاس کی شدت کے باعث مسلمان اپنے جان بچانے کے لئے جن اونٹوں کی سواری ضروری تھی انہیں کو ذبح کر کے ان کے معدوں اور آنتڑیوں

سے پانی نچوڑ کر پینے پر مجبور ہوئے جب ایسی حالت ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالی آپ کی دعاؤں کو
ہمیشہ شرف قبول بخشا ہے اگر آپ دعا فرمادیں تو اللہ تعالی ضرور بارش عطا فرمادے گا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اے ابو بکر تجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں دعا کروں؟ آپ نے
عرض کیا جی یارسول اللہ بے شک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک آسمان کی
اٹھادئے ابھی ہاتھ مبارک واپس بھی نہ آئے تھے کہ ہر طرف بادل آنا شروع ہو گئے اور بارش
شروع ہوگئی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مشکیزے بھر لئے خوب سیر ہو کر پیا بھی اور اپنے
مویشیوں کو پلا لیا صحابہ کرام فرماتے ہیں جب ہم چھاؤنی سے باہر نکلے تو زمین خشک تھی وہاں
پانی کا قطرہ بھی نہ ٹپکا تھا بارش صرف اسی علاقہ تک محدود تھی جہاں مجاہدین موجود تھے اور اہل
اسلام کے خیمے لگے ہوئے تھے صحابہ کرام کے ہمراہ چند منافقین بھی موجود تھے صحابہ کرام نے ان کو
کہا کہ دیکھی تم نے ہماری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان؟ ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی بارش آگئی اور ہر
طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا صحابہ کرام کا مقصد تو یہ تھا کہ جس کے دل میں منافقت ہے وہ بارگاہ
الہی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ وشان کو دیکھ کر منافقت سے توبہ کرے اور ایمان لے
آئے مگر جس کے دل پر مہریں لگ چکی ہوں انہیں ان باتوں سے ہدایت نصیب نہیں ہوتی ایک
منافق نے کہا فلاں ستارہ آسمان پر طلوع ہوا یہ اس کی وجہ سے بارش ہوگئی ہے اور دوسرا بولا نہیں جی
آپ کی دعا کا اثر نہیں بلکہ یہ تو عام قسم کا بادل ہے جو گزر رہا ہے اور چند بوندیں ٹپکادی ہیں

أخرجہ البیہقی 357 /9 والدلائل 231 /5 وابن خزیمۃ (101 وابن حبان ذکرہ الہیثمی فی
الموارد (1707 وانظر المجمع 195 /6 المغازی (. 1009 /3)

مومن کا ایمان زیادہ ہو گیا اور منافق کا نفاق

العلامۃ المحدث الاصولی الفقیہ القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام
مکی المالکی فرماتے ہیں

ازدادبها المؤمنون إيمانا إلى إيمانهم، وزادبها المنافقون نفاقا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر مومنوں کا ایمان زیادہ ہو گیا اور منافقین
کی منافقت زیادہ ہوگئی

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۲۴۲

آج بھی یہی مرض عام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ وشان کا بیان سن کر یہ
لوگ جل بھن جاتے ہیں مومن کا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے اور کفار کا کفر زیادہ ہوجاتا ہے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی

عن المغيرة بن شعبة- رضى الله عنه- قال: كنا فيما بين الحجر
وتبوك ذهب رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- لحاجته وكان إذا
ذهب أبعد، وتبعته بماء بعد الفجر وفي رواية قبل الفجر فأسفر
الناس بصلاتهم، وهي صلاة الفجر حتى خافوا الشمس، فقدموا
عبد الرحمن بن عوف- رضى الله عنه- فصلى بهم فحملت مع رسول
الله- صلى الله عليه وسلّم- أداوة فيها ماء، وعليه جبة رومية من
صوف، فلما فرغ صببت عليه فغسل وجهه، ثم أراد أن يغسل
ذراعيه فضاق كم الجبة فأخرج يديه من تحت الجبة فغسلهما،
فأهويت لأنزع خفيه، فقال: «دعهما فإنني أدخلتهما طاهرتين»
فمسح عليهما، فانتهينا إلى عبد الرحمن بن عوف، وقد ركع ركعة،
فسبّح الناس لعبد الرحمن بن عوف حين رأوا رسول الله- صلى الله
عليه وسلم- حتى كادوا يفتتنون، فجعل عبد الرحمن يريد أن ينكص
وراءه، فأشار إليه رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- أن أثبت،
فصلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- خلف عبد الرحمن بن عوف

رکعة، فلما سلم عبد الرحمن تواثب الناس، وقام رسول الله- صلی الله علیه وسلّم- یقضی الرکعة الباقیة ثم سلم بعد فراغه منها.
ثم قال: «أحسنتم. أو- قد أصبتم- فغبطهم أن صلوا الصلاة لوقتها- إنه لم یتوفّ نبیّ حتی یؤمّه رجل صالح من أمته» ورواه مسلم بنحوه

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حجر اور تبوک کے درمیان سفر کر رہے تھے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب بھی قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور نکل جاتے تھے میں پانی کا لوٹا لے کر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا اسی اثنا میں صبح کا اجالا پھیل گیا یہاں تک کہ صحابہ کرام کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں سورج ہی نہ نکل آئے اور نماز ہی نہ قضا ہو جائے چنانچہ صحابہ کرام حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا اور انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی میں پانی کا لوٹا بھرا ہوا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز رومی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کر کے فارغ ہوئے میں وضو کرانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر بازو دھونے کا ارادہ فرمایا لیکن جبہ مبارک کی آستین تنگ تھی کوشش کی باوجود اوپر نہ چڑھ سکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازو نیچے سے نکال لئے پھر دونوں بازو دھوئے پھر نعلین اتارنے کے لئے میں جھکا تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ انہیں رہنے دو میں نے وضو کر کے موزے پہنے ہیں ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح فرمایا پھر ہم واپس آ گئے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو تسبیح کہی تا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو پتہ چل جائے نمازیوں میں ہلچل پیدا ہو گئی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے ہونے لگے لیکن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک رکعت ادا فرمائی پھر صحابہ کرام کی طرف توجہ فرما کر فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنی نماز مکمل کر لی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی پھر فرمایا کہ کوئی بھی اللہ کا نبی اس وقت وفات نہیں پاتا جب تک اپنی امت کے کسی ایک صالح شخص کے امامت میں نماز نہ ادا کر لے (المغازی للواقدی 3/2101.)

نماز صبح

روی البیهقی عن عقبه بن عامر- رضی الله عنه- قال: خرجنا مع رسول الله- صلی الله علیه وسلم- فی غزوة تبوك، فلما کان منها علی لیلة استرقد رسول الله- صلی الله علیه وسلم- فلم یستیقظ حتی کانت الشمس قید رمح قال «ألم أقل لك یا بلال اكلأ لنا الفجر» فقال یا رسول الله ذهب بی النوم، وذهب بی مثل الذی ذهب بك. قال: فانتقل رسول الله- صلی الله علیه وسلم- من منزله غیر بعید، ثم صلی، وسار مسرعا بقیة یومه ولیلته فأصبح بتبوك

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استراحت فرماتے ہوئے سورج کا طلوع ہونا امام بیہقی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا رات کافی دیر تک سفر جاری رہا آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم استراحت فرما ہوئے اس وقت آنکھ مبارک کھلی جب سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بلال میں نے کہا نہیں تھا تم کو کے فجر کے وقت کا خیال رکھنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے نیند نے بے بس کر دیا میں سو گیا جس طرح حضور سو گئے وہاں سے اسی وقت کوچ کا حکم دیا گیا کچھ مسافت طے ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو رکنے کا حکم دیا پھر نماز فجر قضا پڑھی گئی رات دن بڑی

سرعت کے ساتھ یہ مسافت طے کی گئی دوسرے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تھے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے راستے میں عجیب فیصلہ فرمایا

عن يعلى بن أمية- رضى الله عنه- أتى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- بأجير له قد نازع رجلا من العسكر فعضه ذلك الرجل فانتزع الأجير يده من فم العاضّ فانتزع ثنيته. فلزمه العاضّ فبلغ به رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- وقمت مع أجيرى لأنظر ما يصنع، فأتى بهما رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فقال «أيعمد أحدكم فيعضّ أخاه كما يعضّ الفحل» فأبطل رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ما أصاب من ثنيته، وقال «أفيدع يده فى فيك تقضمها كأنها فى فم فحل يقضمها؟

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمی پیش کئے گئے ایک تو یحی بن امیہ ملازم تھا اور ایک مجاہد ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا مجاہد نے اس اجیر کا ہاتھ اپنے دانتوں سے چبا ڈالا اجیر کو درد ہوا تو اس نے ہاتھ کھینچا جس سے مجاہد کے اگلے دو دانت اکھڑ کر باہر آ گئے اس سپاہی نے بارگاہ رسالت میں دعوی کیا کہ اس شخص نے میرے دو اگلے دانت اکھیڑ دئے ہیں مجھے ان کا معاوضہ دلایا جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جھڑکتے ہوئے فرمایا کیا تیری مرضی یہ تھی کہ تو اس کے ہاتھ کو چباتا رہتا اور وہ اس کو نہ کھینچتا جس طرح نر اونٹ کسی کا ہاتھ اس کے منہ میں آ جائے تو چباتا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو معاوضہ نہ دلوایا رواہ البخاری وغیرہ۔(1)] أخرجه البخاری (7144).

فوارہ تبوک

عن حذيفة «بلغ رسول الله- صلى الله عليه وسلم- أنّ فى الماء قلّة،

فأمر مناديا ينادى فى الناس أن لا يسبقنى إلى الماء أحد» ، قال فجئناها وقد سبق إليها رجلان و العين مثل الشراك تبضّ بشىء من مائها، فسألهما رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «هل مسستما من مائها شيئا» قالا: نعم. فسبّهما وقال لهما «ما شاء الله أن يقول، ثم غرفوا من العين قليلا قليلا حتى اجتمع فى شنّ، ثم غسل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فيه وجهه ويديه ومضمض ثم أعاده فيها، فجرت العين بماء كثير. ولفظ ابن إسحاق فانخرق الماء حتى كان يقول من سمعه: إنّ له حسّا كحس الصواعق وذلك الماء فوارة تبوك. انتهى، فاستسقى الناس، ثم قال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «يا معاذ يوشك إن طالت بك حياة أن ترى ما ها هنا ملئ جنانا» .وروى البيهقى وأبو نعيم عن عروة أن النبى- صلى الله عليه وسلم- حين نزل تبوك- وكان فى زمان قلّ ماؤها فيه فاغترف غرفة بيده من ماء فمضمض بها فاه ثم بصقه فيها ففارت عينها حتى امتلأت. فهى كذلك حتى الساعة

ترجمہ: حضرت حذیفہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں غزوہ تبوک کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک دن نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل تم تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور جو آدمی مجھ سے پہلے جائے پانی کو ہاتھ نہ لگائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی گئی کہ وہاں پانی کی شدید قلت ہے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرادی کہ کوئی بھی شخص مجھ سے پہلے چشمہ پر مت جائے جب ہم تبوک کے مقام پر پہنچے تو آدمی ایسے تھے جو حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے پہلے پہنچ کر پانی پی گئے چشمہ میں پانی کی مقدار بہت کم تھی اور پانی تھوڑا تھوڑا رس رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے

پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟

انہوں نے کہا جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت جھڑ کا پھر چشمہ سے جو پانی رس رہا تھا اس کو چلو بھر کر ایک مشک میں جمع کیا گیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ مبارک دھوئے اور کلی فرمائی پھر کلی کا پانی اس چشمہ میں ڈال دیا گیا جس کی برکت سے اچانک ایک بہت بڑا چشمہ جاری ہو گیا جس سے کثیر مقدار میں پانی نکلا پانی اس جوش سے نکل رہا تھا گویا کہ وہ زمین کو پھاڑ کر نکل رہا ہو اور چشمہ اب تک باقی ہے اور فوارہ تبوک کے نام سے معروف ہے لوگوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تم آ کر دیکھو گے یہاں باغ باغ ہوں گے

أخرجه مسلم 1785 -1784 /4 حديث (706 /10)

البیہقی فی الدلائل 5/ 622. سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۳

منافق نے عظمتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تسلیم نہ کیا

قال سلمة بن سلامة قلت لوديعة بن ثابت: ويلك أبعد ما ترى شيء؟ أما تعتبر؟ قال: قد كان يفعل بهذا مثل هذا قبل هذا

ترجمہ: حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب پانی جاری ہوا تو میں نے ودیعہ بن ثابت منافق کو کہا ہلاکت ہو تیرے لئے کیا اب بھی کوئی بات رہ گئی ہے؟ کس چیز پر اعتبار کرتے ہو؟ تو منافق کہنے لگا ایسا تو پہلے بھی کرتے رہتے ہیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۴

خطبہ شریفہ

وروى البيهقي عن عقبة بن عامر - رضى الله عنه - أن رسول الله - صلى الله عليه وسلّم - لما أصبح بتبوك حمد الله تعالى وأثنى عليه بما هو أهله، ثم قال:

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں اللہ تعالی کی حمد بیان کی اور جس طرح اس کی شان ہے تعریف کی پھر فرمایا۔

أيها الناس أما بعد	اے لوگو
فإن أصدق الحديث كتاب الله،	سب سے سچی بات اللہ تعالی کی کتاب قرآن کریم ہے
وأوثق العرى كلمة التقوى،	اور سب سے مضبوط سہارا کلمۃ التقوی ہے
وخير الملل ملة إبراهيم،	اور سب سے بہترین ملت ملتِ ابراہیم ہے
وخير السنن سنة محمد،	اور سب سے بہترین طریقہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
وأشرف الحديث ذكر الله،	اور سب سے بہترین بات اللہ تعالی کا ذکر ہے
وأحسن القصص القرآن،	سب قصوں میں بہتر اللہ تعالی کا قرآن ہے
هذا وخير الأمور عوازمها،	اور بہترین کام وہ ہیں جو انسان عزم راسخ سے کرے
وشر الأمور محدثاتها	اور بدترین کام وہ ہیں جو اللہ تعالی کے دین میں خود گھڑ لئے جائیں
وأحسن الهدى هدى الأنبياء،	اور تمام راستوں میں عمدہ راستہ انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے
وأشرف الموت قتل الشهداء،	اور سب سے بہتر موت جام شہادت پینا ہے
وأعمى العمى الضلالة بعد الهدى،	اور سب سے برا اندھا پن ہدایت کے بعد کے گمراہی ہے
وخير الأعمال ما نفع	اور بہترین عمل وہ ہے جو نفع دے

وشر العمى عمى القلب،	بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے
واليد العليا خير من اليد السفلى،	اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے
وما قلّ و كفى خير مما كثر وألهى،	جو چیز کم ہو مگر کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ مگر غافل کرنے والی ہو
وشرّ المعذرة حين يحضر الموت،	بدترین معذرت موت کے وقت کی معذرت ہے
وشر النّدامة يوم القيامة،	اور بدترین شرمنگی قیامت کے دن کی شرمندگی ہے
ومن الناس من لا يأتي الجمعة إلا دبرا،	اور کچھ لوگ وہ ہیں جو بہت دیر کر کے جمعہ میں آتے ہیں
ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا،	اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر لاتعلقی کے ساتھ کرتے ہیں
ومن أعظم الخطايا اللسان الكذاب،	بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک زبان کا جھوٹا ہونا ہے
وخير الغنى غنى النفس،	بہترین تونگری دل کی تونگری ہے
وخير الزاد التقوى،	اور بہترین زادراہ تقوی ہے
ورأس الحكمة مخافة الله عز وجل،	اور دانائیوں کا سرتاج اللہ تعالی کا ڈر ہے
وخير ما وقر في القلوب اليقين،	دل کی سب پسندیدہ چیز یقین ہے
والارتياب من الكفر،	شک کفر کا ایک جز ہے
والنّياحة من أعمال الجاهلية،	اور میت پر چیخنا چلانا اور پیٹنا جاہلیت کا کام ہے
والغلول من جثي جهنم	اور خیانت دوزخ کی آگ ہے

والسّكر كة من النار،	شراب پینا دوزخ کی میں داغنے جانے کے مترادف ہے
والشعر من إبليس،	برے شعر شیطان کی طرف سے ہیں
والخمر جماع الإثم،	شراب تمام گناہوں کی اصل ہے
والنّساء حبالة الشيطان،	اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں
والشّباب شعبة من الجنون،	اور جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے
وشرّ المكاسب كسب الرّبا،	اور بدترین کمائی سودی کمائی ہے
وشر المأكل مال اليتيم،	اور بدترین کھانا یتیم کا مال کھانا ہے
والسعيد من وعظ بغيره،	اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصحت حاصل کرے
والشقي من شقي في بطن أمه،	اور بدنصیب وہ جو ماں کے پیٹ میں ہی برا لکھ دیا گیا ہو
وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع	اور تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے
والأمر إلى الآخرة،	اور معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا
وملاك العمل خواتمه،	عمل کا دارومدار انجام پر ہوگا
وشر الرؤيا رؤيا الكذب،	سب سے برا خواب جھوٹا خواب ہے
وكل ما هو آت قريب،	ہر آنے والی چیز قریب ہے
وسباب المؤمن فسوق،	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
وقتال المؤمن كفر،	مومن سے لڑنا کفر ہے

وأكل لحمه من معصية الله عز وجل،	مومن کی غیبت کر کے اس کا گوشت کھانا اللہ تعالی کی نافرمانی ہے
وحرمة ماله كحرمة دمه،	مومن کے مال کی حرمت اس کے خون کی طرح ہے
ومن يتألّ على الله يكذّبه،	اور جو اللہ کے مقابلہ میں قسم کھائے گا اللہ اس کو جھٹلائے گا
ومن يغفر يغفر له،	اور دوسرے کی خطا بخشے گا وہ بخشا جائے گا
ومن يعف يعف الله عنه	اور جو دوسرے کو معاف کرے گا اللہ اس کو معاف فرمادے گا
ومن يكظم الغيظ يأجره الله،	اور غصہ پی لے گا اللہ اس کو اجر دے گا
ومن يصبر على الرّزيّة يعوضه الله،	اور مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالی اس کا عوض دے گا
ومن يبتغ السّمعة يسمّع الله به،	اور سنی سنائی باتیں پھیلائے گا اللہ تعالی اس کو ذلیل کردے گا
ومن يصبر يضعّف الله له،	اور مصنوعی صبر ظاہر کرے گا اللہ تعالی اس کی تکلیف زیادہ کردے گا
ومن يعص الله يعذبه الله	اور جو اللہ تعالی کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالی اس کو عذاب میں مبتلا کردے گا
اللهم اغفر لي ولأمتي استغفر الله استغفر الله، استغفر الله	اے اللہ مجھے بھی بخش اور میری امت کو بھی، میں اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہوں، میں اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہوں، میں اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہوں

البیہقی 5/ 241 قال الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ 5/ 13، 14 سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۵۱

دوسرا خطبہ شریفہ

وروى الإمام أحمد: خطب رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- عام تبوك وهو مسند ظهره إلى نخلة فقال: «ألا أخبركم بخير الناس وشر الناس، إن من خير الناس رجلا يحمل في سبيل الله على ظهر فرسه أو على ظهر بعيره أو على قدميه حتى يأتيه الموت، وإن من شر الناس رجلا فاجرا جريئا يقرأ كتاب الله لا يرعوي إلى شيء منه

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک ہوئے کر خطبہ ارشاد فرمایا لوگو کیا میں تم کو خبر نہ دوں لوگوں میں بہترین کون ہے اور بدترین کون ہے؟ بے شک لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کی پشت پر سوار ہوکر یا اونٹ کی پشت پر سوار ہوکر یا پیدل سفر کرے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے۔ اور لوگوں کی میں بدترین اور فاجر اور جری شخص وہ ہے جو اللہ تعالی کی کتاب بھی پڑھے اور اس کی کسی بات پر عمل نہ کرے (سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۲)

أخرجه أحمد في المسند 3/ 37، 58، 414، والحاكم 2/ 67 والنسائی 6/ 12.

تیسرا خطبہ

رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تبوک میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دائیں جانب دیکھ کر فرمایا ایمان تو یمن والوں کا ہے اور مشرق کی جانب دیکھ کر فرمایا

اهل الوبر من نحو المشرق حيث يطلع الشيطان قرنيه

دیہاتی لوگ مشرق کی جانب ہیں جہاں سے شیطان اپنے سینگ نکالے گا

المغازی للواقدی جلد ۲ ص ۱۰۱۷

شہداء کی فضیلت پر خطبہ

تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے شہداء کی فضیلت بیان فرمائی کہ ان کو نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشُّهَدَاءَ لَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْيَافِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ. لَا يَمُرُّونَ بِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا تَنَحَّى عَنْهُمْ، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ فَيَتَنَحَّى لَهُمْ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ. يَقُولُ النَّاسُ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أُهْرِيقُوا دِمَاءَهُمْ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. فَيَكُونُ كَذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ!

ترجمہ: اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک شہداء قیامت کے دن اپنی تلواروں کو کندھوں پر لٹکائے ہوئے آئیں گے وہ جس نبی کے پاس سے گزریں گے وہ ان کو راستہ دیں گے حتی کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی ان کو راستہ دیں گے یہاں تک کہ وہ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے لوگ ان کی یہ شان دیکھ کر کہیں گے یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا خون اللہ رب العزت کی رضا کے لئے اس کے راستہ میں بہایا تھا پس وہ اسی حالت میں منبروں پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالی بندوں کا حساب وکتاب فرمادے گا۔

المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۰

گھوڑوں کی فضیلت پر خطبہ

قَالَ: وَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا، فَأَعْطَاهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْبِطَهُ حِيَالَهُ اسْتِئْنَاسًا بِصَهِيلِهِ. فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَفَقَدَ صَهِيلَ الْفَرَسِ فَسَأَلَ عَنْهُ صَاحِبَهُ فَقَالَ: خَصَيْتُه يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اتَّخِذُوا مِنْ نَسْلِهَا وَبَاهُوا بِصَهِيلِهَا الْمُشْرِكِينَ

ترجمہ: قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک انصاری کو دے دیا وہ اس کی ہنہناہٹ سے مانوس ہونے کے لئے اپنے سامنے باندھے اس نے مسلسل ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو گھوڑے کی ہنہناہٹ ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک اس کے متعلق پوچھا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو آختہ کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے اسکی نسل تیار کرو اور مشرکین پر ان کی ہنہناہٹ سے فخر کرو۔

المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۰

گھوڑے کی پشت اپنی چادر مبارک سے صاف فرمائی

قَالُوا: وَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ قَامَ إِلَى فَرَسِهِ الظَّرِبِ فَعَلَّقَ عَلَيْهِ شِعَارَهُ وَجَعَلَ يَمْسَحُ ظَهْرَهُ بِرِدَائِهِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَمْسَحُ ظَهْرَهُ بِرِدَائِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي بِذَلِكَ، مَعَ أَنِّي قَدْ بِتُّ اللَّيْلَةَ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُعَاتِبُنِي فِي حَسِّ الْخَيْلِ وَمَسْحِهَا. وقال: أخبرني خليلي جبريل أَنَّهُ يُكْتَبُ لِي بِكُلِّ حَسَنَةٍ أُوْفِيتُهَا إِيَّاهُ حَسَنَةً، وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَحُطُّ عَنِّي بِهَا سَيِّئَةً. وَمَا مِنِ امْرِءٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَرْبِطُ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُوفِيَهُ بِعَلِيفِهِ يَلْتَمِسُ بِهِ قُوَّتَهُ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ سَيِّئَةً! قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَيُّ الْخَيْلِ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَدْهَمُ أَقْرَحُ، أَرْثَمُ، مُحَجَّلُ الثَّلُثِ مطلق اليمين، فإن لم يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام ظرب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اس پر اپنی لٹکائے اور اپنی چادر مبارک سے اس کی پشت صاف کرنے لگے عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ اپنی چادر مبارک سے اس کی پشت صاف کر رہے ہیں فرمایا ہاں تمہیں کیا پتہ شاید جبریل امین نے مجھے ایسا کرنے کا کہا ہو حالانکہ رات میں نے بسر کی فرشتے مجھ سے گھوڑوں کی مٹی صاف کرنے اوران پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق گفتگو کرتے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے دوست جبریل امین نے بتایا کہ ایسا کرنے سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اہل اسلام میں سے جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں گھوڑا باندھتا ہے اور اسے اس کا پورا چارہ دیتا ہے جس سے وہ قوت حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ہر دانے کے بدلے میں اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور ہر دانے کے بدلے میں اس سے ایک برائی دور فرماتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ گھوڑا کونسا اچھا ہے؟ سیاہ جس کے ماتھے پر سفید نشان ہو اور جس کے ناک اور اوپر والے ہونٹ پر سفید داغ ہو جس کا تہائی حصہ سفید ہو جس کا دایاں پاؤں سفید ہو اگر سفید نہ ہو تو کیت اس صفت کا ہو

المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۰

روزہ کا ثواب

تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا

وَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا فِي الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ جَهَنَّمُ مَسِيرَةَ مِائَةِ سَنَةٍ

ترجمہ: یا رسول اللہ روزہ کا ثواب کتنا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں روزہ رکھتا ہے جہنم اس سے سو سال کی مسافت دور ہو جاتی ہے۔

المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۱

مجاہد کی زوجہ کی فضیلت

وَلَقَدْ فُضِّلَ نِسَاءُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يُخَالِفُ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ فَيَخُونَهُ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ عَمَلِهِ مَا شِئْتَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجاہدین کی بیویوں کو فضیلت دی گئی ہے ان لوگوں پر جو گھروں پر ہیں حرمت ایسی ہے جیسے ان کی ماں کی حرمت ہے کوئی شخص مجاہد کی گھر والی کے پاس آئے پھر اس سے خیانت کرے تو اللہ تعالی اس خائن کو قیامت کے دن اپنے سامنے کھڑا کرکے مجاہد کو کہ فرمائے گا یہ شخص ہے جس نے تیرے گھر والوں کے ساتھ خیانت کی تھی آج تو اس کے نامہ اعمال میں سے جتنی نیکیاں لینا چاہتا ہے لے لے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمھارا کیا خیال ہے؟

المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۱

اپنے اصحاب کی تربیت کا انوکھا انداز

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يُحَدِّثُ قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ بِتَبُوكَ لَيْلَةً، فَخَرَجْتُ فِي سِلَاحِي حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَعَلَيْهِ سِلَاحُهُ، فَقُلْتُ: لَأَقْتَدِيَنَّ بِهَذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ! فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ قَرِيبًا مِنْ قُبَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مُغْضَبًا فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَا هَذِهِ الْخِفَّةُ؟ مَا هَذَا النَّزَقُ؟ أَلَا صَنَعْتُمْ مَا صَنَعَ هَذَانِ الرَّجُلَانِ الصَّالِحَانِ يَعْنِينِي وَسَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. قَالُوا: وَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ وَضَعَ حَجَرًا قِبْلَةَ مَسْجِدِ

تَبُوكَ بِيَدِهِ وَمَا يَلِي الْحَجَرَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا هَاهُنَا شَامٌ، وَمَا هَاهُنَا يَمَنٌ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك، فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَ يُكْثِرُ التَّهَجُّدَ مِنَ اللَّيْلِ، وَلَا يَقُومُ إِلَّا اسْتَاكَ، وَكَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي صَلَّى بِفِنَاءِ خَيْمَتِهِ، فَيَقُومُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَحْرُسُونَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تبوک میں لوگ ایک رات خوف زدہ ہوگئے میں ہتھیار باندھ کر حضرت سالم مولی ابی حذیفہ کے پاس جا بیٹھا وہ بھی ہتھیار بند تھے میں نے کہا میں آج اس صالح و نیک آدمی کی ضرور اتباع کروں گا جو اہل بدر میں سے ہیں پس میں ان کے پہلو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ مبارک کے پاس بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو یہ اوچھا پن اور یہ ہلکا پن کیا ہے؟ تم نے وہ کام کیوں نہ کیا جو ان نیک لوگوں نے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد میں عبداللہ بن عمر اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد تبوک کے قبلہ کا پتھر رکھا اور ساتھ والا پتھر بھی رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا نہ یہاں شام ہے اور نہ یہاں یمن ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تھے تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور حضور بہت زیادہ تہجد ادا کرتے تھے اور تہجد بھی اس وقت تک ادا نہ کرتے جب تک مسواک نہ کر لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنے خیمہ کے صحن میں ادا کرتے تو لوگ کھڑے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے لگے

لمغازی للواقدی جلد ۳ ص ۱۰۲۱

پانچ انعام جو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے

عن عبد الله بن عمر - رضی الله عنهما - قال: كنا مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بتبوك، فقام من الليل يصلي، وهو كثير التهجد من الليل ولا يقوم إلا استاك - فقام ليلة فلما فرغ أقبل على من كان عنده فقال: «أعطيت الليلة خمسا ما أعطيهن أحد قبلي: بعثت إلى الناس كافة- وكان النبى يبعث إلى قومه- وجعلت لى الأرض مسجدا وطهورا، أينما أدركتنى الصلاة تيمّمت وصلّيت، وكان من قبلي لم يعطوا ذلك، وكانوا لا يصلّون إلا فى الكنائس والبيع وأحلت لى الغنائم آكلها، وكان من قبلى يحرمونها، والخامسة هي ما هي، هي ما هي، هي ما هي،» ثلاثا- قالوا: يا رسول الله، وما هي؟ قال: «قيل لى سل فكلّ نبى قد سأل، فهي لكم ولمن شهد أن لا إله إلا الله»

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تبوک میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ تھا تہجد کی نماز بہت زیادہ ادا کرتے تھے اور جب بھی تہجد ادا کرتے اس سے پہلے مسواک ضرور فرماتے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ حاضر خدمت تھے ان کے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا آج رات مجھے پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دی گئیں مجھے سارے لوگوں کیطرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے نبی اپنی ایک خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی جہاں نماز کا وقت آجائے میں تیمم کر کے نماز کرلوں جب کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نماز کی جگہیں خاص تھیں ان جگہوں کے علاوہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے

اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے حلال نہ تھا ان پر مال غنیمت حرام تھا اور پانچویں یہ ہے کہ تین مرتبہ فرمایا ہی ماہی، ہی ماہی، ہی ماہی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کہا گیا کہ میں سوال کروں ہر ایک نبی نے اپنے رب سے سوال کیا اور یہ سوال میں نے تمھارے لئے کیا ہے اور ان لوگوں کے لئے جو لا الہ الا اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔

المغازی للواقدی 3/4301.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ

قال شيوخ محمد بن عمر: استعمل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- على حرسه بتبوك من يوم قدم إلى أن رحل منها عبّاد- رضى الله عنه- فكان عبّاد يطوف فى أصحابه على العسكر، فغدا على رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يوما فقال: يا رسول الله، ما زلنا نسمع صوت تكبير من ورائنا حتى أصبحنا، فولّيت أحدنا يطوف على الحرس، قال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «ما فعلت، ولكن عسى أن يكون بعض المسلمين انتدب» فقال سلكان- ابن سلامة: يا رسول الله، خرجت فى عشرة من المسلمين على خيلنا فكنا نحرس الحرس فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «رحم الله حرس الحرس فى سبيل الله، ولكم قيراط من الأجر على كل من حرستم من الناس جميعا أو دابة

ترجمہ: امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حفاظت کے لئے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا جس دن تبوک پہنچے اس دن سے واپسی کے دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر مامور رہے حضرت عباد اپنے

جوانوں کے دستہ کے ساتھ فوج کے گرد چکر لگاتے رہتے ایک دن صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم ہم اپنے پیچھے مسلسل تکبیر کی آواز سنتے ہیں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے کیا آپ نے ہم میں سے کسی کو محافظوں پر چکر لگانے کے لئے مقرر کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ایسا نہیں کیا لیکن ہو سکتا ہے بعض مسلمان ہمارے گھوڑوں پر مقرر ہوں حضرت سلکان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ اپنے گھوڑوں پر نکلا اور ہم محافظوں کی حفاظت کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی راہ خدا میں حفاظت کرنے والے محافظین کے محافظوں پر رحم فرمائے تم نے جن سب آدمیوں کی یا چوپایوں کی حفاظت کی ہر ایک کے بدلہ میں تمھارے لئے ایک قیراط اجر ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۲

دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے والا

روى الإمام أحمد، وأبو داود عن يزيد بن نمران- بكسر النون وسكون الميم- قال: رأيت رجلا بتبوك مقعدا، فقال: مررت بين يدى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وأنا على حمار، وهو يصلي- فقال «اللهم اقطع أثره» فما مشيت عليها بعدها. وروى أيضا عن سعيد بن غزوان- بفتح المعجمة وسكون الزاى- عن أبيه أنه نزل بتبوك وهو حاج فإذا رجل مقعد قال: سأحدثك حديثا فلا تحدث به ما سمعت إني حي، أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- نزل بتبوك إلى نخلة فقال: «هذه قبلتنا»، ثم صلى إليها، فأقبلت وأنا غلام أسعى حتى مررت بينه وبينها، فقال: «قطع صلاتنا قطع الله أثره» فما قمت عليها إلى يومي هذا

ترجمہ: امام احمد بن حنبل اور امام ابوداود حضرت یزید بن نمران رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو تبوک میں دیکھا وہ اپاہج تھا اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرارہے تھے اور میں گدھے پر سوار ہو کر آگے سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی اے اللہ اس کا نشان مٹادے پس میں اس کے بعد چل نہیں سکا

حضرت سعید بن غزوان اس کے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ وہ حاجی ہونے کی حالت میں تبوک آیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اپاہج آدمی ہے میں نے اس سے اسکا حال پوچھا تو اس نے کہا میں تجھے ایک بات بیان کروں گا مگر جب میں زندہ ہوں تم کسی کو بیان نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اترے اور آپ نے کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرمارہے تھے یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کی میں آیا اور میں بہت تیز نوجوان تھا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان سے گزر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ہماری نماز قطع کردی اللہ تعالی اس کے نشان کو مٹادے وہ کہنے لگا میں اس کے بعد اپاہج ہوگیا آج تک پہلی پوزیشن پر نہ آسکا

[([(2.] (2 أخرجه أبو داود (701و(، 705(وأحمد 64، /4والبیهقی فی السنن 275، /2 والدلائل 234 /5والبدایة 14، /5والبخاری فی التاریخ.366 /8

معجزہ میرے نبی کا کہہ دیا تو ہوگیا

روى محمد بن عمر عن شيوخه قالوا: قال رجل من بنى سعد هذيم: جئت رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وهو جالس بتبوك فى نفر فقال «يا بلال أطعمنا» . فبسط بلال نطعا ثم جعل يخرج من حميت له فأخرج خرجات بيده من تمر معجون بسمن وأقط، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم-: «كلوا» فأ كلنا حتى شبعنا،

فقلت: يا رسول الله، إن كنت لآكل هذا وحدى، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «الكافر يأكل فى سبعة أمعاء والمؤمن يأكل فى معاء واحد» ، ثم جئت فى الغد متحينا لغدائه لأزداد فى الإسلام يقينا، فإذا عشرة نفر حوله فقال: «هات أطعمنا يا بلال» فجعل يخرج من جراب تمرا بكفه قبضة قبضة فقال: «أخرج ولا تخش من ذى العرش إقلالا» فجاء بالجراب ونشره. فقال: فحزرته مدّين، فوضع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يده على التّمر وقال: «كلوا باسم الله» فأكل القوم وأكلت معهم، وأكلت حتى ما أجد له مسلكا. قال: وبقى على النطع مثل الذى جاء به بلال كأنا لم نأكل منه تمرة واحدة. قال: ثم غدوت من الغد وعاد نفر فكانوا عشرة أو يزيدون رجلا أو رجلين. فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «يا بلال أطعمنا» فجاء بلال بذلك الجراب بعينه، أعرفه، فنثره، ووضع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يده عليه وقال: «كلوا باسم الله» فأكلنا حتى نهلنا ثم رجع مثل الذى صبّ ففعل ذلك ثلاثة أيام.

محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ بنی سعد بن ہذیم کے ایک شخص نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف فرما تھے چند اور آدمی بھی حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے بلال ہمیں کھانا کھلاؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چمڑے کا دسترخوان بچھایا پھر وہ کھجوریں جو گھی میں گوندھی ہوئیں تھیں مٹھی بھر بھر کر آگے رکھنی شروع کردیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو فرمایا کہ کھاؤ ہم نے کھانا شروع کردیا ہم نے اتنی کھجوریں کھائیں کہ سب کا پیٹ بھر گیا میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ یہ کھجوریں اتنی تھیں کہ میں اکیلا ہی کھا سکتا تھا لیکن اب ہم سب سیر ہو گئے ہیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے اور مومن ایک آنت سے کھاتا ہے دوسرے دن میں پھر حاضر ہو گیا تا کہ میرے ایمان میں پختگی ہو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کرام جمع ہیں اور حلقہ باندھے بیٹھے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے بلال ہم کو کھانا کھلاؤ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس تھیلی سے کھجوریں نکال نکال کر رکھنی شروع کر دیں وہ کھجوریں نکالتے جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو ارشاد فرماتے جاتے اے بلال کھجوریں نکالتے جاؤ عرش کے مالک سے یہ اندیشہ مت کرو کہ کھجوریں کم ہو جائیں گی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک اور بوری لے آئے اس کو بھی انڈیل دیا میں نے اندازہ لگایا کہ وہ کھجوریں دو مدھوں گی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کھجوروں پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کر دو سب حاضرین نے میرے سمیت کھانا شروع کر دیں سب لوگ سیر ہو گئے اس کے باوجود اس دسترخوان پر اتنی کھجوریں اب بھی موجود تھیں جتنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بکھیریں تھیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے کوئی کھجور کھائی ہی نہ ہو تیسرے دن میں پھر صبح سویرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور لوگ بھی آموجود ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال کھانا لے آؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ کھجوریں لا کر پیش کر دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کر دو ہم نے ان کو کھانا شروع کر دیا سب لوگو خوب سیر ہو گئے اور باقی کھجوروں کو اس تھیلے میں ڈال دیا گیا الغرض ہم تین دن اسی تھیلے میں سے کھاتے رہے مگر کھجوریں ختم نہ ہوئیں۔ المغازی للواقدی 3/ 7101.

سات کھجوریں بہت زیادہ لوگ کھاتے رہے مگر ختم نہ ہوئیں

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے دروازے دربان ہوتا تھا مجھے شام کے وقت بھوک لگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوا تا کہ کھانے کی کوئی چیز ملے تو بھوک مٹاؤں

فطلع جعال بن سراقة وعبد الله بن مغفّل المزنيّ فكنّا ثلاثة كلنا جائع إنما نغشى باب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فدخل رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- البيت فطلب شيئا نأكله فلم يجده، فخرج إلينا فنادى: «يا بلال هل من عشاء لهؤلاء النفر» فقال: والذى بعثك بالحق لقد نفضنا جربنا وحمتنا، قال: «انظر عسى أن تجد شيئا» . فأخذ الجرب ينفضها جرابا جرابا. فتقع التمرة والتمرتان حتى رأيت فى يده سبع تمرات، ثم دعا بصحفة فوضع التمر فيها، ثم وضع يده على التّمرات، وسمّى الله- تعالى- فقال: «كلوا باسم الله» فأكلنا. فحصيت أربعا وخمسين تمرة، أعدّها عدّا ونواها فى يدى الأخرى، وصاحباى يصنعان مثل ما أصنع، وشبعنا، فأكل كل واحد منّا خمسين تمرة، ورفعنا أيدينا فإذا التمرات السبع كما هى. فقال: «يا بلال ارفعها فإنّه لا يأكل منها أحد إلّا نهل شبعا» فلما أصبح رسول الله- صلى الله عليه وسلم- صلى صلاة الصبح ثم انصرف إلى فناء قبّته فجلس وجلسنا حوله، فقرأ من «المؤمنون» عشرا فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «هل لكم فى الغذاء؟» قال عرباض: فجعلت أقول فى نفسى أى غداء، فدعا بلالا بالتمرات، فوضع يده عليهن فى الصحفة، ثم قال: «كلوا بسم الله فأكلنا- فو الذى بعثه بالحق- حتى شبعنا وإنا لعشرة، ثم رفعوا أيديهم منها شبعا وإذا التمرات كما هى. فقال

رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلّم- «لولا إنی أستحی من ربی لأكلنا
من هذا التمر حتی نرد المدينة عن آخرنا» ، وطلع عليهم غلام من
أهل البدو فأخذ رسول الله- صلی الله عليه وسلّم- التمرات
فدفعها إليه فولى الغلام يلو كهن

ترجمہ: حضرت جعال بن سراقہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما بھی آ گئے ہم تینوں کو بھوک لگی ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کا پوچھا تو ان کے پاس بھی کوئی چیز نہ تھی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال ان کو شام کا کھانا کھلاؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ سارے توڑے اور بوریاں اچھی طرح صاف ہوگئیں ہیں اب تو کچھ بھی نہیں رہا ان میں نبی مہرباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال دیکھو تو ہوسکتا ہے کچھ نہ کچھ ان میں سے نکل آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ان بوریوں جھاڑنا شروع کیا کسی میں سے ایک کھجور نکلتی کسی میں سے دو اس طرح سارے توڑے اور بوریاں دیکھنے بعد صرف سات کھجوریں ہی ہاتھ آئیں ان سات کھجوروں کو ہی دسترخواں پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رکھ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست اقدس رکھا اور اللہ تعالی کا نام لیا پھر فرمایا اللہ کا نام لیکر کھاؤ تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانی شروع کر دیں تو میں نے ۵۴ کھجوریں کھائیں تھیں اور میرے ساتھیوں نے بھی ۵۰، ۵۰ کھجوریں کھائیں تھیں ہم سب سیر ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ دسترخواں اٹھالو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دسترخواں اٹھانے لگے تو سات کھجوریں باقی بچی ہوئی تھیں ہم سب سیر ہو چکے تھے جب صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تو اپنے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ مومنوں کی دس آیات تلاوت کیں پھر آقا کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانا کھاؤ گے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اے بلال انکو کھانا کھلاؤ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ سات کھجوریں رات والی لیکر آئے دسترخواں پر رکھ دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ مبارک رکھا پھر فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھاؤ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب کی بار ہم دس لوگ تھے قسم اس ذات کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دیکر بھجا ہم دس لوگ سات کھجوریں کھا کر سیر ہو گئے مگر جب دیکھا تو وہ سات کھجوریں دسترخواں پر ویسی کی ویسی موجود تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی سے حیا آتی ہے ورگرنہ یہی کھجوریں ہم مدینہ منورہ جانے تک کھاتے رہتے ختم ہی نہ ہوتیں اچانک ایک دہاتی لڑکا وہاں سے گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر وہ کھجوریں عطا فرما دیں اور وہ جاتا ہوا کھجوریں چبا رہا تھا

المغازی للواقدی 3/7101.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خبر دے دی

قال محمد بن عمر رحمه الله تعالى: وهاجت ريح شديدة بتبوك فقال
رسول الله- صلی الله عليه وسلّم- «هذا لموت منافق عظيم
النفاق فقدموا المدينة فوجدوا منافقا عظيم النفاق قد مات.

حضرت محمد بن عمر واقدی فرماتے ہیں تبوک میں بہت تیز ہوا چلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا ہے اس کی وجہ سے یہ تیز ہوا چل رہی ہے جب صحابہ مدینہ منورہ آئے تو پتہ چلا بہت بڑا منافق تھا جو مر گیا

أخرجه أحمد فی المسند 3/143.

کنکریاں ڈالنے سے پانی جاری ہوگیا

وروى محمد بن عمر عن شيوخه، قالوا: «قدم على رسول الله- صلى
الله عليه وسلم- نفر من سعد هذيم فقالوا: يارسول الله، إنا قدمنا

إليك وتركنا أهلنا على بئر لنا قليل ماؤها، وهذا القيظ، ونحن
نخاف إن تفرقنا أن نقتطع، لأن الإسلام لم يفش حولنا بعد،
فادع الله تعالى لنا في مائها، فإنا إن روينا به فلا قوم أعز منّا لا يعبر
بنا أحد مخالف لديننا. فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم-
ابغوا ليحصيات فتناول بعضهم ثلاث حصيات فدفعهن إلى
رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ففركهن بيده ثم قال:
«اذهبوا بهذه الحصيات إلى بئركم فاطرحوها واحدة واحدة وسموا
الله تعالى» انصرف القوم من عند رسول الله- صلى الله عليه
وسلّم- ففعلوا ذلك، فجاشت بئرهم بالرواء، ونفوا من قاربهم من
أهل الشرك ووطئوهم فما انصرف رسول الله- صلى الله عليه
وسلم- إلى المدينة حتى أوطئوا من حولهم غلبة ودانوا عليه با
لاسلام.

ترجمہ: قبیلہ سعد کے لوگ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض
کرنے لگے یارسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں اور اپنے گھر والوں کو کنویں کے
پاس چھوڑ کر آئے ہیں اس کنویں میں پانی بہت تھوڑا ہے ہمیں اندیشہ ہے اگر پانی خشک ہوگیا
تو ادھر اُدھر بکھرنا پڑے گا اور چور ہم کو لوٹ لیں گے اور ہماری تعداد بھی بہت زیادہ ہے آپ دعا
کردیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہ ہم کو پانی میں برکت دے اگر پانی کا مسئلہ حل ہوجائے تو یارسول
اللہ جتنے کافرو مشرک لوگ ہیں یہاں سب بھگادیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
کنکریاں لانے کا حکم دیا پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تینوں کنکریاں لیکر ہاتھ میں مل دیں
پھر فرمایا کہ یہ تینوں کنکریاں ایک ایک کرکے کنویں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ڈال دینا جب انہوں
نے وہ کنکریاں پانی میں ڈالیں تو پھر کیا ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے کنویں میں پانی پانی ہوگیا تو ان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سب کافروں کو اور مشرکوں کو جو وہاں آباد تھے وہاں سے بھگادیا
اور باقی جو لوگ بچے وہ اسلام کے قریب آگئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال
کردیا (المغازی للواقدی 3/4301.)

حضرت معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ تبوک سے پڑھائی

عن أنس- رضي الله عنهم- قالوا كنا مع رسول الله- صلى الله عليه
وسلّم- بتبوك، قال أنس: فطلعت الشمس بضياء وشعاع ونور
لم أرها طلعت بمثلهم فيما مضى فأتى جبريل رسول الله- صلى الله
عليه وسلم- فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «يا جبريل
مالي أرى الشمس اليوم طلعت بضياء وشعاع ونور لم أرها
طلعت بمثلهم فيما مضى» قال: «ذلك معاوية بن معاوية المزني
مات بالمدينة اليوم، فبعث الله تعالى سبعين ألف ملك يصلون
عليه، فهل لك في الصلاة عليه؟ قال: «نعم»، فخرج رسول الله-
صلى الله عليه وسلّم- يمشي، فقال جبريل بيده هكذا يفرج له عن
الجبال والآكام، ومع جبريل سبعون ألف ملك، فصلى رسول الله-
صلى الله عليه وسلّم- وصفّ الملائكة خلفه صفّين، فلما فرغ
رسول الله- صلى الله عليه وسلم- قال لجبريل «بم بلغ هذه
المنزلة» قال: «بحبه قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يقرؤها قائما أو قاعدا، أو
راكبا أو ماشيا وعلى كل حال»

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تبوک میں تھے کہ سورج طلوع ہوا اس کی روشنی اور شعاعیں اور نور بہت زیادہ تھا ایسا پہلے کبھی نہ
دیکھا تھا جبریل امین علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ اے جبریل کیا وجہ ہے آج سورج کی روشنی اور نور بہت زیادہ ہے اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا؟ تو جبریل امین نے عرض کی یارسول اللہ آج آپ کے غلام حضرت معاویہ بن معاویہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے ہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے اللہ تعالی نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں کیا آپ بھی انکی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں بھی جنازہ ادا کرنا چاہتا ہوں تو جبریل امین نے ساری زمین سکیڑ دی اور پہاڑ نیچے کر دئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ ادا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں نے بھی شرکت کی جو جبریل امین کے ساتھ آئے تھے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جبریل معاویہ بن معاویہ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ تو جبریل امین نے عرض کی یارسول اللہ ان کو سورۃ اخلاص کے ساتھ بہت محبت تھی کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں پیدل ہوں سوار ہوں ہر حال میں قل ھو اللہ احد پڑھتے رہتے تھے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۷

اس حدیث کو موضوع کہنے والوں کا رد

قال الحافظ فی لسان الميزان فی ترجمة محبوب بن هلال: هذا الحديث علم من أعلام النبوة، وله طرق يقوى بعضها ببعض، وقال فی فتح البارى، فی باب الصفوف على الجنازة: إنه خبر قوى بالنظر إلى مجموع طرقه، وقال فی اللسان فی ترجمة نوح بن عمر طريقة أقوى طرق الحديث- انتهى. وأورد الحديث النووى فی الأذكار فی باب «الذكر فی الطريق» فعلم من ذلك ردّ قول من يقول: إن الحديث موضوع لا أصل له

امام یوسف بن اسماعیل صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لسان المیز ان میں فرماتے ہیں محبوب بن ہلال کے ترجمہ میں کہ یہ حدیث نبوت کی علامتوں سے

ایک علامت ہے اور یہ حدیث اور طرق سے بھی مروی ہے جو بعض بعض کو تقویت دیتے ہیں اور فتح الباری میں کہا باب الصفوف علی الجنازۃ میں کہ یہ خبر قوی ہے اس کے دوسرے طرق کی طرف نظر کے ساتھ اور لسان میں کہا نوح بن عمر کے ترجمہ میں یہ طریقہ سب طرق سے زیادہ قوی ہے اور اس حدیث کو امام نووی نے اپنی کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے باب الذکر فی الطریق میں اس سے ان کا قول رد معلوم ہو گیا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں ہے اور یہ حدیث موضوع ہے

انظر البدایۃ والنہایۃ 4/ 41. سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۷

ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کا تبوک میں وصال

ومحمد بن عمر عن شيوخه قالوا: كان عبد الله ذو البجادين من مزينة، مات أبوه وهو صغير فلم يورّثه شيئا، وكان عمه ميّلا فأخذه فكفله حتى كان قد أيسر، وكانت له إبل وغنم ورقيق، فلما قدم رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- المدينة جعلت نفسه تتوق إلى الإسلام ولا يقدر عليه من عمّه، حتى مضت السنون والمشاهد كلّها، فانصرف رسول الله- صلى الله عليه وسلم- من فتح مكة راجعا إلى المدينة، فقال عبد الله ذو البجادين لعمه: يا عمّ قد انتظرت إسلامك فلا أراك تريد محمدا، فائذن لى فی الإسلام، فقال: والله لئن اتبعت محمدا لا تركت بيدك شيئا كنت أعطيتكه إلا انتزعته منك حتى ثوبيك، فقال: وأنا والله متبع محمدا و مسلم وتارك عبادة الحجر والوثن، وهذا ما بيدى فخذه، فأخذ كلّ ما أعطاه حتى جرّده من إزاره، فجاء أمّه فقطعت بجادا لها باثنين فائتزر بواحد وارتدى بالآخر، ثم أقبل إلى المدينة فاضطجع فی المسجد، ثم صلى مع رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- الصبح، وكان رسول الله- صلى

الله عليه وسلّم- يتصفح الناس إذا انصرف من الصبح، فنظر إليه فأنكره، فقال «من أنت؟» فانتسب له، فقال: «أنت عبد الله ذو البجادين» ثم قال: «أنزل مني قريبا» فكان يكون في أضيافه ويعلمه القرآن، حتى قرأ قرآنا كثيرا، وكان رجلا صيّتا فكان يقوم في المسجد فيرفع صوته في القراءة، فقال عمر

: يارسول الله ألا تسمع هذا الأعرابي يرفع صوته بالقرآن حتى قد منع الناس القراءة؟ فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «دعه يا عمر: فإنه قد خرج مهاجرا إلى الله تعالى وإلى رسوله» فلما خرج رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- إلى تبوك قال: يا رسول الله. ادع الله تعالى لي بالشهادة، فقال: أبلغني بلحاء سمرة فأبلغه بلحاء سمرة، فربطها رسول الله- صلى الله عليه وسلم-على عضده، وقال: «اللهم إني أحرم دمه على الكفّار» فقال: يا رسول الله، ليس هذا أردت فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «إنك إذا خرجت غازيا في سبيل الله فأخذتك الحمى فقتلتك فأنت شهيد. وإذا وقصتك دابّتك فأنت شهيد لا تبالي بأية كان» فلما نزلوا تبوك أقاموا بها أياما، ثم توفي عبد الله ذو البجادين، فكان بلال بن الحارث المزني يقول: حضرت رسول الله- صلى الله عليه وسلم- ومع بلال المؤذن شعلة من نار عند القبر واقفا بها، وإذا رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- في القبر، وإذا أبو بكر وعمر يدليانه إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وهو يقول: «أدنيا لي أخاكما» فلما هيأه لشقّه في اللحد قال: «اللهم إني قد أمسيت عنه راضيا

فارض عنه» فقال ابن مسعود: ياليتني كنت صاحب اللحد

حضرت محمد بن عمر اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ذوالبجادین قبیلہ مزینہ کے ایک فرد تھے ان کی بچپن میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا وراثت میں کوئی چیز نہیں چھوڑی انکا چچا مال دار تھا وہ ان کا کفیل بن گیا اس کے اونٹ بکریاں اور غلام بہت تھے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ان کے دل میں اسلام لانے کی تڑپ پیدا ہوئی مگر چچا کو کہنے کی ابھی ہمت نہ تھی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ مکرمہ کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے عبداللہ بن ذولبجادین نے اپنے چچا کو کہا کہ اے چچا میں نے تیرا بہت انتظار کیا کہ تو اسلام قبول کر لے گا مگر تجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی چاہت نہیں ہے مجھے اجازت دے تا کہ میں جا کر اسلام قبول کر لوں تو چچا نے کہا اللہ کی قسم اگر تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو میں جو کچھ تجھے دیتا ہوں وہ بھی روک لوں گا اور جو کچھ دیا ہے وہ بھی لے لوں گا اور کپڑے بھی جو تم نے پہن رکھے ہیں وہ بھی لے لوں گا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں مومن ہوں اور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہوں اور بتوں کی اور پتھروں کی پوجا سے بے زار ہوں یہ لو جو کچھ تم نے دیا یہاں تک کہ کپڑے بھی اتار کر اس کی طرف پھینک دئے آپ کی امی آئیں تو انہوں نے آپ کو ایک چادر دی آپ نے اس کے دو حصے کئے ایک تہبند بنا لیا اور دوسرا اوپر اوڑھ لیا پھر آپ مدینہ آ گئے رات کے مسجد میں لیٹ گئے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی نماز کے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے لگے تو عبداللہ سے پوچھا چونکہ اجنبی تھے کہ تم کون ہو؟ اپ نے اپنا نام بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم عبداللہ ذولبجادین ہو تم میرے قریب آ جاؤ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مہمانوں میں شامل تھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھتے تھے یہاں تک بہت سارا قرآن سیکھ لیا اور آپ کی آواز بہت بلند تھی اونچی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے ایک دن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ دیہاتی اتنی بلند آواز میں قرآن پڑھتا ہے اسکے تلاوت کرتے ہوئے کوئی اور تلاوت نہیں کرسکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر تم اس کو چھوڑ دو اس کو اس نے اللہ اور اسکے رسول اللہ سب کچھ چھوڑا ہے جیسے پڑھتا ہے پڑھنے دو

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے لگے تو یہ حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ دعا کریں اللہ تعالی مجھے شہادت کی موت دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیری کا درخت ہے اس کی کھال لیکر آؤ جب لیکر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بازو پر باندھ دی پھر اللہ تعالی کی بارگا میں عرض کی یا اللہ میں اس کے خون کو کافروں پر حرام کرتا ہوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میرا ارداہ تو یہ نہیں تھا میں تو شہادت چاہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہ تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو اگر تم بخار سے بھی فوت ہو گئے تو تم شہید ہو گے اگر تم جانور سے گر کر بھی فوت ہو جاتے ہو تو تم شہید ہو گے پس جب تبوک پہنچے تو وہاں کئی دن قیام رہا تو حضرت عبداللہ ذو لبجادین رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ بلال موذن رضی اللہ عنہ آگ کی مشعل سے روشنی کرکے کھڑے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں کھڑے ہیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ذو لبجادین کے جسم کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اپنے بھائی کو قریب کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پہلو کے بل قبر میں لٹایا پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ میں بھی عبداللہ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کاش کہ آج میں فوت ہوا ہوتا اور اس میں قبر میں میں دفن ہوتا۔

المغازی للواقدی 3 / 4101.

جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے

عن سهيل بن بيضاء- رضى الله عنه- أن رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- أردفه على رحله فى غزوة تبوك، قال سهيل ورفع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- صوته «يا سهيل» كل ذلك يقول سهيل: يا لبيك يا رسول الله- ثلاث مرات- حتى عرف الناس أن رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- يريدهم فانثنى عليه من أمامه ولحقه من خلفه من الناس، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له حرّمه الله على النار

ترجمہ: حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ تبوک میں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز میں فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ پھر فرمایا اے سہیل میں عرض کیا لبیک یا رسول اللہ پھر فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ لوگ سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے جو لوگ تھے سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور اسکا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا

أخرجه البخاری ((4417 سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر چکر لگاتے رہتے

قال شيوخ محمد بن عمر: كان رجل من بنى عذرة يقال له عدى يقول: جئت رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- بتبوك فرأيته على ناقة حمراء يطوف على الناس، يقول «يا أيها الناس، يد الله فوق يد

المعطى ويد المعطى الوسطى، ويد المعطى السّفلى، أيها الناس فتغنوا ولو بحزم الحطب اللهم هل بلغت» ثلاثا فقلت: يا رسول الله إن امرأتيّ اقتتلتا، فرميت إحداهما فرمى فى رميتى- يريد أنها ماتت- فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «تعقلها ولا ترثها» فجلس رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فى موضع مسجده بتبوك فنظر نحو اليمين، ورفع يده يشير إلى أهل اليمن فقال «الإيمان يمان» ونظر نحو الشرق فأشار بيده إن الجفاء وغلظ القلوب فى الفدادين أهل الوبر من نحو المشرق حيث يطلع الشيطان قرنيه

ترجمہ: محمد بن عمر واقدی اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ بنی عذرہ کا ایک شخص جسکا نام عدی تھا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تبوک میں تو اس وقت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سرخ اونٹنی پر سوار تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چکر لگا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے لوگو دینے والے ہاتھ کے اوپر اللہ تعالی کا دست قدرت ہوتا ہے عطا کرنے والے کا ہاتھ عمدہ اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے اے لوگو مستغنی ہو جاؤ اگرچہ لکڑی کے ایک گٹھے کے ساتھ ہی مولا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی عرض کیا اللہ تعالی کی بارگاہ میں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری دو بیویوں نے آپس میں لڑائی کی ہے میں نے ان میں سے ایک کو تیر مار دیا جو نشانے پر لگا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بیوی کے ساتھ محبت کرو اسے خستہ حال نہ بناؤ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہوئے دائیں طرف دیکھا دست مبارک بلند فرمایا یمن کے باشندوں کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا ایمان یمن میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب دیکھا اور اشارہ کیا فرمایا جفا اور سخت دل والے

چرواہے دیہاتی مشرق کی جانب ہیں جہاں سے شیطان اپنے سینگ نکالے گا

سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۵ المغازی 3/ 7101.

جہاں تیرا نقش کف پا دیکھا ہم نے مسجد بنالی

مساجد معروفہ

اہل سیر نے ان منازل کی تفصیل بیان نہیں کی جن میں اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا یا رات گزاری مگر ان مساجد کی تفصیل بیان کردی ہے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اور شمار کیا جائے تو پندرہ مساجد ہیں ان سے منازل کے ناموں کا پتہ بھی چل جاتا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استراحت فرمائی اصحابِ سیر نے بیان کیا وہ مساجد یہ ہیں

وَكَانَتْ مَسَاجِدُهُ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ مَعْرُوفَةً، صَلّى تَحْتَ دَوْمَةٍ بِذِي خُشُبٍ، وَمَسْجِدِ الْفَيْفَاءِ، وَمَسْجِدٍ بِالْمَرْوَةِ، وَمَسْجِدٍ بِالسّقْيَا، وَمَسْجِدٍ بِوَادِي الْقُرَى، وَمَسْجِدٍ بِالْحِجْرِ، وَمَسْجِدٍ بِذَنَبِ حَوْصَاءَ، وَمَسْجِدٍ بِذِي الْجِيفَةِ، مِنْ صَدْرِ حَوْصَاءَ، وَمَسْجِدٍ بِشِقّ تَارَاءَ [(1)] مِمّا يَلِي جَوْبَرَ، وَمَسْجِدٍ بِذَاتِ الْخِطْمِيّ، وَمَسْجِدٍ بِسَمْنَةَ، وَمَسْجِدٍ بِالْأَخْضَرِ، وَمَسْجِدٍ بذات الزّراب [(2)]، ومسجد بالمدران [(3)]، ومسجد بتبوك.

۱ مسجد جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو خشب میں ایک بڑے درخت کے نیچے نماز ادا فرامائی

۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مسجد جو الفیفا میں ہے
یہ الفیفا وادی العقیق کے نواح میں ایک جگہ ہے اور الفیفا متعدد جگہوں کا نام ہے

۳ المروہ کی مسجد
یہ وادی القری کی ایک بستی ہے

۴ السقیاء کی مسجد

علامہ یاقوت حموی نے بیان کیا ہے السقیاء الفرع کی عملداری میں ایک بڑی بستی ہے جو جحفہ سے ۱۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے

۵ وادی القری کی مسجد، الحجر کی مسجد

وادی القری میں ایک جگہ ہے

۶ الحجر کی مسجد

وادی قری کی ایک جگہ ہے

۷ ذنب حوصاء کی مسجد

اس جگہ کی حد بندی کسی نے بیان نہیں کی

۸ ذوالجیفہ کی مسجد

علامہ یاقوت حموی نے بیان کیا ہے یہ تبوک اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے

9 شق تارا کی مسجد جو جوبر کے پاس ہے

کسی نے اس کی حد بندی بیان نہیں کی

۱۰ ذات الخطمی کی مسجد

علامہ یاقوت نے بیان کیا ہے اس جگہ پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے اور اس جگہ کی بھی حد بندی بیان نہیں کی

۱۱ سمنہ کی مسجد

علامہ یاقوت نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان پانی ہے

۱۲ الاخضر کی مسجد

اس جگہ کی بھی حد بندی بیان نہیں کی گئی

۱۳ اذات الزراب کی مسجد

اس کی بھی حد بندی بیان نہیں کی گئی

۱۴ لمدران کی مسجد

۱۵ تبوک کی مسجد

کتاب المغازی جلد ۳ ص ۹۹۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرامی نامہ ہرقل کے نام

لمّا وصل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- تبوك كان هرقل بحمص، ولم يكن يهم بالذى بلغ رسول الله- صلى الله عليه وسلم- عنه من جمعه، ولا حدثته نفسه بذلك. وروى الحارث بن أبي أسامة عن بكر بن عبد الله المزني- رحمه الله تعالى- قال: قال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «من يذهب بهذا الكتاب إلى قيصر وله الجنة» ؟ فقال رجل: وإن لم يقبل؟ قال: «وإن لم يقبل» فانطلق الرجل فأتاه بالكتاب، فقرأه فقال: اذهب إلى نبيكم فأخبره أني متبعه، ولكن لا أريد أن أدع ملكي، وبعث معه بدنانير إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فرجع فأخبره. فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «كذب» وقسم الدنانير [(2)]. وروى الإمام أحمد. وأبو يعلى بسند حسن لا بأس به عن سعيد بن أبي راشد قال: لقيت التّنوخي رسول هرقل إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- بحمص، وكان جارا لى شيخا كبيرا قد بلغ المائة أو قرب. فقلت: ألا تحدثني عن رسالة رسول الله- صلى الله عليه وسلم- إلى هرقل؟ فقال: بلى، قدم رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- تبوك، فبعث دحية الكلبي إلى هرقل، فلما أن جاء كتاب رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- دعا

قسّيسى الروم وبطارقتها، ثم أغلق عليه وعليهم الدار فقال: قد نزل هذا الرجل حيث رأيتم، وقد أرسل يدعونى إلى ثلاث خصال: أن اتبعه على دينه، أو أن أعطيه مالنا على أرضنا والأرض أرضنا، أو نلقى إليه الحرب. والله لقد عرفتم فيما تقرأون من الكتب ليأخذن

[(1)] انظر البداية والنهاية 14/ 4.

[(2)] انظر الطبرانى فى الكبير 442/ 12 والمجمع 306/ 5.

أرضنا فهلم فلنتبعه على دينه، أو نعطه مالنا على أرضنا، فنخروا نخرة رجل واحد حتى خرجوا من برانسهم وقالوا: تدعونا أن نذر النصرانية أو نكون عبيدا لأعرابى جاء من الحجاز؟ فلما ظن أنهم إذا خرجوا من عنده أفسدوا عليه الروم رقّاهم ولم يكد وقال: إنما قلت ذلك لأعلم صلابتكم على أمركم. ثم دعا رجلا من عرب تجيب كان على نصارى العرب قال. ادع لى رجلا حافظا للحديث عربىّ اللسان أبعثه إلى هذا الرجل بجواب كتابه. فجاء بى فدفع إلىّ هرقل كتابا. فقال: اذهب بكتابى هذا إلى هذا الرجل، فما سمعته من حديثه فاحفظ لى منه ثلاث خصال هل يذكر صحيفته التى كتب بشىء؟ وانظر إذا قرأ كتابى هذا هل يذكر الليل؟ وانظر فى ظهره هل فيه شىء يريبك؟ قال: فانطلقت بكتابه حتى جئت تبوكا فإذا هو جالس بين ظهرى أصحابه محتبيا على الماء. فقلت: أين صاحبكم؟ قيل ها هو ذا. قال فأقبلت أمشى حتى جلست بين يديه فناولته كتابى فوضعه فى حجرة ثم قال: «ممن أنت؟» فقلت:

أنا أخو تنوخ، فقال: «هل لك فى الإسلام. الحنيفية ملة أبيك إبراهيم؟» فقلت: إنى رسول قوم وعلى دين قوم [لا أرجع عنه] حتى أرجع إليهم. فضحك وقال إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ [القصص 65] يا أخا تنوخ، إنى كتبت بكتاب إلى كسرى فمزقه، والله ممزّقه وممزّق ملكه، و كتبت إلى النجاشى بصحيفة فمزقها، والله ممزّقه وممزّق ملكه. و كتبت إلى صاحبك بصحيفة فأمسكها فلن يزال الناس يجدون منه بأسا ما دام فى العيش خير قلت: هذه إحدى الثلاث التى أوصانى بها صاحبى، فأخذت سهما من جعبتى فكتبتها فى جفن سيفى، ثم ناول الصحيفة رجلا عن يساره، قلت: من صاحب كتابكم الذى يقرأ لكم؟ قالوا: معاوية. فإذا فى كتاب صاحبى: تدعونى إلى جنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقين، فأين النار؟ فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «سبحان الله أين النهار إذا جاء الليل»

قال: فأخذت سهما من جعبتى فكتبته فى جفن سيفى، فلم فرغ من قراءة كتابى قال: «إن لك حقا، وإنك لرسول، فلو وجدت عندنا جائزة جوزناك بها، إنا سفر مرملون» قال قتادة فناداه رجل من طائفة الناس قال: أنا أجوزه ففتح رحله فإذا هو بحلة صفورية فوضعها فى حجرى، قلت من صاحب الجائزة؟ قيل لى: عثمان، ثم قال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «أيكم ينزل هذا الرجل؟» فقال فتى من الأنصار: أنا. فقام الأنصارى وقمت معه حتى إذا خرجت من طائفة المجلس نادانى رسول الله- صلى الله عليه وسلم-

فقال: «تعال يا أخا تنوخ» فأقبلت أهوى حتى كنت قائما فى مجلسى الذى كنت بين يديه، فحل حبوته عن ظهره وقال: «ها هنا امض لما أمرت له، فجلت فى ظهره فإذا أنا بخاتم النبوة فى موضع غضروف الكتف مثل المحجمة الضخمة» قال الحافظ ابن كثير 5/ 61 «هذا حديث غريب وإسناده لا بأس به، تفرد به الإمام أحمد»

سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۵۵۸

قال محمد بن عمر: فانصرف الرجل إلى هرقل فذكر ذلك له. فدعا قومه إلى التصديق بالنبى- صلى الله عليه وسلّم- فأبو حتى خافهم على ملكه، وهو فى موضعه بحمص لم يتحرك ولم يزحف، وكان الذى خبر النبى- صلى الله عليه وسلم- من تعبئة أصحابه ودنوه إلى وادى الشام لم يرد ذلك ولا همّ به. وذكر السهيلى رحمه الله تعالى: أن هرقل أهدى لرسول الله- صلى الله عليه وسلّم- هدية- فقبل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- هديته وفرقها على المسلمين.

ثم إن هرقل أمر مناديا ينادى: ألا إن هرقل قد آمن بمحمد واتبعه، فدخلت الأجناد فى سلاحها وطافت بقصره تريد قتله، فأرسل إليهم: إنى أردت أن أختبر صلابتكم فى دينكم، فقد رضيت عنكم، فرضوا عنه. ثم كتب إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- كتابا مع دحية يقول فيه: إنى معكم ولكنى مغلوب على أمرى، فلما قرأ رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- كتابه قال: «كذب عدو الله، وليس بمسلم بل هو على نصرانيته»

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک پہنچے تو اس وقت ہرقل حمص میں تھا اس نے

اہل اسلام پر حملہ کرنے کا تصور تک نہیں کیا تھا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا مکتوب اس کے پاس لیکر جائے گا اس کو جنت ملے گی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اس نے مکتوب قبول نہ کیا تو بھی جنت ملے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً ملے گی تو وخص حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے مکتوب لیکر روانہ ہوئے مکتوب جب ہرقل کے پاس پہنچا تو ہرقل نے کہا کہ یہ مکتوب تم اپنے نبی کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں اطلاع دو میں آپ کا پیروکار ہوں لیکن میں تخت و تاج چھوڑنا نہیں چاہتا اس نے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ واپس آئے سارے حالات عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ وہ بدبخت جھوٹا ہے جو دینار اس نے بھیجے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین میں تقسیم فرما دیئے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن ابی راشد سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات تنوخی سے ہوئی جس کو ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قاصد بنا کر بھیجا تھا جبکہ وہ شخص حمص میں فروکش تھا سعید بن ابی راشد کہتے ہیں کہ یہ شخص میرا پڑوسی تھا اس کی عمر سو سا سال سے زیادہ تھی میں نے کہا کیا تم مجھے اس مکتوب کے بارے میں بتاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو بھیجا تھا اور اس خط کے بارے میں جو ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا تھا؟ اس نے کہا بے شک ضرور بیان کرتا ہوں اس نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف فرما ہوئے تو دحیہ رضی اللہ عنہ کو ہرقل کی طرف روانہ فرمایا جب ہرقل کو وہ خط کو ملا تو اس نے روم کے قسیسوں اور بطریقوں کو بلایا جب وہ آگئے تو اس نے محل کے سارے دروازے بند کر لئے اور ان لوگوں سے یوں گویا ہوا وہ شخص یعنی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تک پہنچ گئے جہاں تک تم نے دیکھ لیا ہے اور انہوں نے مجھے خط بھیجا ہے اور مجھے تین باتوں میں سے ایک کو قبول کرنے کا حکم دیا ہے نمبر ۱ میں ان کا دین کا قبول کرلوں نمبر ۲ ہماری زمین پر جو باغات یا مکانات ہیں وہ ہم ان کے حوالے کر دیں اور زمین ہمارے قبضہ میں رہے نمبر ۳ یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں ہرقل نے کہا اے حاضرین تم نے اپنی کتابوں

میں پڑھا ہے اور تم اس حقیقت کو جانتے ہو اور اچھی طرح باخبر ہو یہ نبی ہم سے ہماری زمینیں چھین لے گا پس آؤ ہم اس کی اطاعت کر لیں اور ہماری زمینوں پر جو املاک ہیں ان کو حوالے کر دیں لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور بڑے غرور سے کہا کہ کیا تو ہم کو دعوت دیتا ہے کہ ہم دین نصرانیت ترک کر کے ایک عربی جو حجاز سے آیا ہے اس کے غلام بن جائیں؟ قیصر نے جب انکار و عمل دیکھا تو اس نے سوچا اگر یہ لوگ اسی حالت میں یہاں سے چلے گئے تو لوگوں کو بھڑکا کر میرا تخت و تاج چھین لیں گے تو قیصر نے فوراً انکو رام کرنے کے لئے کہا میں تو تمہارے دین کے اندر پختگی کو دیکھ رہا تھا کہ تم کتنے پکے ہو اور تم کو آزما رہا تھا پھر اس نے ایک عربی کو بلایا جو نصرانی تھا اسے کہا کہ میرے لئے ایک شخص تلاش کرو جس کی زبان عربی ہو اور حافظہ مضبوط ہو جو بات بھی سنے اسے اچھی طرح یاد کر لے تا کہ میں اس کو اس شخص کی طرف بھیجوں جس نے مجھے خط بھیجا ہے چنانچہ میں ایسا شخص تلاش کیا اور اس کو ہرقل کے پاس لے گیا اس نے اس کو کہا میرا یہ خط لے جاؤ اور اس شخص کو پہنچا دو اور وہ جو باتیں کریں ان کو اچھی طرح یاد کر لینا خصوصاً یہ دیکھنا کہ ان کی گفتگو میں ان چیزوں کا تذکرہ کہیں پایا جاتا ہے کیا جو خط جو پہلے لکھا تھا اس کا تذکرہ ان کی گفتگو میں ہے؟ کیا ان کی پشت کی طرف کوئی ایسی چیز ہے جو نگاہ کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے؟ وہ شخص کہتا ہے میں ہرقل کا پیغام لیکر تبوک آ گیا میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما ہیں چنانچہ میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ہرقل کا خط پیش کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیا اور مجھ سے فرمایا تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں تنوخ کا بھائی ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین اسلام جو کہ دین حنیف کی طرف دعوت دینے والا ہے کیا تم اس کو قبول کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں اپنی قوم کا قاصد ہوں اور ابھی بھی اپنی قوم کے دین پر قائم ہوں اور جب تک اپنے وطن نہ لوٹ جاؤں اسی دین پر قائم رہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا انک لاتھدی من احببت القصص ۵۶ پھر فرمایا اے تنوخی بھائی میں نے ایک خط کسری کو لکھا اس نے اس کو پرزے پرزے کر دیا اللہ تعالی نے اس کی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میں نے ایک خط

نجاشی کو لکھا پھر میں نے ایک خط ہرقل کو لکھا اس نے اس کو پکڑ لیا اس کی برکت سے لوگ اس کا احترام کرتے رہیں گے اور اس کی ہیبت ان پر چھائی رہے گی جب میں نے اس خط کا تذکرہ سنا تو اس کو یاد کر لیا ہرقل کی تین باتوں میں سے ایک بات تو پوری ہو گئی پھر اس نے کہا کہ تمہارے صاحب کے خط میں تدعون الی جنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین جب آسمانوں اور زمینوں کے عرض میں جنت ہے تو دوزخ کہاں ہوگی؟ اس کے لئے جگہ نہیں ہوگی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ جب رات ہوتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے؟ میں نے لیل کا نام دن کر یاد کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکتوب پڑھ کر فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا تجھے حق ہے کیونکہ تو قاصد ہے اسوقت ہم سفر میں ہیں اور ہمارے مال وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے وگرنہ میں تم انعام واکرام کے ساتھ روانہ کرتا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ واپس جانے لگا تو ایک آدمی نے اس کو بلایا اور کہا میں اس کو انعام دیتا ہوں اس نے اپنا کجاوہ کھولا اس میں ایک صفوریہ کی پوشاک نکال کر میری گود میں رکھ دی میں نے پوچھا کہ یہ تحفہ دینے والا کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عثمان ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس مہمان کو کون اپنے گھر ٹھہرائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے گھر لے جاتا ہوں وہ کھڑا ہوا میں بھی کھڑا ہو گیا میں جب اس ہجوم سے باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اے تنوخ کے بھائی ادھر آؤ میں تیزی سے لپک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کھڑا ہوا آپ نے اپنی چادر کا بند کھولا اور فرمایا کہ ادھر سے گزرو جو تم کو حکم دیا گیا ہے میں پشت کی طرف سے پلٹا تو مجھے کندھے کے قریب مہر نبوت دکھائی دی وہ شخص ہرقل کے پاس واپس آیا سارا واقعہ بیان کیا اس نے ایک بار پھر اپنی قوم کو اپنے پاس بلایا اور مشورہ دیا کہ تم اس نبی پر ایمان لے آؤ اور اس کی دعوت قبول کر لو لیکن اس بار بھی وہی ہوا انہوں نے اس نصحت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہرقل نے ایک تحفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا جو آپ نے قبول فرما کر صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیا ہرقل نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ منادی کرے ہرقل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کر لی ہے جو بڑے فوجی افسر تھے وہ بپھر گئے اور شاہی محل میں زبردستی داخل ہو گئے وہ ہرقل کو قتل کرنے کا عزم کر چکے تھے ہرقل نے جب بات بگڑتی دیکھی تو کہنے لگا میں ہرگز اپنا ابائی مذہب چھوڑنے کو تیار نہیں ہو ں میں توان باتوں سے تم کو آزمانا چاہتا تھا پھر اس نے ایک خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا اور زبانی عریضہ بھجا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور از حد مجبور ہوں کچھ بھی نہیں کر سکتا تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہوا بلکہ وہ نصرانیت پر ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۵۵۹

اکیدر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم دَعَا خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فبعثه إلى أكيدر دومة، وهو أكيدر بن عبد الملك، رجل من بنى كنانة (كَانَ مَلِكًا عَلَيْهَا وَكَانَ نَصْرَانِيًّا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم لِخَالِدٍ " إِنَّكَ سَتَجِدُهُ يَصِيدُ الْبَقَرَ " فَخَرَجَ خَالِدٌ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ حِصْنِهِ بِمَنْظَرِ الْعَيْنِ، وَفِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ صَائِفَةٍ، وَهُوَ عَلَى سَطْحٍ لَهُ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ (وَبَاتَتِ الْبَقَرُ تحكُّ بِقُرُونِهَا بَابَ الْقَصْرِ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: هَلْ رَأَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَطُّ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، قَالَتْ: فَمَنْ يَتْرُكُ هٰذَا؟ قَالَ: لَا أَحَدَ فَنَزَلَ فَأَمَرَ بِفَرَسِهِ، فأُسرج له، وركب معه نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فِيهِمْ أَخٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ حَسَّانُ، فَرَكِبَ وَخَرَجُوا مَعَهُ بِمَطَارِدِهِمْ (فلمّا خَرَجُوا تلقّتهم خَيْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم فَأَخَذَتْهُ وَقَتَلُوا أَخَاهُ وَكَانَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مخوّص بالذّهب، فَاسْتَلَبَهُ خَالِدٌ فَبَعَثَ بِهِ ٥ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ

قُدُومِهِ عَلَيْهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ قَبَاءَ أُكَيدر حِينَ قُدِمَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَلْمِسُونَهُ بِأَيْدِيهِمْ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا [فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ] (لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ". قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ لَمَّا قَدِمَ بِأُكَيدر عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم حَقَنَ لَهُ دَمَهُ فَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ، ثُمَّ خَلّٰى سَبِيلَهُ فَرَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ (فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بنى طيء يُقَالُ لَهُ بُجَيْرُ بْنُ بُجْرَةَ فِي ذٰلِكَ: تَبَارَكَ سَائِقُ الْبَقَرَاتِ إِنِّي * رَأَيْتُ اللّٰهَ يَهْدِي كُلَّ هَادِ فَمَنْ يَكُ حَائِدًا عَنْ ذِي تَبُوكٍ * فَإِنَّا قَدْ أُمِرْنَا بِالْجِهَادِ وَقَدْ حَكَى الْبَيْهَقِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِهٰذَا الشَّاعِرِ " لَا يَفْضُضِ اللّٰهُ فاك " فأتت عليه سبعون (سَنَةً مَا تَحَرَّكَ لَهُ فِيهَا ضِرْسٌ وَلَا سِنٌّ. وَقَدْ رَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم بَعَثَ خَالِدًا مَرْجِعَهُ مِنْ تَبُوكَ فِي أَرْبَعِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ فَارِسًا إِلَى أُكَيدر دومة فذكر نحو ما تقدم إلا أنه ذكر أنّه ما كره حتّٰى أَنْزَلَهُ مِنَ الْحِصْنِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدِمَ مع أُكيدر إلى رسول الله ثَمَانِمِائَةٍ مِنَ السَّبْيِ، وَأَلْفُ بَعِيرٍ، وَأَرْبَعُمِائَةِ دِرْعٍ، وَأَرْبَعُمِائَةِ رُمْحٍ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ عَظِيمُ أيلة يحنة بن رؤبة بقضية أُكيدر أقبل قادماً إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصالحه فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ (

ترجمہ: امام ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد

بن ولید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ فرمایا اور وہ اکیدر بن عبدالملک جو بنی کنانہ کا ایک آدمی تھا اور وہ دومہ کا بادشاہ تھا اور وہ عیسائی مذہب رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد آپ اسے گائیں شکار کرتا ہوا پائیں گے

پس جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے اور جب آپ اس کے قلعے سے اتنا دور تھے جہاں سے انسان آنکھ دیکھ سکتا ہے اور یہ موسم گرما کا تھا اور رات چاندنی تھی اور وہ چھت پر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا تھا اور گایوں نے محل کے دروازے اپنے سینگوں سے مارتے ہوئے رات گزاری تو اس کی بیوی نے کہا کیا آپ نے اس کی مثل کبھی دیکھا ہے؟ تو اس نے جواب دیا قسم خدا کی ایسا کبھی نہیں دیکھا وہ کہنے لگی اسے کون چھوڑے گا؟ اس نے جواب دیا کوئی نہیں پس وہ اترا اور اپنا گھوڑا لانے کا حکم دیا اور اس کے لئے زین کسنے کا حکم دیا اور اس کے گھر والوں میں سے ایک جماعت سوار ہوئی جس میں اس کا ایک بھائی تھا جس کا نام حسان تھا پس وہ سوار ہوا اور وہ اپنے نیزے لئے اس کے ساتھ نکلے پس جب وہ نکلے تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے استقبال کیا اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا اور اس پر دیباج کی ایک قبا تھی جو سونے سے آراستہ تھی پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خود حاضر ہو سے سے پہلے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج دیا جب اکیدر کی قبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ہاتھ لگا کر تعجب کرنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اکیدر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو بچایا اور جزیہ پر اس سے مصالحت فرمائی پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو اپنی بستی واپس چلا گیا اور بنی طے کے ایک

آدمی نے جسے بجیر بن بجرہ کہتے تھے اس بارے میں کہا گایوں کو ہانکنے والے نے برکت حاصل کی اور میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ ہر ہادی کی رہنمائی کرتا ہے پس جو شخص تبوک والے سے کنارہ کش رہتا ہے ہمیں اس کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا ہے

امام بیہقی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شاعر کو دعا دی اللہ تعالیٰ تیرے دانت سلامت رکھے وہ ستر سال کا ہو گیا نہ اس کی داڑھ ہلی اور نہ اس کے دانت ٹوٹے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اکیدر کے ساتھ آٹھ سو قیدی ایک ہزار اونٹ اور چار سو زرہیں اور چار سو نیزے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کئے اور یہ بھی بیان کیا جب ایلہ کا بادشاہ یحنہ بن رویۃ نے اکیدر کے بارے میں سنا تو وہ خادم بن کر حاضر خدمت اقدس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی پس یہ دونوں تبوک میں اکٹھے ہوئے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ فرمانا

قال محمد بن عمر - رحمه الله تعالى: شاور رسول الله- صلى الله عليه وسلم- أصحابه في التقدم. فقال عمر بن الخطاب: يا رسول الله، إن كنت أمرت بالمسير فسر. فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-:

«لو أمرت بالمسير لما استشرتكم فيه»

فقال: يا رسول الله إن للروم جموعا كثيرة، وليس بها أحد من أهل الإسلام، وقد دنونا منهم، وقد أفزعهم دنوّك، فلو رجعنا هذه السنة حتى ترى أو يحدث الله لك أمرا.

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام جانے اور ان کے باشاہوں اور حاکموں سے بات کرنے کے بارے میں اعیان انصار و مہاجرین سے مشورہ فرمایا اور ان صحابہ

کرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مشورہ فرمانا وشاورھم فی الامر کے تحت تھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حضور تشریف لے جانے پر مامور ہیں تو ہم سب آپ کے خادم ہیں اور جہاں آپ توجہ فرمائیں گے ہم سب آپ کے ساتھ ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالی کی جانب سے حکم ہوجاتا تو میں تم سے کبھی مشورہ نہ کرتا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہ روم کا لشکر بہت زیادہ ہے اور لشکر اسلام کی حالت سے حضور باخبر ہیں اور قیصر روم اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہے اور آپ کی ہیبت وشوکت کا غلغلہ ان شہروں میں خوب پھیل چکا ہے اور آپ کا خوف ان کے دلوں پر غالب آچکا ہے اگر اس سال لوٹ کر دوسرے سال قصد فرمائیں تو زیادہ مناسب ہے اور حکم تو آپ کا ہی بلند وبرتر ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے درست تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

واپسی کا حکم اللہ تعالی نے دیا

وروى البيهقي وغيره بسند جيد عن عبد الرحمن بن غنم: أن اليهود أتوا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يوما فقالوا: يا أبا القاسم، إن كنت صادقا أنك نبيّ فالحق بالشام، فإن الشام أرض المحشر وأرض الأنبياء، فصدّق ما قالوا، فغزا غزوة تبوك لا يريد إلا الشام. فلما بلغ تبوك أنزل الله تعالى آيات من سورة بني إسرائيل بعد ما ختمت السورة وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا [الإسراء 67.

77] فأمره الله تعالى بالرجوع إلى المدينة وقال: فيها محياك ومماتك ومنها تبعث. فرجع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فأمره جبريل فقال: اسأل ربّك عزّ وجلّ، فإن لكل نبيّ مسألة- وكان جبريل له ناصحا، وكان رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- له مطيعا، قال: «فما تأمرني أن أسأل» قال: وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا [الإسراء 08] فهؤلاء الآيات أنزلت عليه في مرجعه من تبوك.

امام بیہقی اور ان کے علاوہ ائمہ نے سند جید کے ساتھ حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابوالقاسم اگر آپ سچے ہیں اس دعوی میں کہ آپ اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں تو آپ شام چلے جائیں اور وہاں جا کر رہیں کیونکہ وہی میدان محشر بھی ہے اور انبیاء کرام کی زمین بھی وہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کی تصدیق کی اور آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے ہوئے ارادہ بھی یہی فرمایا کہ اب وہاں ہی رہیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو اللہ تعالی نے سورۃ اسرء کی یہ آیات نازل فرمائیں

وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾

ترجمہ کنز الایمان

اور بیشک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ڈگا دیں کہ تمہیں اس سے باہر کر دیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾

دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے حضرت

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۃ مبارکہ کا شان نزول بیان فرماتے ہیں

شانِ نزول: مشرکین نے اتفاق کر کے چاہا کہ سب مل کر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کر دیں لیکن اللہ تعالی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ واپس تشریف لانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اسی مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر حیات مبارکہ گزرے گی اور اسی میں آپ کا مزار شریفہ ہوگا اور اسی میں سے ہی آپ قیامت کے اٹھیں گے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لانے لگے تو جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی بات مان لیتے تھے تو جبریل امین علیہ السلام عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کی اللہ تعالی دعا قبول فرماتا رہا ہے اور آپ بھی اللہ تعالی سے دعا مانگیں تو جبریل امین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگنے کا کہا

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾

اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیات غزوہ تبوک سے واپسی پر نازل ہوئیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

پنیر کا تحفہ پیش کیا گیا

عن ابن عمر - رضی اللہ عنہما - قال: أتی رسول اللہ - صلی اللہ علیہ

وسلم - بجبنة فی تبوك فدعا بالسكين فسمّى وقطع

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پنیر پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگوائی اور اللہ تعالی کا نام لیکر اس کو کاٹا

الطبرانی فی الکبیر 11/ 303. سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۳

طاعون والے علاقہ میں جانے کی ممانعت

اسی سفر تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک نصیحت فرمائی

: أن رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - قال فی غزوة تبوك: «إذا وقع الطّاعون بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها، وإذا كنتم بغيرها فلا تقدموا عليها

ترجمہ: اگر کسی علاقہ میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے تو اور تم اس علاقہ میں ہو تو وہاں سے نکل کر نہ جاؤ اور اگر تم اس علاقہ سے باہر ہو تو پھر طاعون والی جگہ نہ جاؤ

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت

عن أبی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ- قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَنْحَرُ نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «افْعَلُوا» فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ وَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا البركة، فقال رسول الله «نَعَمْ!» فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفٍّ مِنَ التَّمْرِ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ «خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ» فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فى العسكر وعاء الا ملئوها وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ»

ترجمہ: جب غزوہ تبوک میں لوگوں کو بھوک نے ستایا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ اگر آپ ہم کو اجازت عطا فرمادیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کرلیں اور کھائیں بھی اور تیل بھی لگائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی کہ ایسا کرلو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو ملے جب بات ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اگر ایسا ہوا تو سواریاں کم ہوجائیں گی لیکن آپ ان کے توشوں کے بڑھنے کی دعا کریں اور ان میں برکت کی دعا کردیں اللہ تعالی خیر فرمادے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا فرش منگوایا اور اسے پھیلایا پھران کے توشوں کے بڑھنے کی دعا کی پس ایک آدمی مٹھی بھر مکئی لایا دوسرا مٹھی بھر کھجوریں لایا اور تیسرا روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ چمڑے کے فرش پر سای چیزیں جمع ہوگئیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی پھران کو فرمایا اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو پس وہ اپنے اپنے برتن بھرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے فوج کے سارے برتن بھرلئے اور کھا کر سیر بھی ہوگئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور جو شخص بغیر شک کے اس کلمہ کے ساتھ اللہ تعالی کے ساتھ ملاقات نہیں کرے گا وہ جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۰)

امام واقدی کی روایت

قال: فجزأنا ما جاءوا به فوجدوه سبعة وعشرين صاعا. قال شيوخ محمد: ثم قام رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فتوضأ وصلى ركعتين ثم دعا الله تعالى قال عمر: فجلس رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- إلى جنبه فدعا فيه بالبركة. ثم قال: «أيها الناس خذوا ولا تنتهبوا» فأخذوه في الجرب والغرائر، حتى جعل الرجل يعقد قميصه فيأخذ فيه. قال أبو هريرة- رضى الله عنه وما تركوا فى العسكر وعاء إلا ملئوه، وأكلوا حتى شبعوا، وفضلت فضلة. قال شيوخ محمد بن عمر: قال بعض من الصحابة: لقد طرحت كسرة يومئذ من خبز وقبضه من تمر، ولقد رأيت الأنطاع تفيض، وجئت بجرابين فملأت أحدهما سويقا والآخر خبزا، وأخذت في ثوبي دقيقا كفاني إلى المدينة=

ترجمہ: فرماتے ہیں ہم نے اندازہ لگایا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لائے تھے تو ستائیس صاع تھا امام واقدی کے شیوخ بیان فرماتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالی سے دعا کی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سامان کے پاس آکر بیٹھے اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا اے لوگو اس میں سے لو اور چھینا جھپٹی نہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے توڑے اور برتن پکڑ لئے یہاں تک کہ ایک شخص اپنی قمیص میں باندھ رہا تھا اس میں کھانا ڈال رہا تھا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے لشکر میں کوئی بھی برتن باقی نہیں بچا سب برتن بھر گئے اور سارے صحابہ کرام کھا کر سیر ہوگئے امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ بیان کرتے ہیں بعض صحابہ سے کہ انہوں نے صرف ایک روٹی کا ٹکڑا اور ایک مٹھی بھر کھجور رکھی اس سے سارا دسترخوان بھر گیا پھر میں دو توڑے لایا اس میں سے ایک میں ستو بھر لئے اور ایک میں روٹیاں بھر لیں ایک کپڑے میں آٹا بھر لیا تو مجھے مدینہ منورہ آنے تک کافی ہوگیا

المغازی للواقدی 3/ 8301 سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۳ ۴

کتنے دن قیام فرمایا؟

وقال جابر بن عبد الله رضی الله عنهما أقام رسول الله- صلی الله علیه وسلم- بتبوك عشرين ليلة يقصر الصلاة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس راتیں قیام فرمایا اور حضور نمازیں قصرادا فرماتے رہے۔

المغازی للواقدی 1038 /3 سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۳ ۴

ایلہ کے باشندوں سے مصالحت

مصالحته علیه السلام ملك أيلة وأهل جرباء وأذرح وهو مقيم عَلَى تَبُوكَ قَبْلَ رُجُوعِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ أَتَاهُ يُحَنَّةُ بْنُ رُؤْبَةَ صَاحِبُ أَيْلَةَ فَصَالَحَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ، وَأَتَاهُ أَهْلُ جَرْبَاءَ وأذرح وأعطوه الْجِزْيَةَ، وَكَتَبَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا فهو عندهم، و كتب لِيُحَنَّةَ بْنِ رُؤْبَةَ وَأَهْلِ أَيْلَةَ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذِهِ أَمَنَةٌ مِنَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ لِيُحَنَّةَ بْنِ رُؤْبَةَ وَأَهْلِ أَيْلَةَ سُفُنِهِمْ وَسَيَّارَتِهِمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ لَهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَهْلِ الْبَحْرِ، فَمَنْ أَحْدَثَ مِنْهُمْ حَدَثًا فَإِنَّهُ لَا يَحُولُ مَالُهُ دُونَ نَفْسِهِ، وَإِنَّهُ طَيِّبٌ لِمَنْ أَخَذَهُ من الناس، وأنه لا يحل أن يمنعوا مَاءً يَرِدُونَهُ وَلَا طَرِيقًا يَرِدُونَهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ. زَادَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بَعْدَ هَذَا، وَهَذَا كِتَابُ جُهَيْمِ بْنِ الصَّلْتِ وَشُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ بِإِذْنِ

رَسُولِ اللَّهِ.

امام ابن اسحاق بیان فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو ایلہ کا بادشاہ یحنہ بن رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزیہ دیا اور جرباء اور اذرح کے باشندے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزیہ دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جو ایک تحریر لکھ دی جوان کے پاس موجود ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یحنہ بن رؤیۃ ایلہ کے باشندوں کے لئے لکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ امان ہے یحنہ بن رؤیۃ اور ایلہ کے باشندوں کو اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی ہے بحر و بر میں انکے سفینوں اور قافلوں کو اللہ تعالی کے رسول محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف امان حاصل ہے نیز ان کے ساتھ اہلِ شام اہلِ یمن اور سمندری لوگوں کو بھی امان حاصل ہے پس جو کوئی ان میں سے نئی بات کرے گا اس کا مال اس کی جان کی حفاظت نہیں کرے گا اور لوگوں میں سے جو اسے لے گا وہ اس کے لئے طیب ہوگا اور کسی کے لئے اس پانی کو روکنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کے بحری و بری راستے کو جس پر وہ آتے جاتے ہیں روکنا جائز ہے اور یونس نے بکیر اس کے بعد ابن اسحاق سے یہ بات زیادہ اضافہ کے ساتھ لکھی ہے کہ یہ تحریر جہیم بن الصلت اور شرحبیل نے رسول اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۷

اہل جرباء واذرح کو خط

قَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: وَكَتَبَ لِأَهْلِ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هذا كتاب مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ لِأَهْلِ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ، أَنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مِائَةَ دِينَارٍ

فِي كُلِّ رَجَبٍ، وَمِائَةَ أُوقِيَّةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِمْ كَفِيلٌ بِالنُّصْحِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ وَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ أَيْلَةَ بُرْدَهُ مَعَ كِتَابِهِ أَمَانًا لَهُمْ، قَالَ فَاشْتَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِثَلَاثِمِائَةِ دِينَارٍ.

ترجمہ: یونس ابن اسحاق سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرباء اور اذرح کے باشندوں کے لئے لکھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جرباء اور اذرح کے لوگوں کے لئے ہے وہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امان سے امن میں ہوں گے ان پر ہر رجب میں ایک سو دینار اور ایک سو اچھا اوقیہ دینا واجب ہوں گے اور اللہ تعالی مسلمانوں اور مسلمانوں میں سے جو ان کے پاس حسن سلوک اور خیر خواہی کرنے کے بارے میں ان کا ضامن ہے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خط کے ساتھ ایلہ کے باشندوں کو اپنی چادر بھی امان کے لئے عطا فرمائی راوی کا بیان ہے وہ چادر ابو العباس عبداللہ بن محمد نے تین سو دینار کے عوض خرید لی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۷

چشمے جاری ہو گئے

روى محمد بن عمر، وأبو نعيم عن أبي قتادة- رضى الله عنه- قال: بينا نحن نسير مع رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فى الجيش ليلا وهو قافل وأنا معه إذ خفق خفقة- وهو على راحلته فمال على شقه فدنوت منه فدعمته فانتبه. فقال: «من هذا؟» فقلت: أبو قتادة يا رسول الله، خفت أن تسقط فدعمتك، فقال رسول الله- صلى الله

عليه وسلّم- «حفظك الله كما حفظت رسوله» ثم سار غير كثير ثم فعل مثل ذلك هذا فدعمته فانتبه فقال: يا أبا قتادة، هل لك فى التعريس؟ » فقلت: ما شئت يا رسول الله، فقال: «انظر من خلفك» فنظرت فإذا رجلان أو ثلاثة، فقال «ادعهم» فقلت: أجيبوا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فجاءوا فعرسنا- ونحن خمسة- برسول الله- صلى الله عليه وسلم- ومعى إداوة فيها ماء وركوة لى أشرب فيها، فنمنا فما انتبهنا إلا بحرّ الشمس، فقلنا: إنّا لله فاتنا الصبح، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم-: «لنغيظن الشّيطان كما غاظنا» فتوضأ من ماء الإداوة ففضل فضلة فقال: «يا أبا قتادة احتفظ بما فى الإداوة والرّكوة، فإن لهما شأنا» وصلى- صلى الله عليه وسلّم- بنا الفجر بعد طلوع الشمس، فقرأ بالمائدة، فلما انصرف من الصلاة قال: «أما إنهم لو أطاعوا أبا بكر وعمر لرشدوا» وذلك أن أبا بكر وعمر أرادا أن ينزلا بالجيش على الماء فأبوا ذلك عليهما، فنزلوا على غير ماء بفلاة من الأرض، فركب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فلحق الجيش عند زوال الشمس ونحن معه. وقد كادت أعناق الخيل والرجال والركاب تقطّع عطشا، فدعا رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- بالرّكوة فأفرغ ما فى الإداوة فيها. ووضع أصابعه عليها فنبع الماء من بين أصابعه، وأقبل الناس فاستقوا وفاض الماء حتى رووا، ورووا خيلهم، وركابهم، وكان فى العسكر اثنا عشر ألف بعير، والناس ثلاثون ألفا، والخيل اثنا عشر ألف فرس، فذلك قول رسول الله- صلى الله عليه وسلّم-

«احتفظ بالرّكوة والإداوة».

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واپسی پر رات کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تھے آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ ایک طرف کو جھک گئے میں نے آگے بڑھ کر تھام لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابوقتادہ ہوں مجھے خدشہ لاحق ہوا کہیں آپ گر نہ جائیں تو میں نے آپ کو تھام لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی اللہ تعالی تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے اللہ تعالی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی کچھ دیر بعد پھر اسی طرح ہوا میں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی دیر آرام نہ کرلیں؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے آپ کی مرضی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو پیچھے کون ہے؟ میں نے دیکھا تو ان کو بلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یاد فرمارہے ہیں وہ حاضر خدمت ہوگئے تو ہم تعداد میں پانچ ہوگئے ہم نے وہیں رات بسر کی میرے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا اور ایک پیالہ تھا جس میں میں پانی پیتا تھا ہم سوگئے سورج کی تپش نے ہمیں جگایا ہم اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا ہماری نماز صبح رہ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم شیطان کو اسی طرح غصہ دلائیں گے جس طرح اس نے ہمیں غصہ میں کیا ہم نے مشکیزے کے پانی سے وضو کیا کچھ پانی بچ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوقتادہ جو کچھ اس مشکیزے میں ہے اور برتن میں اس کو سنبھال کر رکھنا اس سے عن قریب ایک عظیم معجزہ ظاہر ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے بعد نماز صبح پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مائدہ تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اگر لوگ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کرلیتے تو ان کے لئے بہتر تھا اس کی وجہ یہ کہ دونوں حضرات نے لشکر کو چشمہ پر روکنے کا مشورہ دیا تھا مگر لوگوں نے انکار کردیا وہ چشمہ کے بغیر چٹیل میدان میں اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور لشکر سے

جا ملے زوال کا وقت تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اونٹوں گھوڑوں کی گردنیں قریب تھا کہ پیاس کی وجہ سے کٹ جاتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی مشکیزہ منگوایا اس میں سے پانی اس پیالے میں انڈیلا اس میں اپنی مبارک انگلیاں رکھیں پانی انگلیوں سے بہنے لگا لوگ آئے سیراب ہوئے پانی پھر بھی باقی بچ گیا انہوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو سیراب کرلیا لشکر میں بارہ ہزار اونٹ تیس ہزار مجاہدین اور بارہ ہزار گھوڑے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی مراد تھی کہ اس مشکیزے اور اس برتن کو سنبھال کر رکھنا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۴

جن کے تلوں کا دھون ہے آبِ حیات

وروى محمد بن عمر، وأبو نعيم عن جماعة من أهل المغازي قال: بينا رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- يسير منحدرا إلى المدينة، وهو في قيظ شديد، عطش العسكر بعد المرتين الأولين عطشا شديدا حتى لا يوجد للشّفة ماء قليل ولا كثير، فشكوا ذلك لرسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فأرسل أسيد بن الحضير في يوم صائف، وهو متلثم، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- «عسى أن تجد لنا ماء» فخرج أسيد وهو فيما بين تبوك والحجر في كل وجه فيجد راوية من ماء مع امرأة من بليّ، فكلّمها أسيد، وأخبرها خبر رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فقالت: فهذا الماء، فانطلق به إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- وقد وصفت له الماء وبينه وبين الطريق هنيهة، فلما جاء أسيد بالماء دعا فيه رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ودعا فيه بالبركة، ثم قال: «هلم أسقيتكم» فلم يبق معهم سقاء إلا ملئوه، ثم دعا بركابهم وخيولهم، فسقوها حتى نهلت، ويقال أنه- صلى الله

عليه وسلم- أمر بما جاء به أسيد فصبه فی قعب عظيم من عساس أهل البادية فأدخل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فيه يده، وغسل وجهه ويديه ورجليه، ثم صلى ركعتين، ثم رفع يديه مدا، ثم انصرف وإن القعب ليفور، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- للناس «ردوا» فاتسع الماء وانبسط الناس حتى يصنّف عليه المائة والمائتان فارتووا، وإن القعب ليجيش بالرّواء، ثم راح رسول الله- صلى الله عليه وسلم- مبردا مترويا

ترجمہ: محمد بن عمر اور ابو نعیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ لشکر کو سخت پیاس لگی یہ پہلی دو بار جو واقعہ ہوا اس کے بعد کی بات ہے حتی کہ کسی کے پاس نہ تھوڑا پانی رہا نہ زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ختم ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم دن میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو چہرہ ڈھانپ ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید پانی تم کو مل جائے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تبوک وحجر کے مابین ہر طرف گئے انہوں نے بلی کی ایک خاتون کے پاس پانی پالیا انہوں نے اس خاتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتائی اس خاتون نے کہا یہ پانی ہے اسے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دو اس عورت نے بتایا کہ پانی راستے سے ذراہٹ کر ہے جب حضرت اسید رضی اللہ عنہ پانی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اسے ایک بڑے پیالے میں ڈال دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا اپنا چہرہ مبارک ہاتھ مبارک اور پاؤں اس میں دھوئے اور دو رکعتیں نماز ادا کی پھر دعا مانگی تو اس پیالے میں پانی جوش مارنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آؤ پانی وسیع ہو گیا ہے صحابہ کرام خوش ہو گئے وہ ایک ایک دو دو سو ہو کر آنے لگے اور سیر ہو کر پینے لگے سب نے پی لیا مگر پانی ابھی بھی جوش مار رہا

تھا

(سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۴)

سواریوں کو روکنا مشکل ہو گیا

عن فضالة ابن عبيد- رضی الله عنه- أن رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- غزا غزوة تبوك فجهد الظهر جهدا شديدا فشكوا ذلك إليه، ورآهم يزجون ظهرهم، فوقف فی مضيق والناس يمرون فيه، فنفخ فيها وقال: «اللهم احمل عليها فی سبيلك فإنك تحمل على القوی والضعيف والرطب واليابس فی البر والبحر» فاستمرت فما دخلنا المدينة إلا وهی تنازعنا أزمته

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو سواریوں کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول مہرباں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریوں کو مار رہے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تنگ جگہ پر کھڑے ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے گزر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے پھونک ماری اور دعا کی یا اللہ اپنے رستے میں ان پر سوار کر بحر وبر میں تو قوی وضعیف، خشک وتر پر تو ہی سوار کرتا ہے وہ سواریاں طاقتور ہو کر چلنے لگیں جب ہم مدینہ منورہ داخل ہوئے تو ہم ان کو نکیلوں سے روک رہے تھے

الطبرانی فی الکبیر 11 / 103 وابن حبان ذکرہ الہیثمی فی الموارد (6071) وانظر المجمع 6 / 391 والبیہقی فی الدلائل 6 / 551، وابن کثیر فی البدایۃ 6 / 681.

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۵

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا

تبوک سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے والوں میں ایک حضرت

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بھی تھے فرماتے ہیں کہ رات کے وقت سخت اندھیرا تھا میرا سامان گر گیا اور ملنا مشکل ہو گیا جب میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا

قال حمزة: فنوّر لی فی أصابعی الخمس، فأضاءت حتی جمعت ما سقط من السوط والحبل وأشباهها

ترجمہ: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پانچوں انگلیاں منور کر دیں تو ان کی وجہ سے روشنی ہو گئی میرا جتنا سامان گرا تھا سارا مل گیا یہاں تک کہ کوڑا اور رسی اور اس جیسی جتنی چیزیں تھیں سب مل گئیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۸

جب اپنے ہی ایسے کریں تو دکھ ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّه سَمِعَ أَبَا رُهْمٍ كُلْثُومَ بْنَ الْحُصَيْنِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم غَزْوَةَ تَبُوكَ فَسِرْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَهُ وَنَحْنُ بِالْأَخْضَرِ وَأَلْقَى اللَّهُ عَلَيَّ النّعاس (1) وطفقت أَسْتَيْقِظُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَةِ النَّبِيّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ أُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَطَفِقْتُ أَحُوزُ رَاحِلَتِي عَنْهُ، حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فِي بَعْضِ الطَّرِيق، فَزَاحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَتَهُ وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ، فَلَمْ أَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ " حَسِّ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ " سِرْ " فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي عَمَّنْ تخلّف عَنْهُ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَأُخْبِرُهُ بِهِ. فَقَالَ وَهُوَ يَسْأَلُنِي " مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الطِّوَالُ الثِّطَاطُ (2) الَّذِينَ لَا شَعْرَ لهم فِي وُجُوهِهِمْ؟ " فحدَّثته بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ " فَمَا فَعَلَ النَّفر السُّودُ الْجِعَادُ الْقِصَارُ " قَالَ:

قُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ هَؤُلَاءِ مِنَّا قَالَ " بَلَى الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَخٍ " (3) فتذكّرتهم فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ كَانُوا حُلَفَاءَ فِينَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ حُلَفَاءُ فِينَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَا مَنَعَ أَحَدَ أُولَئِكَ حِينَ تخلَّف أن يحمل على بعير من إبله امرءاً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يتخلَّف عنّي الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَغِفَارُ وأسلم ".

ترجمہ: ابوذر غفاری کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو اصحاب الشجرہ میں سے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں شرکت کی تھی پس میں ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا اور ہم مقام اخضر میں تھے اور اللہ تعالی نے مجھ پر اونگھ غالب کر دی میں جاگنے لگا اور میری اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے قریب ہو گئی تو مجھے گھبراہٹ ہونے لگی کہ کہیں رکاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو تکلیف نہ ہو میں اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے دور کرنے لگا یہاں تک کہ راستے میں نیند مجھ پر غالب آ گئی اور میری اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے ٹکرا گئی اور میں اس وقت بیدار ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حس کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے بخشش مانگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چلو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ان لوگوں کے متعلق پوچھنے لگے جو بنی غفار کے تھے اور پیچھے رہ گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں عرض کرنے لگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اس طویل بے ریش اور سرخ رنگ جماعت نے کیا کیا جن کے چہروں پر بال نہ تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیچھے رہنے کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا حال بتاؤ جن کے اونٹ شدخ کے کنویں پر تھے

پس میں نے ان کو بنی غفار میں یاد کیا مگر میں ان کو یاد نہ رکھ سکا یہاں تک کہ میں نے بتایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ وسلم وہ اسلم قبیلہ کی ایک پارٹی تھی جو فینا کے حلیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے کسی کو جب راہ خدا میں چست اونٹ پر سوار کرنے کے لئے پیچھے رہ گیا ہو رکاوٹ نہیں کی گئی بلاشبہ مجھے سب سے زیادہ گراں یہ بات ہے میرے اہل میں سے مہاجرین وانصار غفار اور اسلم پیچھے رہ جائیں

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۴

منافقین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی ناپاک سازش

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَمَّ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بِالْفَتْكِ بِهِ وَأَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ رَأْسِ عَقَبَةٍ فِي الطَّرِيقِ، فَأُخْبِرَ بِخَبَرِهِمْ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالْمَسِيرِ مِنَ الْوَادِي وَصَعِدَ هُوَ الْعَقَبَةَ وَسَلَكَهَا مَعَهُ أُولَئِكَ النَّفَرُ وَقَدْ تَلَثَّمُوا، وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ أَنْ يَمْشِيَا مَعَهُ، عَمَّارٌ آخِذٌ بِزِمَامِ النَّاقَةِ، وَحُذَيْفَةُ يَسُوقُهَا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ سَمِعُوا بِالْقَوْمِ قَدْ غَشُوهُمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأبصر حذيفة فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ وَمَعَهُ مِحْجَنٌ، فَاسْتَقْبَلَ وُجُوهَ رَوَاحِلِهِمْ بِمِحْجَنِهِ، فلمّا رَأَوْا حُذَيْفَةَ ظَنُّوا أَنْ قَدْ أُظْهِرَ عَلَى مَا أَضْمَرُوهُ مِنَ الْأَمْرِ الْعَظِيمِ فَأَسْرَعُوا حَتَّى خَالَطُوا النَّاسَ، وَأَقْبَلَ حُذَيْفَةُ حَتَّى أَدْرَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا فَأَسْرَعَا حَتَّى قَطَعُوا الْعَقَبَةَ وَوَقَفُوا يَنْتَظِرُونَ النَّاسَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُذَيْفَةَ " هَلْ عَرَفْتَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟ " قَالَ: مَا عَرَفْتُ إِلَّا رَوَاحِلَهُمْ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ حِينَ

غَشِيتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ " عَلِمْتُمَا مَا كَانَ مِنْ شَأْنِ هَؤُلَاءِ الرَّكْبِ؟ " قَالَا: لَا، فأخبرهما بما كانوا تملاوا عليه وسماهم لهما واستكتمهما ذَلِكَ؛ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا تَأْمُرُ بِقَتْلِهِمْ؟ فَقَالَ " أَكْرَهُ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ " (وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ هَذِهِ الْقِصَّةَ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ بِأَسْمَائِهِمْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَحْدَهُ وَهَذَا هُوَ الْأَشْبَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَيَشْهَدُ لَهُ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ لِعَلْقَمَةَ صَاحِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - يَعْنِي أَهْلَ الْكُوفَةِ - صَاحِبُ السَّوَادِ وَالْوِسَادِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ - يَعْنِي حُذَيْفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ - يَعْنِي عَمَّارًا - وَرَوَيْنَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِحُذَيْفَةَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ لَا وَلَا أُبَرِّئُ بَعْدَكَ أَحَدًا - يَعْنِي حَتَّى لَا يَكُونَ مُفْشِيًا سِرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم -. قُلْتُ: وَقَدْ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَقِيلَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، وَذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَجَمَعَهُمْ لَهُ فَأَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَبِمَا تَمَالَاوا عَلَيْهِ. ثُمَّ سَرَدَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَسْمَاءَهُمْ قَالَ وفيهم أنزل الله عزوجل: * (وهمّوا بما لم ينالوا) * [التَّوْبَة: 47]. وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ مسلمة عن أبي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وسلّم أَقُودُ بِهِ، وَعَمَّارٌ يَسُوقُ النَّاقة - أَوْ أَنَا أَسُوقُ وَعَمَّارٌ يَقُودُ بِهِ - حَتَّى إِذَا كنا بالعقبة إذا باثنى عشر رجلاً قَدِ اعْتَرَضُوهُ فِيهَا، قَالَ فَأَنْبَهْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم فَصَرَخَ بِهِمْ فَوَلَّوْا مدبرين، فقال لنا رسول الله "هَلْ عَرَفْتُمُ الْقَوْمَ؟" قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَانُوا مُتَلَثِّمِينَ، وَلَكِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الرِّكَابَ، قَالَ "هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا أَرَادُوا؟" قُلْنَا: لَا قَالَ: "أَرَادُوا أَنْ يَزْحَمُوا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْعَقَبَةِ فَيُلْقُوهُ مِنْهَا" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ لَا تَبْعَثُ إِلَى عَشَائِرِهِمْ حَتَّى يَبْعَثَ إِلَيْكَ كُلُّ قَوْمٍ بِرَأْسِ صَاحِبِهِمْ؟ قَالَ "لَا، أَكْرَهُ أن يتحدث العرب بينها أَنَّ محمّداً قاتل لقومه، حَتَّى إِذَا أَظْهَرَهُ اللَّهُ بِهِمْ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَقْتُلُهُمْ" ثُمَّ قَالَ "اللَّهم ارْمِهِمْ بِالدُّبَيْلَةِ" قُلْنَا يا رسول الله وما الدبيلة؟ قال "هى شهاب من نار تقع عَلَى نِيَاطِ قَلْبِ أَحَدِهِمْ فَيَهْلِكُ وَفِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ: مِنْ طَرِيقِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أبى نضرة، عن قيس بن عبادة. قَالَ، قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا فِيمَا كان من أمر عليّ أرأى رأيتموه أم شئ عهده إليكم رسول الله؟ فقال: ما عهد إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الجنّة حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الخياط" (وَفِي رواية مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ قَتَادَةَ "إِنَّ فِي أُمَّتِي اثْنَيْ عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الجنّة حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الخياط، ثَمَانِيَةٌ منهم يكفيكهم الدُّبَيْلَةُ، سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ

مِنْ صُدُورِهِمْ". قَالَ الْحَافِظُ الْبَيْهَقِيُّ (وَرَوَيْنَا عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهم كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ - أَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ - وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عشر منهم حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ، وَعَذَرَ ثَلَاثَةً أَنَّهم قَالُوا: مَا سَمِعْنَا الْمُنَادِي وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ. وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ قَالَ: حدَّثنا يَزِيدُ - هُوَ ابْنُ هَارُونَ - أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ. قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أمر منادياً فنادى إنَّ رسول الله آخِذٌ بِالْعَقَبَةِ فَلَا يَأْخُذْهَا أَحَدٌ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم يَقُودُهُ حُذَيْفَةُ وَيَسُوقُهُ عمّار إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَثِّمُونَ عَلَى الرَّواحل فَغَشُوا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم وَأَقْبَلَ عمّار يَضْرِبُ وُجُوهَ الرَّواحل، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم لِحُذَيْفَةَ "قُدْ قُدْ" حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوادى، فلمّا هبط وَرَجَعَ عمّار قَالَ "يا عمّار هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ؟" قَالَ قَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرَّواحل وَالْقَوْمُ مُتَلَثِّمُونَ قَالَ "هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا؟" قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ فَيَطْرَحُوهُ" قَالَ فسارَّ عمّار رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم فَقَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ العقبة؟ قال أربعة عشر رجلاً، فَقَالَ إِنْ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ، قَالَ فَعَذَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا منادى رَسُولِ اللَّهِ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ. فَقَالَ عمّار: أَشْهَدُ أَنَّ الاثْنَيْ عَشَرَ (الْبَاقِينَ

حَرْبٌ لِلّٰہِ وَلِرَسُولِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ۔

ترجمہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو منافقین کی ایک جماعت نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی گھاٹی کی چوٹی سے گرا کر شہید کر دیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حقیقتِ حال کے متعلق سب بیان فرما دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وادی میں چلنے کا حکم دیا اور خود آپ گھاٹی پر چڑھ گئے اور وہ گروہ ڈھاٹے باندھ کر گھاتی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ پیچھے اس کو ہانکنے لگے اسی دوران وہ چل رہے تھے کہ انہوں نے لوگوں کے متعلق سنا کہ وہ ہمارے قریب آ گئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں آ گئے جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال دیکھا تو ان کے قریب آئے اور کھونٹی کے ساتھ ان کی سواریوں کے منہ سیدھے کئے جب انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا تو وہ جان گئے کہ مسلمان ان کی سازش سے آگاہ ہو گئے ہیں تو وہ تیزی سے چل کر لوگوں میں مل گئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حذیفہ کیا تم انہیں جانتے ہو؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے اپنے منہ چھپا رکھے تھے اور رات کی تاریکی کی وجہ سے میں ان کی سواریوں کے سوا کسی کو نہیں پہچان سکا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں اس قافلہ کا حال جانتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ تو نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ بات بتائی جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ان کے نام بھی بتائے ان کو حکم دیا کہ ان کے نام ظاہر نہ کئے جائیں دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کے قتل کا حکم نہیں

دیتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ لوگ آپس میں کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بارے میں سوال کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ کو قسم دے کر کہا کہ سچ سچ بتاؤ کیا میں ان میں سے تو نہیں ہوں؟

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں آپ ان میں سے نہیں ہیں اور میں آپ کے کسی کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کروں گا

وہ لوگ کتنے تھے؟

میں کہتا ہوں کہ وہ چودہ آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بارہ آدمی تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا تو آپ نے ان کو اکٹھا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے معاملہ کے بارے بتایا اور انہوں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اس کے متعلق بھی آگاہ کیا پھر ابن اسحاق نے ان کے نام بیان کئے اور کہا کہ ان کے بارے میں آیۃ نازل ہوئی

انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا جس کو وہ حاصل نہ کر سکے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور آگے آگے چل رہا تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے چل رہے تھے یا میں پیچھے تھا وہ آگے تھے حتی کہ جب ہم گھاٹی میں پہنچے تو بارہ لوگوں نے اس گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو للکارا تو وہ پیچھے بھاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا کیا تم نے ان کو پہچان لیا؟ ہم نے عرض کی کہ ان کو نہیں پہچانا کیونکہ ان لوگوں نے ڈھاٹے مارے ہوئے تھے لیکن ہم نے ان کی سواریوں کو پہچان لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت تک

منافق ہی رہیں گے اور کیا تم ان کے ارادے جانتے ہو کیا تھے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالی کے رسول کے ساتھ ٹکرانے اور
گھاٹی سے گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کے قبیلوں کی
طرف پیغام نہیں بھیجیں گے تا کہ ہر قوم اپنے ساتھی کے سر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش
کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ عرب آپس میں کہیں
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کو قتل کرتے ہیں اور جب اللہ تعالی آپ کو ان پر غلبہ دے گا تو آپ ان
کے قتل کی طرف توجہ دینا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ ان
پر دبیلہ مار دے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دبیلہ کیا ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا یہ ایک آگ کا شعلہ ہے جو ان میں سے کسی کے دل کی رگ پر پڑے گا تو اس
کو ہلاک کر دے گا

یہ لوگ جنت نہیں جاسکیں گے

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ
سے کہا کیا تم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے اس فعل کو دیکھا ہے کیا یہ تمھاری
رائے ہے یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو کوئی وصیت کی ہے؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کوئی وصیت کی ہے اور نہ کسی اور کو وصیت کی ہے
لیکن حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ان لوگوں میں بارہ لوگ ایسے جو منافق ہیں ان
میں آٹھ اس وقت تک جنت داخل نہ ہوسکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ داخل ہو
جائے

بارہ منافق جنت نہیں جاسکیں گے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
میری امت میں بارہ منافق ہیں وہ اس وقت تک جنت نہیں جاسکیں گے جب تک اونٹ سوئی

کے ناکے میں نہ داخل ہو جائے ان میں آٹھ کو دبیلہ کافی ہو جائے گا وہ آگ کا چراغ ہے جو ان کے
کندھوں کے درمیان ظاہر ہوگا اور ان کے سینے سے پھوٹ کر نکلے گا

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں وہ بارہ یا پندرہ لوگ ہیں اور میں اللہ کی قسم
کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دنیاوی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے تک لڑتے رہیں گے اور تین نے عذر پیش کیا
اور کہا کہ نہ ہم نے اعلان سنا تھا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم وادی میں چلو اور نہ
ہی ہم کو ان لوگوں کے ارادے کا پتہ تھا کہ وہ کیا چاہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک
سے تشریف لا رہے تھے تو منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف سے
جا رہے ہیں کوئی شخص گھاٹی کی طرف نہ آئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے آگے چل رہے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے چل رہے تھے ڈھاٹھے باندھے ہوئے ایک
گروہ آگے آیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے اونٹوں کو مارنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا قد قد حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی میں اتر گئے اتنے میں
حضرت عمار رضی اللہ عنہ واپس آئے تو نے ہم کو فرمایا کیا تم نے ان کو پہچان لیا؟ ہم نے عرض کی کہ
ان کو نہیں پہچانا کیونکہ ان لوگوں نے ڈھاٹھے مارے ہوئے تھے لیکن ہم نے ان کی سواریوں کو
پہچان لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت تک منافق ہی رہیں
گے اور کیا تم ان کے ارادے جانتے ہو کیا تھے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالی کے رسول کے ساتھ ٹکرانے اور گھاٹی سے گرا کر
شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا راوی بیان کرتا ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے سرگوشی کی تو اس نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تم مجھے یہ بتاؤ وہ لوگ کتنے تھے انہوں نے جواب دیا چودہ آدمی تھے اس نے کہا اگر میں بھی ان میں شامل ہو تو پندرہ تھے راوی کا بیان ہے ان میں سے تین آدمیوں نے تو عذر پیش کیا کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز کو نہیں سنا تھا اور نہ ہی ہم کو ان کے ارادے کا علم تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ لوگ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں قیامت قائم ہونے تک لڑتے رہیں گے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۶

أخرجه البيهقي في الدلائل 5/ 257، وانظر المغازي للواقدي 3/ 1043، 1044، والدر المنثور 3/ 259 وابن كثير في البداية 5/ 19. والبيهقي في الدلائل 5/ 258.

وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں جو۔۔!

عن جابر رضي الله عنهما أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- لما رجع من غزوة تبوك فدنا من المدينة فقال: «إن بالمدينة أقواما ما سرتم مسيرا ولا قطعتم واديا إلا كانوا معكم» فقالوا: يا رسول الله، وهم في المدينة؛ قال: «وهم بالمدينة حبسهم العذر»

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو فرمایا بیشک مدینہ منورہ میں ایک قوم ایسی ہے جو ہر وقت تمھارے ساتھ رہی ہے جس جس وادی سے تم گزرے ہو تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ مدینہ منورہ میں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں وہ مدینہ منورہ میں ہی ہیں مگر ان کو عذر نے روک لیا ہے اس وجہ سے وہ نہ آسکے

أخرجه البخاري 6/ 46 في الجهاد باب من حبسه العذر عن الغزو وفي المغازي (4423) وأبو داود (2508) وأحمد 3/ 103، 106، 182، 300 وابن ماجه (2764) 2/ 923 والبيهقي في الدلائل 5/ 267.

سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۸

یہ مدینہ منورہ طابہ ہے

روى الإمام أحمد والشيخان عن أبي حميد الساعدي، وعبد الرزاق وابن أبي شيبة في مصنفيهما، والإمام أحمد والبخاري عن أنس والإمام أحمد ومسلم عن جابر، وابن أبي شيبة في مسنده عن أبي قتادة- رضي الله عنهم- قالوا: أقبلنا مع رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- من غزوة تبوك حتى أشرفنا على المدينة قال: «هذه طابة- وزاد ابن أبي شيبة: أسكننيها ربّي- تنفي خبث أهلها كما ينفي الكير خبث الحديد»

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی فرمایا یہ طابہ ہے میرے رب تعالی نے مجھے یہاں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے یہ اپنے مکینوں کی میل کچیل اس طرح نکال دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل صاف کر دیتی ہے

أخرجه البخاري 8/ 125 (4422)، ومسلم في الحج (503) والبيهقي في الدلائل 5/ 266 وفي السنن 6/ 372،

یہ احد ہم سے محبت کرتا ہے

فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدا قال «هذا أحد جبل يحبّنا ونحبه

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احد پہاڑ کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا یہ احد ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

أخرجه البخاري 8/ 125 (4422)، ومسلم في الحج (503) والبيهقي في الدلائل 5/ 266 وفي السنن 6/ 372،

کیا تمھارے لئے یہ کافی نہیں؟

عن ابی قتادة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم . ألا أخبر كم بخير دور الأنصار » قلنا بلى يا رسول الله. قال «خير دور الأنصار بنو النجار، ثم دار بني عبد الأشهل، ثم دار بنی ساعدة » فقال أبو أسيد: ألم تر أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- خيرّ دور الأنصار فجعلنا آخرها دارا؟ فأدرك سعد رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فقال: يا رسول الله خيرّت دور الأنصار فجعلتنا آخرها دارا. فقال: «أوليس بحسبكم أن تكونوا من الخيار؟»

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں انصار کے بہترین گھروں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آپ نے فرمایا انصار کے گھروں میں بنونجار بہترین ہیں پھر بنوعبدالاشہل پھر بنوساعدہ بہترین ہیں

حضرت ابواسید نے کہا کیا تم نے نہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گھروں کو بہترین فرمایا تو ہم کو سب سے آخر میں رکھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے توعرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم کو سب سے آخر میں رکھا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے سعد کیا تمھارے لئے اتنا کافی نہیں تم بہترین میں سے ہو؟

أخرجه البخاري ، (4422) 125 /8 ومسلم في الحج (503 والبيهقي في الدلائل 266 /5 وفي السنن ،372 /6

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال

روى البخاري وأبو داود والترمذي عن السائب بن يزيد- رضي الله عنه- قال: أذكر أني خرجت مع الصبيان نتلقى رسول الله- صلى الله

عليه وسلم- إلى ثنية الوداع مقدمه من تبوك وروى البيهقي عن ابن عائشة- رحمه الله تعالى- قال: لمّا قدم رسول الله- صلى الله عليه وسلم- المدينة جعل النساء والصبيان والولائد يقلن:

طلع البدر علينا ... من ثنيّات الوداع

وجب الشّكر علينا ... ما دعا لله داع

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آج بھی یاد ہے کہ میں بچوں کے سے نکلا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گیا تھا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عائشہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے مدینہ منورہ کی خواتین وبچے اور بچیاں سب یہ کلام پڑھ رہے تھے

طلع البدرعلينا　　من ثنية الوداع

وجب الشكرعلينا　　ما دعاالله داع

للبیہقی فی الدلائل 05/ 662 وابن کثیر فی البدایۃ 5/ 33.

سبل الهدى والرشاد جلد ۴۶۹۵

تبوک سے واپسی پر جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک استقبال کرنے آیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو مدینہ کی عورتیں بچے اور بچیاں یہ اشعار گاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لئے نکل آئی تھیں اور دوسری پردہ دار عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر اکٹھی ہوگئیں وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

طلع البدر علينا　　من ثنية الوداع

وجب الشكر علينا　　ما دعاالله داع

ایہا المبعوث فینا   اجئت بالامر الطاع

صحیح بخاری حدیث نمبر 244

مسجد نبوی شریف میں جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر نہ جاتے تھے پہلے اللہ کے گھر مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو نفل ادا کرتے اس بھی مسجد آئے اور دو رکعت ادا کئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے اجازت ہو تو عرض کروں؟ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قل لا یفضض اللہ فاك"

ترجمہ: سناؤ اللہ تعالی آپکا منہ سلامت رکھے، آپ نے ایک عظیم الشان قصیدہ اس محفل میں پڑھ کر سنایا جس کی صدارت، صدر بزم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس کے سامعین صحابہ کرام کی نوری جماعت تھی اور اس محفل کا انعقاد مسجد نبوی میں ہوا اس قصیدہ کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کرام کیسے محبوب دو جہاں کی ثناخوانی کرتے تھے اور کس عزت و احترام کے ساتھ آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے تھے۔

من قبلها طبت في الظّلال وفي... مستودع حيث يخصف الورق

ثمّ هبطت البلاد لا بشر ... أنت ولا نطفة ولا علق

بل نطفة تركب السّفين وقد... الجم نسرا وأهله الغرق

تنقل من صالب إلى رحم ... إذا مضى عالم مضى طبق

وردت نار الخليل مكتتما... في صلبه أنت كيف يحترق

حتى احتوى بيتك المهيمن من... خندق علياء تحتها النّطق

وأنت لما ولدت أشرقت الأر... ض فضاءت بنورك الأفق

فنحن في ذلك الضّياء وفي... النّور وسبل الرشاد نخترق

ترجمہ: دنیا میں آنے سے پہلے آپ سائے میں اور اس امانت گاہ میں تھے جہاں پتے لپیٹے گئے تھے یعنی آپ جنت میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی پشت میں جلوہ گر ہوئے تو آگ ان کو کیسے جلا سکتی تھی اور جب آپکا میلاد شریف ہوا تو آپکے نور سے زمین و آسمان جگمگا اٹھے چنانچہ ہم اب اسی نور میں ہیں اسی روشنی میں ھدایت کے راستوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد 5 صفحہ 964

اللہ تعالی کا شکر ادا کیا

قال ابن مسعود: ولما قدم رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- المدينة قال: «الحمد لله الذي رزقنا في سفرنا هذا أجرا وحسنة»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے اللہ تعالی کا شکر کیا تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس ہم کو اس سفر میں اجر اور نیکی عطا فرمائی

أخرجه البيهقي في الدلائل 5/ 762، 862، وابن كثير في البداية 5/ 72، 82. سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۰

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسلحہ فروخت کرنا

قال ابن سعد: وجعل المسلمون يبيعون أسلحتهم ويقولون: قد انقطع الجهاد فبلغ ذلك رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- فنهاهم وقال: «لا تزال عصابة من أمتي يجاهدون على الحق حتى يخرج الدّجّال»

ترجمہ: ابن سعد بیان فرماتے ہیں اہل اسلام نے اپنا اسلحہ فروخت کرنا شروع کر دیا انہوں نے کہا کہ اب جہاد ختم ہو گیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع کر دیا اور فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر جہاد کرتا رہے گا یہاں تک کہ دجال کا ظہور ہو جائے گا

أخرجه ابن سعد. (120) 1 /2 سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۰

منافقین غم سے نڈھال

وكان قدومه- صلّى الله عليه وسلم- المدينة في رمضان وكان المنافقون الذين تخلفوا عن رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- يخبّرون عنه أخبار السوء، ويقولون: إن محمدا وأصحابه قد جهدوا في سفرهم وهلكوا. فبلغهم تكذيب حديثهم وعافية رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وأصحابه، فساءهم ذلك، فأنزل الله تعالى: إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں تشریف لائے منافقین جو پیچھے رہ گئے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط افواہیں پھیلا رہے تھے وہ کہہ رہے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ تو تبوک میں شہید ہو چکے ہیں جب ان کو اپنی بات کا جھوٹ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عافیت کے ساتھ واپسی کی خبر ملی تو ان کو بہت دکھ ہوا اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیۂ مبارکہ نازل فرمائی اگر آپ کو خوشی ملے تو ان کو بہت برا لگتا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۰

تبوک سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

(أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا قدم المدينة من تبوك في

رمضان.. قال: الحمد لله على ما رزقنا في سفرنا هذا من أجر وحسنة، ومن بعدنا شركاؤنا فيه» فقالت عائشة رضي الله عنها: أصابكم العسر والشدة في السفر، ومن بعدكم شركاؤكم فيه؟! فقال: «إنّ بالمدينة لأقواما ما سرنا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو رمضان المبارک مہینہ تھا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے ہم کو اس سفر میں اجر اور نیکی عطا فرمائی اور ہمارے شریک جو ہمارے پیچھے رہ گئے تھے ان کو اجر دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو سفر میں تنگی اور تکلیف پہنچی ہے اور وہ لوگ کون ہیں جو آپ کے شریک ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک مدینہ منورہ ایسی قوم ہے جو ہمارے ساتھ جان نہ سکی۔

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ا ص ۷۲۲

مسجد ضرار کا تعارف

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

﴿۱۰۸﴾

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

شانِ نُزول:

یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازِل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی ۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینۂ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضور نے فرمایا میں ملّتِ حنیفیہ ، دینِ ابراہیم لایا ہوں ، کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں ، حضور نے فرمایا نہیں ، اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے ، حضور نے فرمایا نہیں ، میں خالص ، صاف ملّت لایا ہوں ۔ ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے ، حضور نے آمین فرمایا ۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا ، روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا ، جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر مُلکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ ، میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیدِ عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا ۔ یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ، ضعیف ، کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں ، آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے ۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک

کے لئے پابرکاب ہوں ، واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں ۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب مُلکِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا

کنز الایمان مع خزائن العرفان سورۃ توبہ

مسجد ضرار بنانے کی وجہ جو انہوں نے ظاہر کی تھی

وروى ابن أبي شيبة، وابن هشام عن عروة عن أبيه قال: كان موضع مسجد قباء لامرأة يقال لها لية كانت تربط حمارا لها فيه، فابتنى سعد بن خيثمة مسجدا، فقال أهل مسجد الضرار: نحن نصلي في مربط حمار لية؟ لا لعمر الله، لكنا نبني مسجدا فنصلي فيه.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ مسجد قباء کی جگہ ایک مائی صاحبہ کی تھی جس کا نام لیہ وہ وہاں اپنے گدھے باندھا کرتی تھی سعد بن خیثمہ نے وہاں پر مسجد بنادی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ اللہ کی قسم ہم تو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں گدھے بندھے رہے تھے اللہ کی قسم ہم اپنی مسجد بنائیں گے اس میں نماز ادا کیا کریں گے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

مسجد ضرار بنانے کی اصل وجہ

قال ابن النجار: هذا المسجد بناه المنافقون مضاهيا لمسجد قباء، وكانوا مجتمعين فيه يعيبون النبي- صلى الله عليه وسلّم- ويستهزئون به.

ابن نجار فرماتے ہیں کہ منافقین نے مسجد ضرار مسجد قباء کے۔ مقابلہ میں بنائی تا کہ اس میں جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب نکالا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا کریں

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

گستاخ کے قدموں کی نحوست

أعطه ثابت بن أقرم فإنه لا منزل له. فأعطاه رسول الله- صلى الله عليه وسلم- ثابت بن أقرم. فلم يولد في ذلك البيت مولود قط. ولم ينعق فيه حمام قط ولم تحضن فيه دجاجة قط.

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ جنکا گھر نہیں تھا فرمایا کہ مسجد ضرار کی جگہ گھر بنالو انہوں نے وہاں اپنا گھر لیں انہوں نے اپنا گھر بنایا تو جب تک اس گھر میں رہے ان کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوئی اور ان کے گھر ایک کبوتر تھا وہ نہیں بولا ان کے ہاں ایک مرغی تھی اس نے انڈے نہیں دئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

ایک مرغی تھی کہ جو اتنی سمجھ دار تھی کہ اس نے جہاں پر گستاخ کے قدم لگے تھے انڈہ نہیں دیا اور ایک ہم ہیں خود جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو فنڈ دے آتے ہیں

مسجد ضرار دو دن رہی

قال ابن جريج: فَرَغُوا مِنْ إِتْمَامِ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّوْا فِيهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ، وَانْهَارَ فِي يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

امام ابن جریج نے کہا ہے کہ منافقین جمعہ کے دن اس مسجد کو بنا کر فارغ ہوئے تھے انہوں نے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو اس مسجد میں نمازیں پڑھیں اور پیر کے دن مسجد گرادی گئی

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

بانی مسجد ضرار کا تعارف

وكان النبي صلّى الله عليه وسلّم سماه فاسقاً. وقال: «لا تقُولُوا رَاهِبٌ ولكن قُولُوا فَاسِقٌ». وقد كان آمن بالنبي صلّى الله عليه وسلّم مرتين ثم رجع عن الإسلام، فدعا عليه رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فمات كافراً.

ترجمہ :ابو عامر راہب کا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق رکھا تھا اور فرمایا کہن اس کو راہب نہ کہو بلکہ فاسق کہو اور یہ فاسق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبار ایمان لایا پھر اسلام سے پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی یہ کافر ہی مرا

تفسیر بحر العلوم سمرقندی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

مسجد بنانے کا مقصد

الضحاك يقول، في قوله: (والذين اتخذوا مسجدًا ضرارًا وكفرًا)، هم ناس من المنافقين، بنوا مسجدًا بقباء يُضارُّون به نبيَّ الله والمسلمين

ترجمہ :امام ضحاک فرماتے ہیں اس آیۃ کے تحت کہ یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے انہوں نے مسجد بنائی مسجد قباء کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو نقصان پہچانے کے لئے

تفسیر طبری سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

منافقین نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے

وَذَلِكَ لِأَنَّ الْمُنَافِقِينَ قَالُوا نَبْنِي مَسْجِدًا فَنُصَلِّي فِيهِ، وَلَا نُصَلِّي

خلف محمد

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منافقوں نے مسجد اس لیے بنائی کہ ہم اس میں نماز ادا کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

مسجد کو گرانے کا حکم دیا

فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ، وَمَعْنَ بْنَ عُدَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ السَّكَنِ، وَوَحْشِيًّا قَاتِلَ حَمْزَةَ، وَقَالَ لَهُمْ: انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ الظَّالِمِ أَهْلُهُ فَاهْدِمُوهُ وَاحْرُقُوهُ. فَخَرَجُوا سَرِيعًا حَتَّى أَتَوْا بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ، وَهُمْ رَهْطُ مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ. فَقَالَ مَالِكٌ: أَنْظِرُونِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ بِنَارٍ مِنْ أَهْلِي. فَدَخَلَ أَهْلَهُ فَأَخَذَ سَعَفًا مِنَ النَّخْلِ فَأَشْعَلَ فِيهِ نَارًا، ثُمَّ خَرَجُوا يَشْتَدُّونَ، حَتَّى دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَفِيهِ أَهْلُهُ فَحَرَّقُوهُ وَهَدَمُوهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَهْلُهُ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ ذَلِكَ كُنَاسَةً تُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَالنَّتْنُ وَالْقُمَ

ترجمہ: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک اور معن بن عدی اور عامر بن سکن اور حضرت وحشی کو بلایا اور ان کو فرمایا کہ اس مسجد کی طرف جاؤ جس مسجد کے نمازی ظالم ہیں اس کو گرادو اور جلادو پس وہ صحابہ جلدی سے نکلے بنوسالم کے پاس پہنچے حضرت مالک نے کہا کہ تم میرا انتظار کرو میں آگ لیکر آیا تو انہوں نے ایک چھڑی پکڑی کھجور کی اس کو آگ لگائی پھر جلدی سے نکلے اور مسجد داخل ہوئے اس مسجد کے نمازی مسجد میں موجود تھے صحابہ کرام نے آگ لگادی منافق نمازی سارے بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس جگہ کو کوڑا اور بدبودار اور مردار اور گندی چیزیں پھینکنے کی جگہ بنالو

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

جبرئیل امین علیہ السلام کا منادی کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: هَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْمَسْجِدِ فَنَادَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا.

ترجمہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا مسجد ضرار جانے کا حضرت جبریل امین علیہ السلام نے منادی کی کہ اس مسجد میں کبھی بھی قیام نہ کرنا

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

ان کے امام کون مقرر ہوئے؟

وکان یُصلّی لهم مجمعُ بنُ حارثة،

منافقین کو مسجد ضرار میں مجمع بن حاثہ نماز پڑھاتے رہے

اللباب فی علوم الکتاب سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

امام مسجد ضرار کی توبہ

مجمع بن جارية وهو كان إمامهم، وحلف لعمر بن الخطاب فی خلافته أنه لم یشعر بأمرهم

مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قسم کھائی تھی کہ میں ان کو نمازیں پڑھاتا رہا مگر مجھے ان کا علم نہیں تھا

تفسیر ابن عطیہ سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

مسجد ضرار کا امام مسجد قبا کا امام نہیں ہوسکتا

الَّذِينَ بَنَوْا مَسْجِدَ قُبَاءٍ سَأَلُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ لِيَأْذَنَ لِمُجَمِّعِ بن جارية أن يصلي بهم في مسجدهم. فَقَالَ: لَا وَلَا نِعْمَةَ

عَيْنٍ! أَلَيْسَ بِإِمَامِ مَسْجِدِ الضِّرَارِ! فَقَالَ لَهُ مُجَمِّعٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ وَأَنَا لَا أَعْلَمُ مَا قَدْ أَضْمَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْ عَلِمْتُ مَا صَلَّيْتُ بِهِمْ فِيهِ كُنْتُ غُلَامًا قَارِئًا لِلْقُرْآنِ وَكَانُوا شُيُوخًا قَدْ عَاشُوا عَلَى جَاهِلِيَّتِهِمْ وَكَانُوا لَا يَقْرَءُونَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَصَلَّيْتُ وَلَا أَحْسِبُ مَا صَنَعْتُ إِثْمًا وَلَا أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ فَعَذَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَصَدَّقَهُ وَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

ترجمہ: بنی عمر بن عوف جو مسجد قباء کے بانی تھے سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ مجمع بن حارث کو اجازت دیں کہ وہ انکی مسجد میں انکو نماز پڑھایا کریں آپ نے فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کیا وہ مسجد ضرار کا امام نہیں رہا؟ مجمع بن حارثہ نے عرض کیا اے امیر المومنین میرے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا تھا جس منافقت کو وہ چھپاتے تھے اگر مجھے پتہ چل جاتا تو میں کبھی بھی ان کے ساتھ نماز نہ پڑھتا اس مسجد میں دراصل مسئلہ یہ ہوا تھا میں قرآن کا قاری تھا وہ بوڑھے تھے انکی زندگی وہی جاہلیت والی تھی اور قرآن تو بلکل نہیں پڑھنا جانتے تھے میں انکو نماز پڑھاتا تھا اور نہ مجھے خیال تھا کہ میں گناہ کررہا ہوں اور نہ ہی مجھے انکے نفاق کا علم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عذر کو قبول فرمایا اور ان کی تصدیق فرمائی اور ان کو مسجد قباء شریف میں نماز پڑھانے کا حکم فرمایا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701 اللباب فی علوم الکتاب

تفسیر خازن سورۃ توبہ آیۃ نمبر 01

میں مسجد ضرار میں نماز نہیں پڑھتا

عَنْ شَقِيقٍ أَنَّهُ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَنِي غَاضِرَةَ فَوَجَدَ الصَّلَاةَ قَدْ فَاتَتْهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ مَسْجِدَ بَنِي فُلَانٍ لَمْ يُصَلَّ فِيهِ بَعْدُ، فَقَالَ: لَا

أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ، لِأَنَّهُ بُنِيَ عَلَى ضِرَارٍ. قَالَ عُلَمَاؤُنَا: وَكُلُّ مَسْجِدٍ بُنِيَ عَلَى ضِرَارٍ أَوْ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَسْجِدِ الضِّرَارِ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت شقیق سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی غاضرہ کی مسجد میں آیا نماز ہوچکی تھی تو کسی نے کہا کہ فلاں مسجد میں ابھی نماز نہیں ہوئی تو اس شخص نے کہا میں ایسی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا جو نقصان پہنچانے کے لئے بنائی گئی ہو

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 017

مسجد ضرار میں شتہیر دینے والا

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنْهُمْ بِمَاذَا أَعَنْتَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: أَعَنْتُ فِيهِ بِسَارِيَةٍ. فَقَالَ: أَبْشِرْ بِهَا! سَارِيَةٌ فِي عُنُقِكَ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم نے اس مسجد میں کیا تعاون کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک شھتیر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مبارک ہو تم کو یہی جہنم کی آگ کا بن کر تیرے گلے میں پڑے گا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے بھی نہ گزرے

قَدْ رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كَانَ لَا يَمُرُّ بِالطَّرِيقِ الَّتِي فِيهَا الْمَسْجِدُ

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی کہ اس مسجد میں قیام نہ کرو تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گلی میں سے بھی نہ گزرے جس گلی میں مسجد تھی

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 107

منافق کے قدم کی نحوست

ثم بعد زمان أعطاه صلى الله عليه وسلم لثابت بن أرقم يجعله بيتا فلم يولد فى ذلك البيت مولود قط وحفر فيه بقعة فخرج منها الدخان

ترجمہ: پھر کچھ عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جگہ ثات بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیدی کہ وہ گھر بنالیں تو وہاں ان کی اولاد نہ ہوئی اور اس جگہ کھدائی کی تو اس میں سے دھواں نکلنا شروع ہوگیا روح البیان

مسجد ضرار اور اُس کے نمازی

منافقین کے عقائد ونظریات

منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر طعن کرتے تھے

قال محمد بن إسحاق، و محمد بن عمر رحمه الله تعالى ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلّم سار حتى إذا كان ببعض الطريق متوجها إلى تبوك فأصبح فى منزل فضلّت ناقة رسول الله- صلى الله عليه وسلّم قال محمد بن عمر: هى القصواء فخرج أصحابه فى طلبها وعند رسول الله -صلى الله عليه وسلم عمارة بن حزم، وكان عقبيا بدريا، قتل يوم اليمامة شهيدا، وكان فى رحله زيد بن اللّصيت، أحد بنى قينقاع، كان يهوديا فأسلم فنافق وكان فيه خبث اليهود وغشهم، وكان مظاهرا لأهل النفاق، فقال زيد وهو فى رحل عمارة بن حزم، وعمارة عند رسول الله -صلى الله عليه وسلّم :- محمد يزعم أنه نبى وهو يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدرى أين ناقته!! فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلّم وعمارة عنده :أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبي
ويخبركم بأمر السماء ولا يدرى أين ناقته، وإني والله لا أعلم إلا
ما علمني الله تعالى، وقد دلني الله عز وجل عليها، وهي في
الوادي في شعب كذا وكذاااشار لهم اليه حبستها شجرة
بزمامها فانطلقوا حتى تاتوني فذهبوا فجائوا بها قال محمد بن عمر -
رحمه الله تعالى -الذي جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلي

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف
لے جارہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں
اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں
اس نے اسلام کو ظاہر کیا مگر تھا کافر اس کے اندر یہودیوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی
اور دھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر
حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک
شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالی بتاتا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے یہ بھی
بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی
تم جاؤ اس کو لے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے
اور اس کو لے آئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارة إلى رحله فقال: والله، العجب لشيء حدّثناه رسول الله
صلى الله عليه وسلم -آنفا عن مقالة قائل أخبرها الله تعالى عنه، قال
كذا وكذا للذي قال زيد، فقال رجل ممن كان في رحل عمارة- قال
محمد بن عمر :وهو عمرو بن حزم أخو عمارة -و لم يحضر رسول
الله صلى الله عليه وسلم -زيد -والله -قائل هذه المقالة، قبل أن
تطلع علينا، فأقبل عمارة على زيد يجأ في عنقه، ويقول: يا عباد الله،
إن في رحلي لداهية وما أشعر، اخرج يا عدو الله من رحلي فلا
تصحبني قال ابن إسحاق :زعم بعض الناس أن زيدا تاب بعد ذلك،
وقال بعض الناس :لم يزل متهما بشرّ حتى هلك.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ
میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے تو ان کے بھائی فورا بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے
تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں
کھڑے ہوئے اور اس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار
کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی
پھر اس کو کہا نکل جائے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق
فرماتے ہین کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس
نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مر گیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

وسلّم وعمارة عنده :أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبي
ويخبركم بأمر السماء ولا يدرى أين ناقته، وإني والله لا أعلم إلا
ما علمني الله تعالى، وقد دلني الله عز وجل عليها،وهي في
الوادى في شعب كذاوكذاااااشارلهم اليه حبستهاشجرة
بزمامهافانطلقوا حتى تاتونى فذهبوافجائوابهاقال محمد بن عمر-
رحمه الله تعالى -الذى جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلي

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف
لے جارہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں
اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اوران کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں
اس نے اسلام کوظاہر کیا مگر تھا کافراس کے اندر یہودیوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی
اوردھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر
حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک
شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالی بتاتا ہے اوراللہ تعالی نے مجھے یہ بھی
بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی
تم جاؤاس کولے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے
اوراس کولے آئے

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص۴۴۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارة إلى رحله فقال: والله، العجب لشيء حدّثناه رسول الله
صلى الله عليه وسلم -آنفا عن مقالة قائل أخبرها الله تعالى عنه، قال
كذا وكذا للذى قال زيد، فقال رجل ممن كان في رحل عمارة- قال
محمد بن عمر :وهو عمرو بن حزم أخو عمارة -و لم يحضر رسول
الله صلى الله عليه وسلم -زيد -والله -قائل هذه المقالة، قبل أن
تطلع علينا، فأقبل عمارة على زيد يجأ في عنقه، ويقول: يا عباد الله،
إن في رحلي لداهية وما أشعر، اخرج يا عدو الله من رحلي فلا
تصحبني قال ابن إسحاق :زعم بعض الناس أن زيدا تاب بعد ذلك،
وقال بعض الناس :لم يزل متهما بشرّ حتى هلك.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ
میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے توان کے بھائی فوراً بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے
تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں
کھڑے ہوئے اوراس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار
کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی
پھر اس کو کہا نکل جاے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق
فرماتے ہین کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کرلی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس
نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مرگیا

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

علم غیب پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہیں یہ مسجد ضرار کے نمازی ہی ایسا کر سکتے ہیں

پھر رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات سن کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کا اس کو اپنے خیمہ سے نکالنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات نہیں بات نہیں سنا کرتے تھے

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بولتا ہو تو اس کو دھکے مار کر اپنے سے دور کر دینا چاہیے

اب یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بے ادب کے ساتھ سختی کرنا یہ کوئی ظلم نہیں اور اور اس کو ظلم کہنے والا خود بے دین ہے اور ان منافقوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑاتے تھے

حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ : مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ : أَيْنَ نَاقَتِي؟ "فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة : 101) حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایسی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے بطور مزاق سوالات کرتی تھی اور تمسخر اڑاتی تھی کبھی پوچھتے تھے کہ کہ میرا باپ کون؟ تو کبھی سوال کرتے کہ میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور

اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

وہ لوگ کون تھے؟

علامہ مصطفی البغا فرماتے ہیں

قوم) أناس من المنافقين واليهود

حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ ایک قوم تھی جو ایسا کرتی تھی وہ لوگ یہودی اور منافقین تھے جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کرتے تھے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شانِ نُزول : بعض لوگ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنّم، دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیرِ احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے، عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی نے اٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابنِ شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حُذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت

کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس
پر عبداللہ بن حُذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان
لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریقِ استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے،
کوئی کہتا میرا باپ کون ہے، کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ مائدہ آیۃ نمبر ۱۰۱

مسجد ضرار کے نمازی کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي
بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :سَلُونِي عَمَّا
شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ :مَنْ أَبِي؟ قَالَ :أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ :مَنْ
أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ :أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا
فِي وَجْهِهِ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے سوالات کیے گئے
جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھے جب زیادہ سوالات ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے پھر
جلال میں لوگوں سے فرمایا کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد
کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرا والد کون ہے؟
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھارا والد سالم جو کہ شیبہ کا آزاد کردہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے رسول اللہ ﷺ کا جلال ملاحظہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ
کرتے ہیں

بخاری باب الغضب فی الموعظة والتعلیم جلد۱ ص۳۰

اس جلال کی وجہ بھی مسجد ضرار کے نمازی تھے

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لانہ بلغہ ان قوما من المنافقین یسالون منه یعجزونه عن بعض
مایسالونه فتغیظه وقال لاتسلونی عن شئی الا اخبرتکم به

کچھ منافقین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ
سے سوالات کیئے اور کہا کہ محمد ﷺ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے ان کی اس بات پر
رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا پوچھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو جو بھی
تم سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا

عمدۃ القاری جلد۵ ص۲۳

مسجد ضرار کے نمازیوں نے رسول اللہ ﷺ پر ربوبیت کے مدعی ہونے الزام لگا دیا

قال البغوی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من أطاعنی
فقد أطاع الله ومن أحبنی فقد احبّ الله فقال بعض المنافقین ما
یرید هذا الرجل الا ان نتخده ربّا کما اتخذت النصاری عیسی
بن مریم فانزل الله تعالی.

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت
کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ
محبت کی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو رب مان لیں جیسا کہ
عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارک نازل ہوئی

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منھ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا

تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۵۹

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد ضرار کے نمازی اپنے آپ کو پکا موحد جانتے تھے کہ ان کو اطاعت میں بھی شرک نظر آنے لگا

مسجد ضرار کے نمازی نے کہا کیا ہم اب محمد ﷺ کو سجدہ کریں؟

ثم قال عز وجل :وَإِذا قِيلَ لَهُمۡ تعالَوۡا يَسۡتَغۡفِرۡ لَكُمۡ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوۡا رُؤُسَهُمۡ يعنى :عطفوا رؤوسهم رغبة عن الاستغفار وأعرضوا عنه. وذلك أن عبد الله بن أبى ابن سلول قيل له :يا أبا الحباب قد أنزل فيک آی :شداد، فاذهب إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم يستغفر لک، فلوى رأسه ثم قال :أمرتمونى أن أؤمن، فقد آمنت .وامرتمونى أن أعطى زكاة مالى، فقد أعطيت.وما بقى إلا أن أسجد لمحمد صلّى الله عليه وسلم.

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منھ پھیر لیتے ہیں

جب ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر سمرقندی جلد ۴ ص ۴۵۱

صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شانِ نزول : غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غِفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہنی کے درمیان جنگ ہو گئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبی منافق نے حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیّبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قَسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بُغض ڈالنے والا اور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت و قوّت دی ہے، ابنِ اُبَی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبَی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابنِ اُبَی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مُکَر گیا اور قَسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبَی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبَی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ منافقون آیہ نمبر ۵

رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالی کے ہاں مقام و مرتبہ ہے مسجد ضرار کے نمازی اس کا انکار کرتے تھے

جب غزوہ تبوک میں پانی کی کمی وجہ سے پیاس نے شدت اختیار کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ پانی نہیں ہے

فشكوا ذلك إلى رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالى سحابة فأمطرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتّهم بالنفاق: ويحك قد ترى ما دعا رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- فأمطر الله علينا السماء، فقال: إنما أمطرنا بنوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعة 82)

تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ تعالی نے ایک بادل بھیجا جس سے بارش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیراب ہو گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک منافق کو کہا دیکھا ہمارے نبی ﷺ کی شان کو تجھ پر افسوس ہے تو پھر بھی نہیں مانتا تو منافق کہنے لگا یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے نہیں ہوئی بارش بلکہ یہ تو فلاں فلاں ستارہ گزر رہا تھا اس وجہ سے ہوئی تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

اور اپنا حصّہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

مسجد ضرار کے نمازی رسول اللہ ﷺ کے اختیارات کا انکار کرتے

ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروى عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه قال: كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله -صلى الله عليه وسلم- حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمطرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحك، هل بعد هذا شيء؟ قال: سحابة مارة

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مقام حجر میں رونما ہوا تھا محمود بن لبید اپنی قوم کے لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص منافق مشہور تھا جو غزوہ تبوک میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب مقام حجر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اللہ تعالی نے بارش عطا فرمادی لوگ سارے سیراب ہو گئے تو ہم اس منافق کے پاس آئے تو ہم نے کہا افسوس ہے تم پر اب بھی کوئی چیز رہ گئی ہے نہ ماننے والی تو مسجد ضرار کا نمازی بولا یہ تو ایک بادل گزر رہا تھا جو چند بوندیں ٹپکا گیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو نہ مانتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالی کے ہاں مقام و مرتبہ ہے اس کا انکار کرتے تھے

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقوں کو ذلیل کیا کرتے تھے جیسے ہی بارش آئی تو صحابہ کرام جمع ہو کر اس منافق کے پاس گئے اور اس کو کہا کہ افسوس ہے تم پر تم رسول اللہ ﷺ کی شان کو نہیں مانتے خدا کا خوف کرو رسول اللہ ﷺ کی عظمۃ و شان کو تسلیم کرلو

مسجد ضرار کے نمازی یہود و نصاری کی بولی بولتے تھے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عباس، قَالَ: اجْتَمَعَتْ

نَصَارَى نَجْرَانَ، وَأَحْبَارُ يَهُودَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعُوا عِنْدَهُ، فَقَالَتِ الْأَحْبَارُ :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا يَهُودِيًّا، وَقَالَتِ النَّصَارَى :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا نَصْرَانِيًّا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ :يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ، وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ إِلَى قَوْلِهِ :وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ الْقُرَظِيُّ حِينَ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ النَّصَارَى وَالْأَحْبَارُ فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَتُرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدُ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا تَعْبُدُ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ نَصْرَانِيٌّ، يُقَالُ لَهُ الرِّبِّيسُ :وَذَلِكَ تُرِيدُ يَا مُحَمَّدُ، وَإِلَيْهِ تَدْعُو؟ أَوْ كَمَا قَالَ .فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم :مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ أَوْ آمُرَ بِعِبَادَةِ غَيْرِهِ، مَا بِذَلِكَ بَعَثَنِي وَلَا أَمَرَنِي، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا :مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ، وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے عیسائی جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو یہود ونصاری نے لڑائی شروع کر دی عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عیسائیوں کے مذہب پر تھے اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہم علیہ السلام یہودیوں کے مذہب پر تھے اور تمام لوگوں کی بنسبت حضرت ابراہم علیہ السلام کے قریب یہودی ہیں تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اے اہل کتاب تم حضرت ابراہیم کے بارے میں

کیوں جھگڑتے ہو توراہ او نجیل تو حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں تو حضرت ابراہیم ان کے پیروکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین حق کی دعوت دی تو ابورافع قرظی بولا اے محمد آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسی کی عبادت کی تھی اہل نجران کا ایک آدمی بولا جس کا نام تھا ربیس کہنے لگا اے محمد ﷺ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیر کی عبادت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نعوذ باللہ میں تو خود غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ کسی کو اس کی دعوت دیتا ہوں اور نہ ہی اللہ تعالی نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور نہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لئے

دلائل النبوۃ للبیھقی جلد۵ ص ۳۸۴

اس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مشرکین اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے آئے ہیں حالانکہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور عیسائی حضرت عیسی

علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور مدینہ کے منافقین اور مسجد ضرار کے نمازی چھپے مشرک تھے یہی اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے رہے اور آج بھی داعش والے جو عیسائیوں کی پیدوار ہیں جس کا اعتراف خود عیسائیوں کو بھی ہے وہ بھی اب اہل اسلام کو مشرک کہہ کر قتل کر رہے ہیں اور مزارت میں آرام فرما بزرگوں کو بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آتے۔

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین نے کس موقع پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے میں کمی کی ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا ہے اور ان کے ساتھ جو ہوا اور جس طرح ان کو مسجد سے نکالا یا گیا گھسیٹ گھسیٹ کر اور ان کی داڑھیوں کو کھینچ کھینچ کر وہ اس کے مستحق تھے

اس باب میں ہم منافقین کو مسجد شریف سے نکالنے کا منظر بیان کرتے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ ان کی بد خلقیوں پر صبر کرنا خلق عظیم ہے تو منافقین کو ان کے عمل کی سزا دینا بھی خلق عظیم ہی کا حصہ ہے

منافقین کو کیوں نکالا گیا؟

وكانوا هولاء المنافقون يحضرون المسجد فيستمعون احاديث المسلمين ويسخرون ويستهزئون بدينهم

منافقین رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سن کر ان کا مذاق بناتے اور دین کا استھزاء کرتے تھے

سیرۃ ابن ہشام جلد۴ص۲۲۲

ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکال دیا

فقام ابو ایوب ،خالدبن زید الی عمرو بن قیس احد من غنم بن

مالک بن نجار کان صاحب آلھتھم فی الجاھلیة فاخذ برجله فسحبه حتی اخرجه من المسجد وهویقول اتخرجنی یاابایوب من مربد بنی ثعلبه

حضرت ابوایوب اور خالد رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ یا اے ابوایوب کیا تم مجھ کو بنی ثعلبہ کے اونٹوں کے باڑے سے نکال رہے ہو؟

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

منافق کو چادر سے پکڑ کے گھسیٹا اور منہ پر تھپڑ مارا

ثم قام ابوایوب الی رافع بن ودیعه احد من بنی نجار فلببه بردا ءه ثم نتره نترا شدیداولطم وجهه ثم اخرجه من المسجد وابوایوب یقول له اف لک منافقاخبیثاادراجک یامنافق من مسجد رسول الله ﷺ

پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور مسجد سے نکال دیا اور ساتھ فرما رہے تھے اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے نکل جا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

داڑھی سے کھینچ کر باہر نکال دیا

وقام عماره بن حزم رضی الله عنه الی زید بن عمرو وکان طویل اللحية فاخذبلحيته فقادبهاعنيفاحتی اخرجه من المسجد ثم جمع يديه فلدمه بهما فی صدره لدمة خر منهاقال يقول خدشتنی ياعماره قال ابعدک الله يامنافق فمااعدالله لک من العذاب فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے زید بن عمرو کی طرف اسکی داڑھی لمبی تھی اس کی داڑھی کو پکڑ لیا اور اس کو کھینچتے ہوئے باہر لائے پھر دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اس کے سینہ پر زور سے مکا مارا تو وہ نیچے جا گرا تو اس نے کہا کہ اے عمارہ تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی ہے آپ نے فرمایا خدا تجھے دفع کرے جو اللہ تعالی نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور نکال دیا

وقام ابومحمد ، رجل من بنی نجار کان بدریاوابومحمد مسعود بن اوس بن زید بن اصرم الی قیس بن عمر وبن سهل وکان قیس غلاماشاباوکان لایعلم فی المنافقین شاب غیره ،فجعل یدفع فی قفاه حتی اخرجه من المسجد

حضرت ابومحمد جو کہ بدری صحابی ہیں اور ایک ابومحمد مسعود یہ دونوں کھڑے ہوئے قیس بن عمرو کی طرف اس کی گدی میں مکے مار مار کر مسجد سے باہر نکال دیا اور منافقین میں یہی جوان تھا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

تو پلید ہے

اذاسمع عبدالله بن حارث حين امر رسول الله ﷺ باخراج المنافقين من المسجد قام الی رجل يقال له حارث وكان ذاجمة فاخذ بجمته فسحبه سحباعنيفاعلی مامر به من الارض حتی اخرجه من المسجد قال :يقول المنافق :لقد اغلظت یابن الحارث فقال له : انک اهل لذلک : ای عدوالله لماانزل الله فيک فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ فانک نجس

جب عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کو مسجد سے نکالنے کا حکم دیا ہے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک منافق جس کا نام حارث تھا اسکے سر کے بال بڑے بڑے تھے ان سے پکڑ لیا اور گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لائے تو منافق کہنے لگا کہ تم نے مجھے ذلیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اسکا اھل ہے کیونکہ تو منافق ہے اور اللہ تعالی کا دشمن ہے اللہ تعالی نے تمھارے بارے میں قرآن نازل فرمادیا ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا کیونکہ تو پلید ہے (سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴)

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمرو بن عوف الی اخیه زوی بن حارث فاخرجه من المسجد اخراجا عنيفا وقال : غلب عليک الشيطان

ایک صحابی نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا کہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴

مسجد ضرار کے نمازیوں کے گھر آگ لگادی گئی

وروی ابن هشام -رحمه الله تعالى- عن عبد الله بن حارثة -رضی الله تعالى عنه- قال: بلغ رسول الله -صلى الله عليه وسلم- إن ناسا من المنافقين يجتمعون فی بيت سويلم اليهودی يثبّطون الناس عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- فی غزوة تبوک، فبعث إليهم رسول الله -صلى الله عليه وسلم- طلحة بن عبيد الله -رضی الله عنه- فی نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم اليهودی ففعل طلحة، واقتحم الضّحّاک بن خليفة من ظهر البيت فانكسرت رجله واقتحم أصحابه فأفلتوا.

عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی کے گھر منافقین جمع ہو کر مسلمانوں کو غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر ان کے گھر کو آگ لگادیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگادی ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو گر کر اتو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۷

مسجد ضرار کے نمازی مسجد میں اور مسجد کو آگ لگوادی گئی

البغوی: وعامر بن السكن ووحشی قاتل حمزة، زاد الذهبی فی التجريد: سويد بن عباس الأنصاری -فقال: انطلقوا إلى هذا المسجد الظالم أهله فهدّموه وحرّقوه فخرجوا مسرعين حتى أتوا بنی سالم بن عوف، فقال مالک لرفيقيه: أنظرانی حتى أخرج إليكما، فدخل إلى أهله وأخذ سعفا من النخيل فأشعل فيه نارا، ثم خرجوا يشتدون حتى أتوا المسجد بين المغرب والعشاء، وفيه أهله وحرقوه وهدموه حتى وضعوه بالأرض وتفرق عنه أصحابه

جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالی نے منع فرمادیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر ومغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگادی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملادیا اور مسجد ضرار کے نمازی سارے بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

منافقین کو کیسے نکالا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ :
حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ
سُفْيَانُ :أَرَاهُ عِيَاضُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو
بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ،
قَالَ :خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ مَا
شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ " :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ،
فَقَالَ :قُمْ يَا فُلَانُ، قُمْ يَا فُلَانُ، حَتَّى عَدَّ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ
مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ، فَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، قَالَ :فَمَرَّ عُمَرُ بِرَجُلٍ مُتَقَنِّعٍ،
وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ، فَقَالَ :مَا شَأْنُكُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :بُعْدًا لَكُمْ سَائِرَ الْيَوْمِ ."

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور جتنا اللہ تعالی نے چاہا ذکر کیا پھر فرمایا کہ تم میں سے یا تم میں منافقین ہیں جس جس کا میں نام لوں وہ یہاں سے اٹھ کر نکل جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے نام لینا شروع کیے تو چھتیس لوگوں کے نام لئے پھر فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا منہ چھپائے جارہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کے ساتھ جان پہچان تھی حضرت عمر نے سوال کیا کہ کیا ہوا تم کو؟ تو اس نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دفع دور آج کے بعد ادھر نہ آنا۔

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

مسجد میں خوشیاں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ فِي فَوَائِدِهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ :صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ،
وَقَدْ عَصَبَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ " :إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِينَ،
فَمَنْ سَمَّيْنَاهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَخْرُجْ، فَقَالَ :يَا فُلَانُ، قُمْ فَاخْرُجْ . فَيَقُومُ
الرَّجُلُ فَيُقَنِّعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَخْرُجَ، حَتَّى سَمَّى سِتَّةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا،
كَانَ فِيهِمْ صَدِيقٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ مُقَنِّعٌ رَأْسَهُ،
فَأَخْبَرَ عُمَرُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ :
لَعَلَّكَ مِنْهُمْ .قَالَ :نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ :بُعْدًا مِنْكَ سَائِرَ الْيَوْمِ .ثُمَّ أَقْبَلَ
عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا،
ارْضَ عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ "

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالی کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ بے شک تم میں کچھ لوگ منافقین ہیں ہم جس جس کا نام لیتے جائیں وہ کھڑا ہو کر نکلتا جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمانا شروع کیا کہ کھڑا ہو اے فلاں تو بھی منافق ہے اور نکل جا ایک شخص ٹھٹھمارے نکلا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے سارا قصہ سنایا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا لگتا ہے کہ تو بھی منافق ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں میں بھی منافق ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا جا دفع ہوجا آج کے بعد میرے قریب نہ

آنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالی رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں آپ، ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالی آپ کو خوش فرمادے

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

ماخذ و مراجع

کنز الایمان

بخاری

مسلم

ابن ماجہ

سنن نسائی

ابوداؤد

سنن ترمذی

مسند امام احمد بن حنبل

مصنف ابن ابی شیبہ

المستدرک للحاکم

دلائل النبوۃ لابی نعیم

تفسیر روح البیان

تفسیر مظہری

تفسیر ابن عطیہ

تفسیر شعراوی

تفسیر در منثور

تفسیر طبری

تفسیر روح المعانی

جامع الاثار فی مولد النبی المختار

تفسیر بغوی

تفسیر قرطبی

تفسیر نعیمی

دلائل النبوۃ للبیہقی

سبل الھدی والرشاد

تاریخ الخمیس

ضیاء النبی

سیرت سید الوری

کتاب المغازی

المغازی

میزان الاعتدال

تہذیب التہذیب

خاندان مصطفی ﷺ

طبقات ابن سعد

سیرت حلبیہ

وفاء الوفاء

الکامل فی التاریخ

تاریخ الامم

تاریخ ابن خلکان

تاریخ الخلفاء

تاریخ بغداد

عمدۃ القاری

نعمۃ الباری

تفسیر خزائن العرفان

البدایہ والنہایہ

الفہرس

سیرت ابن ہشام

الروض الانف

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ

اسد الغابہ

مجموع الفتاوی

تاریخ الکبیر المعروف تاریخ دمشق

سیر اعلام النبلاء

زاد المعاد

السیرۃ النبویۃ

استیعاب

مختصر سیرۃ الرسول ﷺ

المدخل لا ابن الحاج

تاریخ ابن خلدون

سنن دارمی

موطا امام مالک

کتاب السیر والمغازی

کتاب الاثار ابی یوسف

علامہ مولانا حافظ

ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور عورت
- اسلام اور کھیل
- تاریخ اہل سنت
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا۔۔۔
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- قلم کا ادب
- میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میلاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- اعلی حضرت اور سائنس
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- اعلی حضرت کے پسندیدہ واقعات
- قربانی کے فضائل ومسائل
- اپنے ایمان کی فکر کیجئے
- منافقین اور ان کی صفات
- عظمۃ حبیب الرحمن من تفسیر روح البیان
- صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم
- اذان حجاز

مکتبہ طلع البدر علینا

غوثیہ مسجد
ندیم ٹاؤن لاہور